

12

# شَاہِ خُوبَانِ

بازوق لوگوں کیلئے خوبصورت نعتیہ شاعری

تحقیق و ترتیب

محمد عارف بخاری لکھنؤ

بالنسب

القادر فلنگ! پبلیکیشن کامونکی

ناشر، الساج لائبریری، متصل جامع مسجد سرکار مدینہ B-1 واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سرکارِ اعلیٰ  
مسٹر ادریش احمد شکر ادیب  
مدرسہ زون تعلیمہ کراچی  
لاہور

25/08/08

ذکرِ حسنِ شاہِ خوباں کیجئے  
دل کی دنیا میں اجالا کیجئے

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

84045

شاہِ خوباں	.....	نام کتاب
مجلسِ عارفانہ جہانگیر لکھنؤ	.....	تحقیق و ترتیب
صاحبزادہ محمد نجم الامین فاروقی	.....	پروف ریڈنگ
حافظ مجاہد عمران مغل	.....	معاون
التاج لائبریری واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ	.....	ناشر
القادر فلنگ اسٹیشن کامونگی	.....	با اہتمام
زیڈ کے پرنٹرز گوجرانوالہ	.....	پرنٹنگ
محمد قمر رضا عطاری	.....	کمپوزنگ
ستمبر 2007ء	.....	اشاعتِ اول
160	.....	قیمت

ملنے کا پتہ

التاج لائبریری متصل جامع مسجد سرکار مدینہ B-1 واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ

## فہرست

نمبر شمار	نعت	شاعر	صفحہ نمبر
1	انتساب		13
2	ابو کرم شاہِ خوباں	صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی	14
3	عرض مرتب	مرتب	15
4	میں شکر گزار ہوں!	= =	17
5	مقدمہ	= =	19
6	نعت..... لغوی واصطلاحی معنی	= =	21
7	آدابِ نعت گوئی	= =	22
8	آدابِ نعت خوانی	= =	25
9	نعت کے ابتدائی نمونے	= =	29
10	حمدِ ربِ جلیل		49
11	الْحَمْدُ لِلَّهِ هُوَ شَافٍ لِسَقِيمٍ		51
12	اے رب! ارتقائے شب و روز و ماہ و سال	ابو مدثر	52
13	بے نواؤں کی نوا سنتا ہے	حنیف نازش، حاجی محمد	53
14	پشیمان ہے ازل سے اس لئے لوحِ گماں	ریاض حسین چوہدری	54
15	تو ہے قیوم و قادر قدیر اے خدا	فیض الامین فاروقی، صاحبزادہ محمد	56
16	میں اُس کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے	محسن نقوی	58
17	نعت رسول مقبول		59
18	عربی نعتیں		61
19	يَا عَيْنُ فَايَكِي وَلَا تَسْأَمِي	ابو بکر صدیقؓ، حضرت	61
20	وَاحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي	حسان بن ثابتؓ، حضرت	62
21	اِنْ نِلْتَ يَا رُوْحَ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى	زین العابدینؓ، حضرت امام	62
22	مَاذَا عَلَيَّ مِنْ شَمِّ تَرْبَةِ اَحْمَدَ	فاطمہ الزہراءؓ، حضرت	63
23	فارسی نعتیں		64
24	حق جلوہ گرز طرزِ بیانِ محمد است	اسد اللہ خاں غالب، مرزا	64
25	مئی دائم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم	امیر خسرو، حضرت	65

صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
66	سعدی شیرزای، حضرت شیخ	زباں تابو در دہاں جائے گیر	26
66	عبدالرحمن جامی، مولانا	نسیما! جانپ بطحا گزر کن	27
67	قمرالدین سیالوی، خواجہ	آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گذشتند	28
69		اردو لعینیں	29
69	آفتاب احمد نقوی	تو اوج رسالت ہے شہ خیر ام <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> ہے	30
70	احسان کاکوروی	یہ عرض آپ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> سے ہے اور بڑے ادب	31
71	اجمل نیازی، ڈاکٹر	تری نظر خارزار شب میں گلاب تحریر کر چکی	32
72	احمد رضا خاں، اعلیٰ حضرت	ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں	33
73	= =	پیش حق مژدہ شفاعت کا سنا تے جائیں	34
75	= =	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے	35
76	= =	زمین وزماں تمہارے لئے مکین و مکاں	36
78	= =	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	37
81	= =	صبح طیبہ میں ہوئی بٹا ہے باڑا نور کا	38
83	= =	لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِّثْلٍ تُو	39
85	= =	واہ کیا جو دو کرم ہے شہ بطحا تیرا	40
86	= =	وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں	41
88	احمد شجاع ساحر، حکیم	کچھ اور ہی ہیں رونقیں فضائے کائنات پر	42
89	احمد ندیم قاسمی	دُنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ہیں	43
90	= =	کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا	44
92	ادیب رائے پوری	خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نہ کرے	45
93	= =	کوئی گفتگو ہولب پر ترانام آ گیا ہے	46
94	= =	مجھے یاد آ رہا ہے در مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> یہ جانا	47
95	اعجاز رانا، پروفیسر	رنگ بدلتی مست رتوں کا لمحہ لمحہ تیرے نام	48
97	اعظم چشتی، محمد	ایسا کوئی محبوب <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نہ ہو گا نہ کہیں ہے	49
98	= =	خود کو دیکھا تو ترا جو دو کرم یاد آیا	50
99	= =	مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے	51
100	افضال شاہد	مخلوق کائنات محمد <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے نام پر	52

صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
101	اقبال، علامہ محمد	لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب	53
102	اقبال عظیم	کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی، میرے آقائے	54
103	= =	مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ	55
104	= =	میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں اپنے آقا	56
105	اکبر وارثی	جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا	57
106	= =	دو عالم ہیں نور، علی نور کیوں، کیسی رونق فزا	58
107	الیاس عطار قادری، امیر اہلسنت محمد	بلا لو پھر مجھے اے شاہ بحر و بوعیسیٰ مدینے	59
109	= =	مجھے در پہ پھر بلا نامدنی مدینے والے	60
111	امجد اسلام امجد	میرے احساس کے دریا میں روانی تجھ سے	61
112	انور فرخ آبادی	مستوں کی ہشیاری دیکھو، حسنی سے کیا کام	62
113	انور مسعود	فقط حصولِ سعادت کا اک بہانہ ہوا	63
114	= =	ہے ثبت تری بوعیسیٰ ذات سے تاریخ بشر	64
115	اوصاف شیخ	روشن ہیں دو جہان میں بدر الدجی کے	65
117	ایوب ندیم	میں ترے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی	66
119	بدر القادری	چاندنی شرماتی ہے آقا علیؑ کا دامن دیکھ	67
121	بدر حسین محشر زیدی	دیکھنے قریہ دلدار چلا جاؤں گا	68
122	بشیر احمد	جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے	69
123	بشیر منذر	سرمایہ جاں ہیں شہ ابراہیمؑ کی باتیں	70
124	بیدل جبلی پوری	جب تصور میں حسن حبیب خد علیؑ، بے	71
125	بیدم وارثی	بے خود کیے دیتے ہیں اندازِ جبابانہ	72
126	= =	میرادل اور میری جان مدینے والے	73
127	بیکل بلراپوری	ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن، خوف	74
128	= =	سرکارِ دو عالم کے رُخ پر انوار کا عالم کیا ہوگا	75
129	تفاخر محمود گوندل	بھولا نہیں دل پہلی ملاقات کی خوشبو	76
130	جمیل نقوی	میری جانب بھی ہوا کنگاہ کرم اے شفیع	77
132	حافظ لدھیانوی	قرآن پاک کے بعد سب سے ہے اصح ترا	78
133	حامد لکھنوی	حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں	79

صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
134	حسن رضا خاں، مولانا	دل میں ہو یاد تری گوشہ تہنائی ہو	80
135	حفیظ تائب	با درحمت سنک سنک جائے	81
137	= =	بارگاہ پاک میں پہنچے ثنا کرتے ہوئے	82
138	= =	خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ	83
140	= =	دے تبسم کی خیرات ماحول کو، ہم کو درکار	84
141	حنیف الاسدی	کوئی اُن ﷺ کے بعد نبی ہوا؟ نہیں!	85
142	حنیف نازش، حاجی محمد	نعت کہتا ہوں تو طیبہ کی ہوا آتی ہے	86
143	حیرت الہ آبادی	نظر میں کعبہ بسا ہوا ہے مدینہ دل کی کتاب	87
144	خالد محمود خالد	چلو دیار نبی ﷺ کی جانب درو دل ب پر سجا	88
146	خالد محمود	کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی	89
147	= =	منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے، کتنی ملی خیرات نہ	90
148	خالد ندیم، پروفیسر	ہاتھوں میں آگے ہیں مرے مصطفیٰ ﷺ	91
149	راز مراد آبادی	اللہ کا گھر خلد کا نقشہ نہیں دیکھا	92
150	= =	یادِ مصطفیٰ ﷺ ایسی بس گئی ہے سینے میں	93
152	رضا ثاقب مصطفائی، پیرزادہ محمد	چھٹ کسیں ظلمتیں نوراً جالا ہوا، بزم کون و	94
153	= =	مشکلیں کا فور ہوں عم سے رہا ہو جائیے	95
154	ریاض حسین چوہدری	حریص، علینا، عزیز و یتیم، سراجا منیرا،	96
155	= =	خیالات کی وادی دلکش میں مہکتے ہوئے بام	97
156	= =	دیوانہ مصطفیٰ ﷺ کا مدینے میں مر گیا	98
157	= =	کلک جذبات وفا کی خوش دلی اچھی لگی	99
160	ریاض حسین سہروردی، علامہ سید	مصطفیٰ ﷺ کی نگاہ کرم جب ہوئی، مجھ	100
161	زاہد فخری	کوئی لمحہ بھی ترے ذکر سے خالی نہ ہوا	101
162	ساغر صدیقی	بزم کونین سجانے کیلئے آپ ﷺ آئے	102
163	= =	لبوں پہ جس کے محمد ﷺ کا نام رہتا ہے	103
164	سکندر لکھنوی	فصل رب العلیٰ اور کیا چاہیے	104
165	= =	میرے دل میں ہے یادِ محمد ﷺ میرے	105
166	سمن سرحدی، رام چند	محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھ کو دیوانہ بنایا ہے	106



صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
167	شریف الدین نیر	بڑی اُمید ہے سرکارِ قدموں میں بلائیں	107
168	شفیق احمد	وہ فلسفی زمانے کو حیران کر گئے	108
169	شکیل بدایونی	نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا	109
170	صابر حسین، خواجہ محمد	پوچھتے ہیں مجھے تجھ کو کیا چاہیے	110
171	صابر وسیم	وہ لہجہ وہ خلوص وہ انداز وہ خطاب	111
172	صائم چشتی، علامہ	تو شاہِ خوباں تو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم	112
174	= =	خون جلتا رہا، دل مچلتا رہا، جاں تڑپتی رہی،	113
175	= =	یا محمد محمد ﷺ میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی	114
176	صبا کبر آبادی	سب رونقِ حیات ہے ذاتِ حضور سے	115
177	صبیح رحمانی، سید	حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے	116
178	= =	لب پر نعتِ پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج	117
179	طارق سلطان پوری	ذکر احسانِ خدائے متعال اچھا ہے	118
180	ظفر علی خاں، مولانا	دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ ﷺ	119
181	= =	وہ تمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک	120
182	عابد نظامی، خواجہ	عابد ہے ایک وصف یہی مجھ میں کام کا	121
183	عبدالستار نیازی	آقا ﷺ تری محفل کا ہے رنگ جدا گانہ	122
184	= =	دلوں کے گلشن مہک رہے ہیں یہ کیف	123
185	= =	رُخ پر رحمت کا جھومر سجائے لملی والے کی	124
186	= =	قریبِ مصطفیٰ ﷺ ہے کوئی کوئی	125
187	= =	محبوبِ ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں	126
188	= =	مدینے بلا لومدینے کے والی، یہ پیغام لے	127
190	عبید رضا قادری، محمد	تہی فرش سے عرش پر جانے والے	128
191	عرفان احمد	وہ حسن و جمال مبین ترا، سبحان اللہ، سبحان	129
192	عطاء الحق قاسمی	ہے مرا چارہ گردِ مدینے میں	130
193	عنایت اللہ رشیدی	مجھے اور کچھ نہیں چاہیے مرے دل میں عشق	131
194	عنایت علی خاں، پروفیسر	کسی غمگسار کی محنتوں کا یہ خوب میں نے	132
196	غلام مصطفیٰ تبسم، صوفی	رخشنده ترے حسن سے رخسارِ یقیں ہے	133

صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
197	فیض الامین فاروقی، صاحبزادہ	شاہِ بطحا <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا جس پر کرم ہو گیا	134
198	فیض الحسن شاہ، صاحبزادہ	ازل کے دل کا قرار تو ہے ابد کے رُخ کا	135
200	قمر آراء چوہدری	جب بھی لکھنے لگی ہوں میں نعت نبی،	136
200	قمر اعظمی	منور صبح ہوگی روضہ خیر الوری ہوگا	137
202	قمر انجم	مری زندگی مری آبرو، یہ عطائے یادِ رسول	138
203	قمر زیدی، سید	قلم ہاتھوں میں لینا بعد میں پہلے دعا کرنا	139
204	قیس جالندھری، امرچند	وہ ابرِ فیضِ نعیم بھی ہے، نسیمِ رحمتِ شمیم بھی	140
206	کمال الدین، سید	لب پہ صلِ علی کے ترانے اشک آنکھوں	141
208	گلزار بخاری	چند کھجوریں، جو کی روٹی، ایک پیالہ پانی کا	142
209	ماہر القادری	رسولِ مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کہتے	143
210	محسن نقوی	الہام کی رم بھم کہیں بخشش کی گھٹا ہے	144
214	= =	پہلے مہ و خورشید کو سنخیر کروں میں	145
215	= =	مجھ کو بھی چاہیے اک نظر آپ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی	146
216	محمد علی ظہوری	پیکرِ دلربا بن کے آیا، روحِ ارض و سما بن	147
217	= =	تری جالیوں کے نیچے تری رحمتوں کے	148
218	= =	جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے	149
219	= =	چار سو رحمتوں کے اُجالے ہوئے بزم	150
220	= =	درو آلام کے مارے ہوئے کیا دیتے ہیں	151
221	= =	رحمت دو جہاں، حامی بیکساں، شاہ کون و	152
222	= =	صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی مراسم	153
223	= =	فلک کے نظارو! زمیں کی ہمارو! سب	154
224	= =	کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے	155
225	= =	مقدر کو مرے بخشش گئی رحمت کی تابانی	156
226	= =	یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر، سرورِ انبیاء	157
227	محمود احمد	میلادِ نبی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی ہر محفل عنوانِ عبادت	158
228	حافظ مستقیم	تجلیِ مختشم سے پہلے، میں کچھ نہیں تھا،	159
230	= =	جب مہِ طیبہ کی سینے میں جھلک پاتا ہے دل	160

صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
231	مصطفیٰ رضا خاں نوری	تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ	161
232	مظفر وارثی	قدموں سے پھوٹی ہے چمک ماہتاب کی	162
233	= =	مفلس زندگی اب نہ سمجھے کوئی مجھ کو عشقِ نبی	163
234	مقصود تبسم	مرے معبود کو پیارے مرے سر کا <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	164
236	مظہر الدین، حافظ	ہم سوئے حشر چلیں گے شہِ ابراہیم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے	165
238	= =	جب لیا نام نبی میں نے دعا سے پہلے	166
239	ممتاز حسین	معراج کی رتہ دھوم یہ بھی اک راجِ دلارا	167
240	نادر جاجوی	آپ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> دنیا میں جلوہ فرما ہوئے زندگی	168
241	ناصر حسین شاہ، سید	عشقِ محبوب میں جو جاں سے گزر جاتے	169
243	= =	وہ بلا لیں اگر یہ بھی کچھ کم نہیں، ان کا	170
244	= =	ہمیں وہ اپنا کہتے ہیں محبت ہو تو ایسی ہو	171
245	نجم احمد	جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو	172
246	= =	رسولِ اکرم، حبیبِ حق <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نے تمام باطل	173
247	نجم الامین سدوس فاروقی، صاحبزادہ محمد	کوئی ہے ثانی نہ ہمسر ہی کہیں ہے واللہ	174
249	= =	ہر حرفِ پیارا ہے اس نام محمد <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا	175
250	نصیر الدین نصیر گولڑوی، صاحبزادہ سید	اب تنگی داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ	176
251	= =	چاند تارے ہی کیا دیکھتے رہ گئے	177
252	نعیم صدیقی	تو رسول <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> حق، تو قبولِ حق، ترا تذکرہ	178
253	نفیس الحسنی، سید	اے رسولِ امیں، خاتم المرسلین <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> ! تجھ سا	179
255	نور الحسن	یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ مرے گھر	180
256	وقار احمد	جب میں نے ذکرِ احمدِ مختار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کر دیا	181
258	ہاشمی میاں، سید	پشیمان نہ ہوں شرمساروں سے کہہ دو	182
259	یعقوب انجم	عشاق میں یہ خواہش یونہی نہ پلی ہوگی	183
260	یعقوب پرواز	جس طرح ملتے ہیں لب نام محمد <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے	184
261	یوسف قدیری	زہے مقدّر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا	185
262		پنجابی لعیتیں	186
262	اعظم چشتی	اوہ حبیبِ خدا <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> سرورِ انبیاء <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> جس دا	187

صفحہ نمبر	شاعر	نعت	نمبر شمار
263	اعظم چشتی	کوئی تیں جیہا نظریں آوے تے ویکھاں	188
264	= =	کی سی جے درد بن کے آجانوں	189
265	حافظ محمد حسین حافظ	جد وقت نزع آوے طیبہ دی زمیں	190
266	= =	درتے کھڑا غلام بڑی دیر ہوئی	191
267	عبدالستار نیازی	آکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گزر	192
268	= =	اچا سچا سوچ دا معیار ہونا چاہی دا	193
270	= =	نہیں کوئی اوقات او گنہار دی	194
272	محمد علی ظہوری	دل یار داندرا نہ لے یار دے کول آئے	195
272	= =	فلک خوبصورت سجایا نہ ہندا	196
273	= =	کیڈا سو ہنا نام محمد ﷺ دا اس ناں دیاں	197
274	= =	مکے چار چو فیرے پکار پے گئی والی دو جہان	198
275	مہر علی شاہ، پیر سید	آج سبک متراں دی ودھیری اے، کیوں	199
277	ناصر حسین چشتی، سید	حسن والے حسیناں دے سردار دے آکے	200
278	= =	رحمت دی تصویر مدینہ	201
279	یوسف نگینہ، حاجی محمد	ایہہ دھرتی نہ ہندی نہ آسمان ہندا جے پیدا	202
281		درد و سلام	203
283	ادیب رائے پوری	خیر البشر پر لاکھوں سلام	204
284	احمد رضا خاں، اعلیٰ حضرت	مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	205
286	جگن ناتھ آزاد	سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اُس فخر	206
287	جمیل الرحمن قادری، صوفی	اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام	207
288	حفیظ جالندھری	سلام اے آمنہؓ کے لال، اے محبوبِ سبحانی	208
289	سہیل احمد صدیقی	اے صبا! مصطفیٰ سے جا کہنا غم کے مارے	209
291	ماہر القادری	سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی	210
293		دعا	211
295	احمد رضا خاں، اعلیٰ حضرت	یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو	212
297	امیر مینائی	یا خدا جسم میں جب تک کہ مرے جان	213
298	طاہر القادری	اے چارہ گر شوق کوئی ایسی دوا دے	214
300	عشرت گودھروی	یارب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے	215

انتساب

امی اور ابا جی  
کے نام

رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا

اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جس طرح  
انہوں نے بڑی محبت و پیار سے مجھے پالا جب میں بچہ تھا

## ”ابر کرم شاہِ خوباں“

۱۲۲۸ھ

از قلم: شاعرِ اہلسنت صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی مونیوں شریف گجرات

عارفِ جاوید مردِ ذی مقام  
دل میں اس کے موجزن عشقِ رسول  
اہلِ سنت کا مددگار و معین  
پیشوا اس کو ملے سیدِ سخی  
کی مرتب خوب اس نے یہ کتاب  
سرور کونین محبوبِ خدا ﷺ  
تیرہ و تاریک دنیا کے لئے  
ان کے دم سے ہے وجودِ کائنات  
ان کی عظمت کا بیاں ممکن نہیں  
جس کو نسبت ان سے حاصل ہوگی  
ان کی نعتوں کا یہ ارفع انتخاب  
ہے یہ کاوش توشہ روزِ جزا

پیکرِ عرفان و دانش خوش کلام  
ہے میسر اس کو عزت و احتشام  
بہرِ باطل ایک تیغِ بے نیام  
افتخارِ اہلِ حق ذی احترام  
اس سے ہوگا بہرہ ور ہر خاص و عام  
سرِ گروہِ انبیاء خیر الانام  
لے کے آئے وہ اجالوں کا پیام  
ہے بقائے زندگی ان کا نظام  
عرش پر بھی وہ ہوئے محوِ خرام  
بھیجتا ہے اس کو خالق بھی سلام  
لفظ ہے اس کا ہر اک ماہِ تمام  
مغفرت کے واسطے آئے گی کام

اس کا لکھ سالِ رسا فیض الامین

”شاہِ خوباں صاحبِ فیضِ دوام“

2007ء

## عرض مرتب

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے اظہارِ محبت و عقیدت حاصلِ ایمان ہے۔ صحابہ کرامؓ اور صالحین امت اسی جذبہٴ محبت سے سرشار تھے اور یہی چیز اُن کیلئے مایہٴ صد افتخار رہی۔ عمل بالقرآن، اتباع سنتِ رسول، صلوة و سلام اور نعت و منقبتِ اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں اور عاشقانِ رسول ﷺ اسی متاعِ عزیز کے سہارے کائناتِ ارضی پر چھائے رہے ہیں۔

ہر کہ عشقِ مصطفیٰ سامانِ اوست

بحر و بر در گوشہٴ دامنِ اوست

محبتِ رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی و غربی، عجمی و عربی، رومی و شامی اور شاہ و گدا مدحت سرائے رسول ﷺ ہوئے، جہاں تک حضور ﷺ کی مدح و توصیف کا حق ادا کرنے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کوشش تو کی جاسکتی ہے مگر نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا حق ادا کرنا ممکن نہیں، اسی لئے ہر نعت گو کو بالآخر یہی کہنا پڑتا ہے بقول شاعر.....!

نغمہ کجا و من کجا ساز و سخن بہانہ ایست

سوئے قطار می کشم ناقہٴ بی زمام را

اُردو میں اسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے!

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

زیر نظر مجموعہ بھی اسی سلسلہٴ محبت کی ایک کڑی ہے جسے میں نے الحاج عبدالقادر صاحب (القادر

فلنگ اسٹیشن کامونکی والے) کے حکم پر ترتیب دیا۔ کتاب کی ترتیب میں درج ذیل چیزوں کا خیال رکھا گیا۔

☆..... نعتوں کا انتخاب کرتے وقت قدیم و جدید اور ممتاز و غیر معروف شعراء کے چکر میں پڑے

بغیر کلام کو پڑھنا شروع کر دیا اور جس کلام نے میرے دل کے تاروں کو جنبش دی اُسے شاملِ اشاعت کر لیا۔

☆..... مجموعہ میں زیادہ اہمیت اردو نعتوں کو دی گئی ہے، عربی و فارسی نعتیں تبرکاً جبکہ مادری زبان

ہونے کے ناطے پنجابی نعتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

☆..... دیگر نعتیہ مجموعوں کے برعکس ابتداء میں حمدِ ربِ جلیل اور آخر میں درود و سلام کے عنوان سے

چند خوبصورت کلام شامل اشاعت کیے ہیں۔

☆..... شاعری کو جذبات کے اظہار کا بہترین ذریعہ کہا جاتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا

تو ہوتی ہی اپنے احساسات، تمناؤں اور آرزوں کا اظہار ہے، لہذا اختتام میں چند دعائیہ کلام شامل کئے گئے

ہیں۔

☆..... مقدمہ میں آدابِ نعت گوئی و نعت خوانی کے ساتھ ساتھ نعت کی ابتداء اور عربی و فارسی

نعتیہ شاعری کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

☆..... کتاب میں ترتیب منفرد اہمیت کی حامل ہوتی ہے، ترتیب کے وقت نعت گو شعراء کے نام

حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب وار لکھے گئے اور شاعر کی تمام نعتوں کو اُس کے نام کے ساتھ حروف تہجی کی

ترتیب سے لکھ دیا۔

☆..... کتاب کو ہر قسم کی اغلاط سے پاک رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ انتہائی کوشش کے

باوجود غلطی رہ جانا ممکن ہے۔ اگر آپ اس میں کمپوزنگ کی یادگیر غلطی پائیں تو مہربانی فرما کر ضرور مطلع کریں۔

جہاں تک میری اس کاوش کا تعلق ہے میں جانتا ہوں کہ اسے وہ لوگ بھی پڑھیں گے جن کا مقصد

تنقید برائے تنقید ہوگا جبکہ ایسے احباب بھی ہوں گے جو اگر تنقید کریں گے بھی تو وہ تنقید برائے اصلاح ہوگی،

اول الذکر کیلئے دعا کرتے ہوئے آخر الذکر لوگوں کی رائے کا منتظر رہوں گا۔

آپ کا مخلص

محمد عارف بجاوڈی نقشبندی

جامع مسجد سرکار مدینہ B-1 واپڈ اٹاؤن گوجرانوالہ

۱۹-۰۸-۲۰۰۷ ۵ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ



## میں شکر گزار ہوں!

- ☆..... اپنے مرشدِ کامل، واقفِ رازِ معرفت، قبلہ پیر سید سخی محمد شاہ کاظمی مشہدی دامت برکاتہم العالیہ کا جن کی پُر خلوص دعاؤں کی ٹھنڈک میں ہر لمحہ محسوس کرتا ہوں۔
- ☆..... اپنے اُستادِ محترم فارابی دوراں، شیخ الحدیث، علامہ مفتی محمد نصرت اللہ مجددی دامت برکاتہم العالیہ کا جن کی ذاتِ بابرکات، تشنگانِ علوم و معارف کیلئے چشمہٴ فیض ہے۔
- ☆..... اپنے استادِ گرامی، شاعرِ دربارِ رسالت پیر زادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی دامت برکاتہم العالیہ کا جن کے شہدِ برساتے من موہنے لہجے نے مجھے کسی حد تک نعت کو سمجھنے کا شعور عطا کیا۔
- ☆..... صاحبزادہ فیض الامین فاروقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا جنہوں نے کتاب کیلئے منظوم محبت نامہ قطعہٴ تاریخ کے ساتھ عطا فرمایا۔
- ☆..... سراپا شفقت و محبت، استاذی المکرّم علامہ ڈاکٹر شہباز احمد عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کا جنہوں نے تقریظ میں اپنی بے پناہ محبت کا اظہار فرمایا۔
- ☆..... المدینہ اسلامک یونیورسٹی کے صدر، پیکرِ اخلاص الحاج تاج دین صاحب کا جو دین کے ہر کام میں میرے ساتھ بے حد محبت و شفقت کا اظہار فرماتے ہیں۔
- ☆..... محترم اور مکرم جناب الحاج عبدالقادر صاحب کا جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے جملہ اخراجات برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے کسی بھی دینی معاملے میں کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔
- ☆..... اپنے پیارے دوستوں علامہ شعبان القادری، علامہ محبوب الہی سیفی اور علامہ خالد عثمان القادری کا جن کی حوصلہ افزائی اور بہترین مشورے اس کتاب کی اشاعت میں مدد و معاون ثابت ہوئے۔
- ☆..... المدینہ اسلامک یونیورسٹی میں اپنے کولیگز صاحبزادہ سید طاہر حسین شاہ بخاری، علامہ عبدالرؤف مجددی، علامہ نوید انور مجددی، قاری احسان اللہ جلالی اور اپنے عزیز دوست علامہ پیر محمد اشرف شیرازی کا جو اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھتے ہیں۔
- ☆..... اپنے عزیز اور مخلص دوستوں حافظ محمد کامران، چوہدری شبیر احمد گجر، حافظ شاہد رضا، نفیس احمد چن اور

- ☆..... رانا رضوان احمد صاحب کا جن کی بے لوث محبت میرا اثاثہ اور جن کی رفاقت میرا سرمایہ حیات ہے۔
- ☆..... پیکرِ اخلاص قاری مدثر سعید، حافظ افضل احمد قادری اور حافظ سلطان احمد کا جن کی سنگت میرے لئے نعمتِ بے بہا اور صحرا میں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے کی طرح ہے۔
- ☆..... عزیزم محمد افضل بھٹی، رضوان حیدرنت اور عمران حیدرنت صاحب کا جن کی محبت مجھے دینی کام کرنے کا جذبہ فراہم کرتی ہے۔
- ☆..... الحاج تاجدین صاحب کے صاحبزادے اور اپنے پیارے دوست حافظ محمد عظیم تاج کا جن کی پُر خلوص رفاقت کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔
- ☆..... اپنے کرم فرما جناب چوہدری آصف مقصود، حاجی میاں محمد سرور علوی، حاجی میاں مقبول احمد، چوہدری محمد عامر مہر اور چوہدری ارشاد اللہ خاں گورائے کا جن کا اخلاص مجھے رزمگاہِ حیات میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتا ہے۔
- ☆..... جامع مسجد سرکار مدینہ میں اپنے ساتھیوں قاری محمد اشرف رضا قادری، قاری آصف شہزاد قادری اور حافظ ریاض احمد صاحب کا جو گاہے بگاہے اپنے مشوروں سے نوازتے رہے۔
- ☆..... اپنے پبلشر قاضی کاشف ندیم صاحب کا جنہوں نے بڑی محبت کے ساتھ ذاتی نگرانی میں کتاب کی پبلشنگ کے جملہ مراحل مکمل کرائے۔
- ☆..... کتاب کے کمپوزر محمد قمر رضا عطاری صاحب کا جنہوں نے کتاب کو خوبصورت سے خوبصورت تر بنانے کے سلسلہ میری ہر تنقید کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔
- ☆..... مکرمی و محترمی نوید احمد، فہیم جاوید اور صہیب خالد کھوکھر کا جو میرے کام کو سراہ کر مجھے حوصلے کی دولت عطا کرتے ہیں۔
- ☆..... خصوصاً صاحبزادہ محمد نجم الامین فاروقی کا جنہوں نے کتاب کی پروف ریڈنگ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے خوب سے خوب تر بنانے کیلئے اپنے قیمتی مشوروں اور مفید تجاویز سے نوازا۔
- ☆☆..... اُن تمام لوگوں کا جن کی محبت میرے شامل حال رہی ☆☆

## مُقَدِّمَةٌ

نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے محبت اور وابستگی ہر عہد کے مسلمانوں کے لئے پیمانہ ایمان حاصلِ دین اور حق و صداقت کا معیار رہی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ ﷺ سے ربط، نسبت اور تعلق جتنا پختہ اور راسخ ہوگا اسی درجہ اللہ تعالیٰ کی معرفت، شریعتِ اسلامیہ سے وفاداری، عقیدہ توحید میں پختگی اور ایمان میں ثابت قدمی نصیب ہوگی، اسی لئے حضور اکرم ﷺ سے عشق کو مذہباً و جوباً کا درجہ دیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی محبت کو بھی ایمان قرار دیا گیا ہے، ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ نِ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنََهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ☆ (التوبہ، ۲۴: ۹)

(اے حبیب) آپ فرمائیے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار اندیشہ کرتے ہو جس کے مندے کا، اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو (اگر) زیادہ پیارے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے، تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا حکم، اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو نافرمان ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے!

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (الاحزاب، ۳۳: ۶)

نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا!

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری)

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ میرے ساتھ اپنے

والدین، اولاد اور کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر محبت نہ کرتا ہو۔“

ایک اور مقام پر فرمایا!

أَذْبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

(بخاری)

”اپنی اولاد کو تین خصلتیں (باتیں) سکھاؤ، اپنے نبی کی محبت، آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کریم کی تلاوت۔“

تاریخ عالم گواہ ہے کہ کسی امت نے اپنے نبی سے اس طرح ٹوٹ کر محبت نہیں کی جس طرح مسلمانوں نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ سے کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد مبارک سے آج تک ملت اسلامیہ کی تاریخ عشق رسول اکرم ﷺ کے مظاہروں سے مالا مال ہے مسلمانوں نے ہمیشہ آپ ﷺ کو اپنے مال و جان اور اہل و عیال سے بڑھ کر جانا اور آپ ﷺ کو اپنی محبتوں کا مرکز بنایا۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے جنگ کے متعلق رائے دریافت کی تو حضرت مقداد نے عرض کیا!

لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَىٰ إِذْ هَبُ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ

وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفِكَ (بخاری)

”ہم قوم موسیٰ کی طرح نہیں کہیں گے کہ آپ اور آپ کا خدا لڑے، بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے لڑیں گے۔“

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین و ملت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی اسی محبت کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انکشتِ زناں

سرِ کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

تذکارِ رسول ﷺ کی مجالس، احادیث کی تدوین، کتب سیر و مغازی کی ترتیب و تصنیف اور نعتِ

رسول پاک ﷺ کی تخلیق دراصل مسلمانوں کے اسی جذبہ عشقِ رسول کی عطا ہے۔

## نعت۔۔۔ لغوی و اصطلاحی مفہوم

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جو عام طور پر وصف کے معنی میں مستعمل ہے، عربی کی مشہور لغت تاج العروس کے مصنف ”النعت“ کے ضمن میں کہتے ہیں ”نعت کے معنی وصف کے ہیں“ خصوصاً جب آپ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں تو اس وقت نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے، وصف میں جو کچھ کہا جائے اسے نعت ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، وصف بیان کرنے والے کو ”ناعت“ کہتے ہیں اور اس کی جمع ”نعات“ ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

انعتھافی من نعاتھا

”میں نے اس کی تعریف کی میں اس کے ثناء خوانوں میں سے ہوں“

حضور اکرم ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو بھی نعت کہتے ہیں جیسا کہ آپ کی نعت بیان کرنے

لم ارقبلہ ولا بعدہ مثلہ

والا کہتا ہے!

”میں نے آپ ﷺ سے قبل اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا“

فارسی نعت میں نعت کا معنی مطلق وصف اور ثنائے رسول ﷺ دونوں معنوں میں آتا ہے۔

”فرہنگ آموزگار“ میں اس کا مطلب، ستائش، وصف، صفت اور ”منتخب اللغات“ میں صفت و وصف کردن

ہے۔ جبکہ غیاث اللغات میں ”تعریف و وصف کردن از منتخب“ کے بعد مصنف نے لکھا ہے کہ ”اگرچہ لفظ

نعت بمعنی مطلق وصف است لیکن اکثر استعمال این لفظ بمعنی مطلق ستائش

و ثنائے رسول ﷺ آمدہ است۔“ ”اگرچہ لفظ نعت کا معنی مطلق تعریف کرنا ہے لیکن اس لفظ کا

زیادہ تر استعمال نبی اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف کرنے میں آتا ہے۔“

اردو نعت میں اگرچہ نعت کا لفظ مطلق وصف اور ثنائے رسول ﷺ دونوں معانی میں آیا ہے مگر

”نور اللغات“ کے مرتب نے لکھا ہے ”یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا زیادہ استعمال آنحضرت ﷺ

کی ستائش کے لیے مخصوص ہے۔“

نعت کی اصطلاحی تعریف کے متعلق ڈاکٹر یونس حسنی کہتے ہیں کہ ”ایسی تمام نظمیں جن میں آقا

ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کیا جائے یا ان کے محاسن بیان کیے جائیں، نعت کی تعریف میں آتی ہیں۔“

(اختر شیرانی اور جدید اردو ادب از ڈاکٹر یونس حسنی: ۲۵۲)

ممتاز حسن کہتے ہیں ”میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے قریب لائے جس میں حضور ﷺ کی مدح ہو یا حضور اکرم ﷺ سے خطاب کیا جائے، صحیح معنوں میں نعت وہ ہے جس میں پیکرِ نبوت کے صورتی محاسن سے لگاؤ کے ساتھ ساتھ مقصدِ نبوت سے دل بستگی بھی پائی جائے، جس میں جنابِ رسالت مآب سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ حضور ﷺ کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو، وہ مدح ہو یا خطاب، بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ اور وہ شعر نظم ہو یا غزل، قصیدہ ہو یا مثنوی، رباعی ہو یا مثلث، مخمس ہو یا مسدس اس سے نعت کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔“

(خیر البشر کے حضور میں از ممتاز حسن: ۱۵)

ڈاکٹر فرحان فتح پوری نعت کے مفہوم کو مزید وسعت دیتے ہوئے کہتے ہیں ”اصولاً آنحضرت ﷺ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا۔“ (اردو کی نعتیہ شاعری از فرحان فتح پوری: ۲۱)

## آدابِ نعت گوئی

نعت کہنا بظاہر بڑا آسان نظر آتا ہے، لیکن یہ وہ سمندر ہے کہ جس میں غالب جیسا قادر الکلام شاعر جس کے متعلق،، غالب علیٰ کل غالب،، کہا جاتا ہے وہ بھی اپنی عاجزی کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکا، وہ کہتا ہے

غالبَ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذاتِ پاک مرتبہ دان محمد است

اس لیے اگر اس کی باریکیوں کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس سے کما حقہ عہدہ برا ہونا آسان نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں۔ ”حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔ اگر (شاعر) بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے، غرض حمد میں ایک جانب اصلاً کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔“ (الملفوظات، امام احمد رضا خان بریلوی، ۲: ۴)

84045

پروفیسر اکرم رضا لکھتے ہیں

حضور پر نور، سید یوم النشور ﷺ کی بارگاہ وہ مقام قدسیہ ہے کہ جس کی عظمتوں کے تصور سے ہی اہل ایمان کی پروازِ تخیل دم توڑنے لگتی ہے۔ کیونکہ یہاں تو ملائک بھی اذنِ باریابی کے منتظر ہیں۔ یہاں زمانے بھر کے سلاطین نفسِ گم کردہ اور لرزیدہ بدن حاضر ہونے اور اپنی پلکوں سے درِ حضور ﷺ پر جا روب کشی کو عظیم سعادت تصور کرتے ہیں اس لئے نعت کہتے ہوئے شاعر کو آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی رفعتوں اور ظاہری و باطنی سرفرازی کو ایک لحظہ کیلئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ایسے تمام مضامین، تراکیب، استعارات، تشبیہات اور صنائع و بدائع کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے جو حضور ﷺ کے مقاماتِ قدسیہ کے مقابلے میں فروتر اور ہیچ ہیں۔

(نعت کا قافلہ..... اجمالی جائزہ، ماہنامہ السعدی ملتان مارچ ۲۰۰۷ء: ۱۰۲)

نعت کیلئے بیخودی، مستی اور جوش سے کہیں زیادہ ہوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ لاہور کا مجذوب شاعر ساغر صدیقی عالمِ مستی میں بھی اس صنفِ سخن کی نزاکتوں سے کس قدر آگاہ تھا غور کیجئے!

”نعت میرے نزدیک تعریف رسالت کا وہ طریقہ ہے جس میں الفاظِ زبان سے نہیں پلکوں سے چنے جاتے ہیں۔ منصور ”شمس“ سے مجھ تک یہ نعمتِ عظمیٰ کیسے پہنچی؟ چشمِ عقیدت کیلئے اس کا جواب سرد اور شہباز کا نعرہ مستانہ ہی دے سکتا ہے۔ میں نعت کہتے ہوئے اپنے جسم اور روح کو جہنم کے شعلوں سے ڈرا لیتا ہوں۔“

ڈاکٹر فرحان فتح پوری لکھتے ہیں!

”نعت کا موضوع ہماری زندگی کا ایک نہایت عظیم اور وسیع موضوع ہے اس کی عظمت اور وسعت کی حدیں ایک طرف عبد اور دوسری طرف معبود سے ملتی ہیں، شاعر کے پائے فکر میں ذرا سی لغزش ہوئی اور وہ نعت کی بجائے حمد و منقبت کی سرحدوں میں چلا گیا۔ اس لیے اس موضوع کو ہاتھ لگانا اتنا آسان نہیں جتنا عام طور پر سمجھا جاتا ہے، حقیقی نعت کا راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلواری کی دھار سے زیادہ تیز ہے، عرفی نے اپنے ایک نعتیہ قصیدے میں لکھا ہے۔

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحراست

آہستہ کہ رہ بردم تیغ است قدم را

(اردو کی نعتیہ شاعری، ڈاکٹر فرحان فتح پوری: ۱۳)

ان سب باتوں سے ہٹ کر نعت لکھنے اور پڑھنے والے کے لیے عشقِ رسول ﷺ سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ایسا عشق جو زبان و بیان سے گزرتا ہو ادل کی گہرائیوں میں پہنچے اور مدنی تاجدار ﷺ کی سیرت کو اپنانے کی ترغیب دے۔

نظیر لدھیانوی لکھتے ہیں!

”نعت کی دلاویزی، دلکشی اور خوبی کے لیے عشقِ رسول ﷺ اولین شرط ہے۔ اگر شاعر کے دل میں عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ پوری طرح کارفرما نہیں تو نعت روکھی پھکی اور واجبی سی ہوگی۔“

(فن شعر اور شعراء پر تنقیدیں، اصغر حسین نظیر)

اشفاق احمد نے نعت کو صنفِ سخن کی بجائے، تعلق، رابطے اور گزارشِ احوال کا ایک ذریعہ کہا ہے، جس کو معمولی غلام اور بردے آقائے دو جہاں ﷺ کے دریائے رحمت سے جھولیاں بھرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کامیاب نعت گوئی کے لیے جس سوز و گداز، تڑپ اور جاذبیت کی ضرورت ہے، اس کا منبع عشقِ نبی ﷺ ہی ہے۔ (ورفعنا لک ذکرک، راجہ رشید محمود: ۱۱۸، ۱۲۳)

معروف مزاح گو شاعر ضمیر جعفری کہتے ہیں!

”جو چیز ایک نعت کو دوسری سے ممتاز کرتی ہے وہ ہے شاعر کے دل کا سوز و گداز (اور) عشقِ رسول میں سرشاری کا مرتبہ۔۔۔۔۔۔ ذوق و شوق کی کیفیتوں میں ڈوب کر گزرنے کے بعد نعت کی لے میں جب عشق اور الفاظ کی دھڑکنیں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں تو شعروں میں سوز و گداز کی ہزاروں کیفیتیں چھلک اٹھتی ہیں۔“

(آہنگِ حجاز، چوہدری فضل حق: ۱۱)

آج کل لکھے جانے والے کئی کلامِ ادبِ مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہوتے ہیں، حضورِ اکرم ﷺ کی محبت نعت گو حضرات سے اس محبت و احترام کا تقاضہ کرتی ہے جو امتِ مسلمہ کو آپ کی ذاتِ ستودہ صفات سے ہے اور جس کی تاکید قرآن اور احادیث میں کئی موقع پر آئی ہے، حکم خداوندی ہے۔ ”لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی“ (الحجرات ۲: ۴۹) بارگاہِ رسالت مقامِ ادب ہے جس طرح اس کا احترام ہمارے ایمان کا خاصہ ہے اسی طرح نعتیہ مضامین کے اظہار اور پیشکش میں بھی حضورِ اکرم ﷺ کا ادب و احترام نہ صرف



ضروری بلکہ لازماً فن ہے، یہاں موضوع یا طرز وادامیں کسی قسم کی بے باکی نہ صرف یہ کہ خطا کاری ہے بلکہ ناقابلِ معافی گناہ بھی ہے، بقول عزت بخاری

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

نعت گو شعراء نے اسی ادب و احترام کے باعث اپنے گناہگار ہونٹوں سے آپ کا نام مبارک لیا اور خود کو کسی بھی حوالے سے آپ کی ذاتِ اقدس سے نسبت دینے کو بھی خلاف ادب خیال کیا ہے۔

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

### آدابِ نعتِ خوانی

یہ امر قابلِ تحسین ہے کہ گذشتہ صدی اور خصوصاً گذشتہ صدی کے آخری عشرہ میں نعت گو شعراء کے ساتھ ساتھ ثناء خوانانِ مصطفیٰ ﷺ نے خطہ پاک و ہند میں ربط رسالت کے احیاء اور فروغ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کیلئے قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ بد عقیدگی اور مادیت پرستی کے اس پُر آشوب دور میں انہوں نے زبان و قلم کے ذریعے ناصرف گستاخی و بے ادبی کے طوفانِ بد تمیزی کو روکا ہے، بلکہ کروڑوں افراد کے دلوں میں عشق و محبت رسول ﷺ کی شمعیں بھی روشن کی ہیں۔

ماضی قریب میں جہاں محافلِ نعت کا عمل بڑی تیزی سے فروغ پذیر ہوا ہے، وہاں خود احتسابی کے فقدان اور اربابِ فکر و نظر کی عدم توجہی کی وجہ سے بعض مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں جن کی اصلاح کیلئے چھ معروضات پیش خدمت ہیں۔

☆..... مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی مسند پر بیٹھنے والے احباب کو سیرت و اخلاق کے لحاظ سے

لوگوں سے ممتاز ہونا چاہیے۔ نعت خواں جہاں اپنی مدھ بھری آواز سے مشتاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو قرب و وصفا کے احساسات سے آشنا کرتے ہیں وہاں اگر وہ افعال و کردار اور سیرت و اخلاق سے آراستہ ہوں گے تو پڑ جانے والا کلام دلوں سے ہوتا ہوا روح تک اتر جائے گا۔ نعت گو شاعر صائم کرنا نعت کے تقاضے بیان کرے

ہوئے لکھتے ہیں۔

لگا لوں نفسِ امارہ کو پہلے آتشِ توبہ  
یہ جل کر خاک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا  
دہن کو میں ہزاروں بار دھو لوں مشک و عنبر سے  
زباں جب پاک ہو جائے تو پھر میں نعت لکھوں گا

☆.....مقامِ افسوس ہے کہ اکثر ثناء خواں احباب نے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنا پیشہ بنا لیا

ہے، بڑے دھڑلے سے رقم طلب کی جاتی ہے اور اسٹیج پر احباب کی موجودگی میں ایسے لوگوں کو لڑتے دیکھا گیا ہے۔ ثناء خواں مصطفیٰ ﷺ اور پیشہ ورنعت خواں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ مصطفیٰ کریم ﷺ کا ثناء خواں تختِ سکندری کو ٹھکرا کر اور دنیا و مافیہا سے مستغنی ہو کر صبح و شام اپنے آقا ﷺ کے حسن و جمال کے نغمے الاپتا ہے اس کی نظر دنیا والوں کی جیبوں پر نہیں بلکہ آقا ﷺ کی عنبریں زلفوں پر ہوتی ہے الغرض نعت و مدحت کا مقدس فریضہ سرانجام دینے والوں کو مال و دولت سے بے زار اور صرف گنبدِ خضراء کے مکیں کا طلب گار ہونا چاہیے۔

☆..... فی زمانہ نعت خواں احباب میں پائی جانے والی ایک خامی غرور و تکبر بھی ہے۔ یاد رکھئے!

نبی اکرم ﷺ کا نام لیوا اور آپ ﷺ سے محبت کرنے والا کبھی متکبر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ (مسلم) ”جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا“۔ اشتہارات میں نمایاں نام، محفل میں آمد پر شاندار استقبال، نعرے بازی اور لمبے لمبے القابات یقیناً ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے ذریعے شیطان کسی کو بھی با آسانی غرور و تکبر میں مبتلا کر سکتا ہے۔ ثناء خوانانِ مصطفیٰ ﷺ کیلئے ضروری ہے کہ کسی صورت میں بھی خود کو نخوت و تکبر جیسی ناپسندیدہ عادات میں مبتلا نہ ہونے دیں تا کہ وہ دیگر لوگوں کو اسوۂ حسنہ کا اسیر بنا سکیں۔

☆..... جو شخص اسٹیج پر لاکھوں افراد کی موجودگی میں دعویٰ کرے ”غلامی رسول میں موت بھی قبول

ہے“ اور ”دنیا چھڈنی پئی تے چھڈ داں گا..... پر دامن حضور ﷺ دا چھڈنا نہیں“ جبکہ چہرے پر سنتِ مصطفیٰ ﷺ بھی مکمل نہ ہو اور اگر ہو تو وہ بھی ڈیزائن دار، ایسے شخص کے دعوے میں کتنی صداقت نظر آئے گی۔ اسی

طرح کئی نعت خواں حضرات عجیب و غریب اسٹائل کے لباس پہن کر شریکِ محفل ہوتے ہیں۔ سُرخ رنگ کے لباس اور اُن سے ملتے جلتے عمامے، اسی طرح عورتوں کی طرہ پر لباس پہنے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! رنگ برنگ بھڑکیلے لباس یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کی علامت ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مَنْ تَشَبَّأَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد) ”جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے“۔ ایک دوسرے روایت میں آپ ﷺ نے ایسے مرد و زن پر لعنت فرمائی جو صنفِ مخالف کی وضع قطع اختیار کرتے ہیں۔ ثنا خوان مصطفیٰ ﷺ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ آقا ﷺ کی مدحت سرائی کرے اور وضع قطع یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بنائے، بلکہ اُسے چاہیے کہ زبانی دعوے کے ساتھ ساتھ عادات و اطوار، نشست و برخاست اور شکل و صورت سے بھی حضور ﷺ کا غلام ہونے کا ثبوت دے۔

☆..... نعت خواں حضرات کے ساتھ ساتھ منتظمینِ محفل پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، جس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ محافل میلاد و نعت میں علماء کرام کے وقار کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا۔ نعت خواں حضرات کی شان تو علماء بیان کرتے ہیں، علماء کی عظمت کون بیان کرے گا.....؟ علماء کرام خود ان احادیث روایات کو بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی بات ہوتی ہے، اگر کوئی عا دین جرات کر کے اس بات کی طرف توجہ دلائے تو جواباً کہا جاتا ہے کہ انہیں اپنی فکر پڑی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے علماء دین کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اور انہیں انبیاء کا وارث قرار دے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ، مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ . إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ . إِنْ

الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ . (ترمذی)

”عالم کیلئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بے شک علماء کرام، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام علیہم السلام نے وارثت میں درہم و دینار نہیں

چھوڑے بلکہ انہوں نے اپنی میراث علم چھوڑی۔ پس جس نے اس (میراث علم) کو حاصل کیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔“

جبکہ ہمارے ہاں صورت حال یہ ہے کہ تین دوست ایک دینی ادارے میں پڑھنے کیلئے داخل ہوتے ہیں اُن میں سے دو ساتھی ایک آدھ سال کے بعد تعلیم سے فرار حاصل کر لیتے ہیں، ایک نعت خواں بن جاتا ہے اور دوسرا نقیب محفل، جبکہ تیسرا دس سال دن رات ایک کر کے مصیبتیں اور مشقتیں برداشت کر کے علوم اسلامیہ کی تکمیل کرتا ہے۔ مگر ہوتا کیا ہے! تعلیم سے بھاگنے والے صاحبِ عزت قرار دیے جاتے ہیں اور علم پڑھنے والا بے چارہ مولوی..... تعلیم سے فرار حاصل کرنے والے گھروں میں آرام کر رہے ہیں اور عالم (مسجد کا امام ہونے کے ناطے مجبوراً) اُن کے ناموں کے اشتہار چھپوا کر گلی گلی ذلیل ہو کر تقسیم کر رہا ہے۔ عالم دین دریاں بچھا رہا ہے اور علم سے بھاگنے والے معزز مہمان بن کر اُن پر تشریف فرما ہیں۔ بھگوڑے عالی شان گاڑیوں میں پھرتے ہیں اور عالم دین کیلئے اپنے معصوم بچے کی دو خریدنا بھی ایک پریشان کن مسئلہ ہے۔ (العیاذ باللہ)

محفلِ نعت کی انتظامیہ کو چاہیے کہ علماء کرام کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھیں اور سامعین کی فکری رہنمائی اور اصلاح کیلئے مناسب وقت پر ان کا خطاب رکھیں۔

☆..... علاوہ ازیں محافلِ میلاد کی انتظامیہ سے دست بستہ گزارش ہے کہ ایسی محافل میں بے جا اور فضول اخراجات سے گریز کریں۔ اگر آپ صاحبِ ثروت ہیں تو آپ کی یہ رقم ملت اسلامیہ کی امانت ہے اور اس کو مثبت دینی معاملات پر خرچ کرنا آپ پر فرض ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ عاشقِ رسول ﷺ کہلانے والا شخص محافلِ نعت پر تو لاکھوں روپے خرچ کرے اور غرباء و مساکین کو اُن کے حق سے محروم رکھے۔

☆..... ذاتی مشاہدہ ہے کہ محفل کے انتظامات کرتے ہوئے اکثر منتظمین مغرب اور عشاء کی نماز میں شرکت نہیں کرتے، اسی طرح محفلِ نعت میں شریک ہونے والے احباب رات گئے تک جاگنے کی وجہ سے اکثر نماز فجر سے محروم رہ جاتے ہیں۔ علماءِ نشانہی فرماتے رہتے ہیں کہ محفل میں شامل ہونا مستحب جبکہ نماز فرض ہے اب وہ شخص بیوقوف ہی کہلائے گا، جو مستحب عمل کیلئے تو ساری رات جاگے اور فرض کیلئے چند منٹ صرف نہ کر سکے۔ کوشش یہ کریں کہ محفل کا دورانیہ مختصر ہو بصورت دیگر نماز کیلئے خصوصی اہتمام کیا جائے۔

اسی طرح نمودنمائش دکھاوا اور دیگر خرافات سے مکمل اجتناب محافل کے بنیادی تقاضوں میں سے

اجتناب

ہے۔

## نعت کے ابتدائی نمونے

کسی بھی فن کی ابتداء کے متعلق پورے وثوق سے کچھ کہنا مشکل بلکہ محال ہے، لیکن نعت کے متعلق پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اس کی ابتداء خود خالق کائنات نے فرمائی اور بعد ازاں فرشتوں نے بارگاہِ سرورِ کونین میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

تَسْلِيمًا ☆ (الاحزاب ۵۶:۳۳)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب و محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کا ذکر پیرایہ نعت میں کیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے جب بھی خطاب ہوا تو نام لینے کی بجائے کبھی یا ایہا المزممل کہا اور کبھی یا ایہا المدثر، کبھی یسین اور کبھی طہ کہہ کر پکارا کہیں والضحیٰ کہہ کر آپ کے روشن چہرے کی قسم کھائی اور کہیں واللیل کہہ کر آپ کی سیاہ زلفوں کو لائق قسم قرار دیا۔ اسی لئے کہنے والے نے کہا!

ہمہ قرآن درِ شانِ محمد

عربی نعت کے اولین نمونے آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ سے پہلے ہی ملنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں کافی حصہ ان الہامی صحائف و کتب کا ہے جن میں آپ ﷺ کے متعلق بشارتیں موجود ہیں، انہی بشارتوں کی بناء پر اس دور کے علماء، رہبانین، موحدین اور کہان بڑی شدت کے ساتھ آپ ﷺ کی آمد کے منتظر تھے، اسی پس منظر میں انہوں نے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف بذریعہ اشعار کی جن میں حضور ﷺ کے زمانے تک زندہ رہنے اور آپ ﷺ کا دیدار کرنے کی شدید خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔

بعثت مبارکہ سے قبل اولین اشعار یمن و حضر موت کے بادشاہ ابا کرب (تبع ثانی) کے ملتے ہیں،

تبع نے شہنشاہِ دو جہاں ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بعثتِ مبارکہ سے ایک ہزار سال قبل ایک خط لکھا جس کے الفاظ بذاتِ خود علم و ادب کا بیش بہا خزانہ ہیں، خط کا لفظ لفظ آقائے دو جہاں ﷺ کے عشق سے معمور ہے۔ اسی تبع نے حضور ﷺ کی شان میں کچھ اشعار لکھے جن کو امام یوسف الصالحی نے سبل الہدیٰ میں نقل فرمایا وہ لکھتا ہے۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ أَنَّهُ

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ بَارِئُ النَّسَمِ

”میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ احمد ﷺ اس اللہ کے رسول ہیں جو تمام روحوں کو پیدا کرنے والا ہے“

وَلَوْ مَدَّ عُمَرُ إِلَى عُمَرِهِ

لَكُنْتُ وَزِيرًا لَهُ، وَابْنُ عَمِّ

”اگر میری زندگی نے وفا کی اور میں نے حضور ﷺ کا زمانہ پالیا تو میں حضور ﷺ کا وزیر بنوں گا

اور چچا زاد بھائی کی طرح ہر موقع پر امداد کروں گا“

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَهُ

وَفَرَجْتُ عَنْ صَدْرِهِ كُلَّ هَمِّ

”میں تلوار کے ساتھ آپ ﷺ کے دشمنوں سے جہاد کروں گا اور حضور ﷺ کے سینہ میں جو

فکر و اندیشہ ہوگا اس کو دور کروں گا“

آقا ﷺ کی پیدائش مبارکہ کے بعد آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب آپ ﷺ کو لے کر بیت

اللہ شریف میں چلے گئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ابنِ واقد کے بیان کے مطابق آپ نے فی البدیہہ یہ اشعار

پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْطَانِي

هَذَا الْغُلَامَ الطَّيِّبَ الْأَرْدَانَ

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے پاک آستنیوں والا یہ بچہ عطا فرمایا“

قَدْ سَادَ فِي الْمَهْدِ عَلَى الْغُلَمَانِ  
أَعْيُذُهُ بِأَلْبَيْتِ ذِي الْأَرْكَانِ

”یہ اپنے پنگھوڑے میں سارے بچوں کا سردار ہے میں اسے بیت اللہ شریف کی پناہ میں دیتا ہوں“

حَتَّىٰ آرَاهُ بِبَالِغِ الْبُنْيَانِ  
أَعْيُذُهُ مِنْ شَرِّ ذِي الشُّنَانِ  
مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعِيَانِ

”یہاں تک کہ میں اس کو طاقتور اور توانا دیکھوں میں اس کو ہر دشمن اور ہر حاسد، آنکھوں کے گھمانے

والے کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں“

حضور ﷺ کی قبیلہ بنو سعد میں تشریف آوری سے جہاں گھر گھر خوشی کے چراغ روشن ہو گئے وہاں آپ ﷺ کی رضاعی بہن شیماء کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، کبھی کھلاتی، کبھی پلاتی اور کبھی لوریاں دے کر جی بہلاتی، پیار و الفت بھری وہ لوریاں بھی نعت ہی کی شکل ہیں“

يَا رَبَّنَا بَقِ لَنَا مُحَمَّدًا  
حَتَّىٰ آرَاهُ يَافِعًا وَأَمْرَدًا

”اے میرے رب! میرے بھائی محمد ﷺ کو ہمارے لئے سلامت رکھ یہاں تک کہ میں آپ

ﷺ کو جواں گھر و دیکھوں“

ثُمَّ آرَاهُ سَيِّدًا مُسْوَدًّا  
وَأَكْبَتْ أَعَادِيهِ مَعًا وَالْحُسَّادَا

”یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کو اپنی قوم کا سردار دیکھوں جس کی سب اطاعت کر رہے ہوں،

اے میرے رب! اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل و رسوا کر“

ابو نعیم نے دلائل النبوة میں اسماء بنت رھم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ

میری ماں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت حاضر تھی، آپ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھ

کر یہ اشعار پڑھے۔

فَأَنْتَ مَبْعُوثٌ إِلَى الْأَنَامِ

تُبْعَتْ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ

”آپ ﷺ تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے جائیں گے، حل اور حرام سب جگہ آپ نبی ہوں گے“

تُبْعَتْ فِي التَّحْقِيقِ وَالْإِسْلَامِ

دِينِ أَبِيكَ الْبَرِّ إِبْرَاهِيمَ

”آپ ﷺ کو اپنے باپ ابراہیم کے سچے دین اسلام پر مبعوث کیا جائے گا“

فَاللَّهُ أَنهَابُكَ عَنِ الْأَصْنَامِ

وَالْأَتْوَالِيَهُامَعَ الْأَقْوَامِ

”میں آپ ﷺ کو بتوں سے خدا کا واسطہ دے کر روکتی ہوں کہ آپ ﷺ دوسری قوموں کے

ساتھ مل کر ان کی دوستی نہ کریں“

اعلانِ نبوت سے قبل تعمیر کعبہ کے دوران جب ہجر اسود کی تنصیب کے موقع پر اختلاف ہوا تو

نبی اکرم ﷺ منصف قرار پائے، آپ ﷺ نے اس جھگڑے کا جو تاریخی فیصلہ فرمایا اس نے سب کے دل

موہ لئے۔ اس وقت کے قادر الکلام شاعر ہبیرہ بن وہب الحزومی نے اپنے قصیدہ میں آپ ﷺ کے متعلق

اس وقت کے لوگوں کے جذبات اور اپنی عقیدت و محبت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

فَفَا جَانَا هَذَا الْأَمِينُ مُحَمَّدٌ

فَقُلْنَا رَضِينَا بِالْأَمِينِ مُحَمَّدٌ

”پس اچانک یہ امین جس کا نام نامی محمد ﷺ ہے آتا ہوا نظر آیا اس کو دیکھ کر ہم نے کہا ہم راضی

ہو گئے اس امین کے ساتھ اس محمد ﷺ کے ساتھ“

بَخَيْرِ قَرِيْشٍ كُلِّهَا أَمْسِ سِيْمَةٌ

وَفِي الْيَوْمِ مَعَ مَا يُحَدِّثُ اللَّهُ فِي غَدِ



”وہ اپنے شامل کریمہ کے طفیل کل بھی اور آج کے دن بھی تمام قریش سے بہترین ہیں اور آئندہ کل

بھی اللہ تعالیٰ اس پر جو مہربانیاں کرنے والا ہے اس کے بارے میں ہم اندازہ نہیں لگا سکتے“

فَجَاءَ بِأَمْرِ لَمْ يَرَى النَّاسُ مِثْلَهُ

أَعْمٌ وَأَرْضَى فِي الْعَوَاقِبِ وَالْبَدءِ

”انہوں نے اس جھگڑے کا ایسا فیصلہ کیا جس کی مثال لوگوں نے آج تک نہیں دیکھی، اس کا فیض

عام تھا جس کی ابتدا اور جس کا نتیجہ دونوں دلوں کو خوش کرنے والے تھے“

وَكُلٌّ رَضِينَا فِعْلَهُ وَصَنِيعَهُ

فَاعْظَمُ بِهِ مِنْ رَأْيِ هَادٍ وَمُهْتَدِي

”ہم سب اس کے اس کارنامے اور اس شاندار عمل پر راضی ہو گئے پس اس ہادی اور مہدی کی

رائے کتنی عظیم الشان تھی“

وَتِلْكَ يَدٌ مِنْهُ عَلَيْنَا عَظِيمَةٌ

يَرُوحُ لَهَا هَذَا الزَّمَانُ وَيَغْتَدِي

”ہم پر آپ کا یہ جلیل القدر احسان ہے جو آج بھی اور کل بھی ہمیشہ باقی رہے گا“

بعثت مبارکہ کے بعد جب کفار نے حضور اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانی شروع کی تو حضرت

ابوطالب نے انہیں ان اذیت رسائیوں سے باز رکھنے کے لئے ایک قصیدہ لکھا جس میں آپ کے شرف

وفضیلت، مرتبہ و عظمت، آپ سے مکمل تعاون، امداد و محافظت کا یقین اور آپ کے لیے اپنے بے پناہ جذبہ

جانثاری کا بیان ہے، اس قصیدہ کے دو اشعار ملاحظہ کریں۔

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِهِ جُهَه

ثَمَالُ الْيَتَامَى وَعِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

”جو ایسے روشن چہرے والا ہے کہ اس کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کی سرپرستی

کرنے والا اور بیواؤں کی پناہ“

يَلُوزُ بِهِ الْهَلَاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

فَهُمْ عِنْدَهُ فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلٍ

”خاندان ہاشم کے مسکین، ہلاک ہونے سے اس کے دامن کرم میں پناہ لیتے ہیں پس وہ لوگ آپ

کے پاس ہر قسم کے انعامات اور احسانات سے مالا مال کر دئے جاتے ہیں“

نبی اکرم ﷺ کے چچا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ دولتِ ایمان سے مشرف ہوئے تو بطور شکر و نعت چند

اشعار کہے۔ آخری دو اشعار میں نبی اکرم ﷺ کی تعریف ملاحظہ فرمائیں۔

رَسَائِلُ جَاءَ أَحْمَدُ مِنْ هُدَاهَا

بِأَيَاتِ مُبَيَّنَةِ الْحُرُوفِ

” (ہمارے پاس اللہ کے) ایسے پیغامات ہیں جو احمد مجتبیٰ ﷺ لے کر آئے ہیں، ایسی آیات کے

ساتھ جن کے حروف روشن ہیں“

وَأَحْمَدُ مُصْطَفَىٰ فِينَا مُطَاعٌ

فَلَا تَغْسُوهُ بِالْقَوْلِ الضَّعِيفِ

”احمد مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں جن کی ہم میں اطاعت کی جاتی ہے۔ کوئی کمزور قول اور عقل و فہم سے گری

ہوئی کوئی بات اُن کا گھراؤ نہیں کرتی“

مکی دور میں حضرت عمرہ بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور

آپ ﷺ کے چچیرے بھائی ابواحمد بن حبش رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی شان میں قصائد لکھے جن میں آپ ﷺ

کے پیغام کی عظمت، اسے قبول کرنے پر خدا تعالیٰ کا شکر، آپ ﷺ کی اطاعت و پیروی کا عزم اور آپ

ﷺ کے شرف و فضیلت کا ذکر نمایاں ہے۔

سفرِ ہجرت میں آپ ﷺ کا گزر قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک مہمان نواز خاتون ام معبد کے خیمہ کی طرف

ہوا اور آپ کچھ دیر کے لیے وہاں رکے، آپ ﷺ کے جانے کے بعد ام معبد نے اپنے خاوند سے جن الفاظ

میں آپ ﷺ کی تعریف کی اور آپ ﷺ کا حلیہ مبارک پیش کیا وہ اگرچہ نثر میں ہے مگر اس قابل ہے کہ

اس پر بڑے بڑے شاعروں اور ادیبوں کے ادب و نثر پارے قربان کیے جاسکتے ہیں۔ عربی ادب کا معمولی ذوق رکھنے والا شخص بھی ان الفاظ سے ٹپکتے شہد کی حلاوت کو باسانی محسوس کر سکتا ہے وہ کہتی ہے۔

رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ حَسَنَ الْخُلُقِ

”میں نے ایک ایسا مرد دیکھا جس کا حسن نمایاں تھا،

”جس کی ساخت بڑی خوبصورت اور چہرہ ملیح تھا“

مَلِيحَ الْوَجْهِ

لَمْ تَعْبُهُ ثَجَلَةً“ وَلَمْ تُزِرْ بِهِ صَعْلَةً“

”نہ بڑھی ہوئی تو ندا سے معیوب بنا رہی تھی اور نہ پتلی گردن

اور چھوٹا سر اس میں نقص پیدا کر رہا تھا“

”بڑا حسین، بہت خوبرو“

قَسِيمٌ وَسِيمٌ

”آنکھیں سیاہ اور بڑی، اور پلکیں لانی“

فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ“ وَفِي أَشْفَارِهِ وَطْفٌ“

”اس کی آواز گونج دار تھی“

وَفِي صَوْتِهِ صَحْلٌ

”سیاہ چشم، سرگیں“

أَحْوَلُ. أَكْحَلُ

”دونوں ابرو باریک اور ملے ہوئے“

أَزْجٌ. أَقْرُنُ

”گردن چمکدار تھی“

وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ“

”ریش مبارک گھنی تھی“

وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ“

”جب وہ خاموش ہوتے تو پروقار ہوتے“

إِذَا صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ

”جب گفتگو فرماتے تو چہرہ پر نور اور بارونق ہوتا“

وَإِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ

”شیریں گفتار“

حُلُوُّ الْمَنْطِقِ

”گفتگو واضح ہوتی نہ بے فائدہ ہوتی اور نہ بیہودہ“

فَصَلٌ“ لَا نَزْرٌ“ وَلَا هَذْرٌ“

”گفتگو موتیوں کی لڑی ہوتی جس سے موتی جھڑ رہے ہوتے“

كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتٌ نَظْمٌ يَتَحَدَّرُنْ

”دور سے دیکھنے پر سب سے زیادہ ارفع اور جمیل نظر آتے“

أَبْهَى النَّاسِ وَأَجْمَلُهُ مِنْ بَعِيدٍ

”اور قریب سے دیکھا جائے تو سب سے زیادہ خوبرو اور

وَأَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ

حسین دکھائی دیتے“

رَبْعَةٌ

”قد درمیانہ تھا“

لَا تَسْنَاهُ عَيْنٌ مِنْ طُولٍ

”نہ اتنا طویل کہ آنکھوں کو برا لگے“

لَا تَقْتَحِمَهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ

”نہ اتنا پست کہ آنکھیں حقیر سمجھنے لگیں“

غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ انْضَرُ الثَّلَاثَةِ

”آپ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ کی مانند تھے جو

مَنْظَرًا وَأَحْسَنَهُمْ قَدْرًا

”سب سے زیادہ سرسبز و شاداب اور قد آور دہو“

(بحوالہ ضیاء النبی، ۳: ۸۸، ۸۹)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی سفر ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا، گرفتاری میں ناکامی اور سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی ملنے پر کچھ نعتیہ اشعار تحریر کیے جن میں اپنی بے بسی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برہانِ صادق ہونے کا اعتراف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے اور دینِ اسلام کے سر بلند ہونے کی بشارت ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے دوران قبیلہ بنی نجار کی معصوم بچیوں کے پڑھے گئے یہ اشعار آج بھی زبان زدِ عام ہیں

نَحْنُ جَوَارُ بَنِي النَّجَارِ

يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٍ مِنْ جَارِ

”ہم بنی نجار کی بیٹیاں ہیں اور محمد کیسے اچھے ہمسائے ہیں“

مدینہ منورہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے موقع پر قبیلہ اوس و خزرج کی معصوم

بچیوں اور عفت شعار دو شیراؤں نے دف بجا بجا کر ان اشعار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ

”ثنیات الوداع (وہ چوٹی جہاں مہمانوں کو الوداع کہا جاتا ہے) سے چودہویں کے چاند نے ہم

پر طلوع فرمایا ہے“

وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

مَا دَعَا لَلَّهِ دَاعِ

”جب تک اللہ تعالیٰ کو پکارنے والا اس کو پکارتا رہے گا ہم پر لازم ہے کہ ہم اس نعمت کا شکر ادا

کرتے رہیں“

أَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا

جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمَطَاعِ

”اے ہمارے پاس نبی بن کر تشریف لانے والے! آپ ﷺ اس طرح تشریف لے آئے

ہیں کہ آپ ﷺ کے ہر حکم کی اطاعت کی جائے گی“

مذکورہ بالا مثالوں کے علاوہ نعت کے اولین دور میں اعشیٰ بن قیس کا نعتیہ قصیدہ بھی ملتا ہے جس میں

وہ اپنی اونٹنی کی کمزوری اور اپنی برہنہ پائی کے باوجود آپ ﷺ تک پہنچنے کی کوشش، آپ ﷺ کے

احسانات کے پھیلنے ہوئے دائرہ شہرت اور آپ ﷺ کے صدقات سے سیراب ہونے کی آرزو کرتا ہے۔

نعت گوئی کا باقاعدہ آغاز ہجرت مدینہ کے بعد اُس وقت ہوا جب دشمنانِ اسلام کی ہجو اور بدزبان

حد سے بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا۔

”جن لوگوں نے اللہ اور رسول ﷺ کی مدد اپنے ہتھیاروں سے کی ہے انہیں کیا چیز مانع ہے کہ وہ

اپنی زبانوں سے ان کی مدد نہ کریں“

دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے صحابہ سے یہ بھی فرمایا کہ

”کفار کی ہجو کرو کیونکہ انہیں اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے“

آقا ﷺ کے حکم پر صحابہ نے لسانی جہاد میں حصہ لیا اور حق ادا کر دیا۔ دربار رسالت کے تیر

شعراء حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور کعب بن مالک انصاریؓ آ

ﷺ کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے، حضرت حسان بن ثابتؓ قریش کے انساب کو اپنی

کا موضوع بنایا کرتے، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ قریش کو کفر کا عار دلاتے اور حضرت کعب بن مالک

ؓ حرب و ضرب سے ڈرایا کرتے، کفار کی ہجو اور میدانِ جنگ سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ نعتِ رسول ﷺ تک

پہنچا۔ نعت گو صحابہ کی تعداد میں صدیق حسن نے 181 نام لیے ہیں جن میں 12 خواتین ہیں جبکہ حافظ عبدال

نے 120 اور شیخ فتح الدین نے 200 کے قریب نام ذکر کیے ہیں۔

در بار رسالت کے شاعروں میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سب سے ممتاز حیثیت کے حامل ہیں اپنی ایک سو بیس سالہ زندگی کے ساٹھ سال زمانہ جاہلیت اور ساٹھ سال غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ شاہانِ منازرہ اور عناسنہ کی مدح کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد آپ نے اپنی شاعری کی تمام تر صلاحیتوں اور قوتوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کے لیے وقف کر دیا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک بیان کرتے یا فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ”بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان رضی اللہ عنہ کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرتے ہیں یا ان کا دفاع کرتے ہیں“ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کے بغیر آج بھی ہر محفل غیر مکمل خیال کی جاتی ہے۔

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنٌ  
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبْرَأً أَمِنْ كُلِّ عَيْبٍ  
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

در بار رسالت کے دوسرے شاعر حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ ہیں، اسلام لانے سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ججو لکھی اسی بناء پر سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا کہ کعب بن زہیر اگر کعبہ کی

دیواروں کے ساتھ بھی چٹ جائے تو اس کو قتل کر دینا کیونکہ وہ میری گستاخی کیا کرتا تھا۔ مگر آپ چھپتے چھپاتے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور معافی ملنے پر شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئے۔ آپ کا شہر آفاق قصیدہ ”بانت سعاد“ ہے جس کا حاصل وہ شعر ہے جس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت کعب بن زہیرؓ کو اپنی چادرِ مبارک عطا فرمادی، فرماتے ہیں۔

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ

مُهَنْدٌ مِّنْ سِوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُورٌ

”رسول اللہ ﷺ بلاشبہ ایک نور ہیں جن سے اجالا اسی طرح آنکھوں کے سامنے پھیل جاتا ہے جس طرح نیام سے جب تلوار نکلتی ہے تو ایک چمک سی آنکھوں کے سامنے پھیل جاتی ہے۔ اور آپ ﷺ ہند کی تنی ہوئی تلوار ہیں“

حضور اکرم ﷺ نے اس شعر میں تصحیح فرماتے ہوئے ”سیوف الہند“ (ہندی لوہے کی تلوار جو ان دنوں میں اچھی سمجھی جاتی تھی) کو ”سیوف اللہ“ (اللہ کی تلوار) سے بدل دیا۔

دربارِ نبوی کے تیسرے شاعر حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ ہیں ان کی شاعری کا نمایاں پہلو منافقوں کی سازشوں کو بے نقاب اور ناکام بنانا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقع پر حضرت رواحہؓ کے شعر سن کر فرمایا ”وایاک مثبت اللہ“ (اللہ تم کو ثابت قدم رکھے) آپ کے خوبصورت اشعار ملاحظہ ہوں۔

رُوحِي الْفِدَاءُ لِمَنْ أَخْلَقَهُ، شَهَدْتُ

بِأَنَّهُ، خَيْرُ مَوْلُودٍ مِّنَ الْبَشَرِ

”میری جان اُن پر فدا جن کے اخلاق گواہی دیتے ہیں کہ وہ تمام انسانوں میں بہترین پیدا ہونے

والے ہیں“

عَمَّتْ فَضَائِلُهُ، كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا

عَمَّ الْبَرِّيَّةُ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

”آپ ﷺ کے فضائل تمام انسانوں پر چھائے ہوئے ہیں جیسے سورج اور چاند کی روشنی کائنات

پر چھائی ہوئی ہے“

لَوْلَمْ يَكُنْ فِيهِ آيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ

كَانَتْ بَدِيهَتْهُ تَغْنِي عَنِ الْخَبْرِ

”اگر آپ ﷺ میں واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو آپ ﷺ کی ظاہری صورت ہمیں آپ کی

نبوت کی خبر دے دیتی“

حضرت سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُو الشُّكَّ عَنَّا

بِمَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَا يَقُولُ

”آپ ﷺ نے وحی اور اپنے کلام کے ذریعے ہمارے شک دور کر دیئے“

وَيَهْدِينَا فَلَا نَخْشَى ضَلَالًا

عَلَيْنَا وَالرَّسُولُ لَنَا دَلِيلٌ

”آپ ﷺ نے ہمیں ہدایت بخشی ہے اب ہمیں اپنے گمراہ ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں، جبکہ رسول

اللہ ﷺ ہمارے رہنما ہیں“

يُخْبِرُنَا بِظَهْرِ الْغَيْبِ عَمَّا

يَكُونُ فَلَا يَخُونُ وَلَا يَحُولُ

”آپ ﷺ بن دیکھے مستقبل میں ہونے والی باتوں کے بارے میں ہمیں بتا دیتے ہیں، پس

آپ خیانت نہیں کرتے اور دھوکہ نہیں دیتے“

فَلَمْ نَرْ مِثْلَهُ فِي النَّاسِ حَيًّا

وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْمَوْتَى عَدِيلٌ

”زندہ لوگوں میں، میں نے آپ ﷺ کی طرح کوئی نہیں دیکھا اور فوت شدگان میں بھی آپ

ﷺ کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے“



حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔

وَأَنَا قَدْ آتَيْنَاهُمْ بِزُحْفٍ

يُحِيطُ بِسُورِ حِصْنِهِمْ صُفُوفًا

”ہم ان کے ہاں لشکر جرار لے کر گئے جو صفیں باندھ کر ان کے قلعے کی دیوار گھیر لیتا ہے“

رَأَيْسُهُمُ النَّبِيُّ وَكَانَ صُلْبًا

نَقِيَّ الْقَلْبِ مُصْطَبِرًا عَزُوفًا

”ان کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ خالص نسب والے ہیں، پاکیزہ دل والے ہیں، صبر کرنے

والے ہیں اور لہو و لعب سے کنارہ کرنے والے ہیں“

رَسِيدًا أَلْمُرَدَّاتُ كُمْ وَعِلْمٍ

وَحِلْمٍ لَمْ يَكُنْ نَزَقًا خَفِيفًا

”ہدایت یافتہ ہیں صاحب حکم اور صاحب علم ہیں۔ آپ جلد باز نہ تھے“

نُطِيعُ نَبِيَّنَا وَنُطِيعُ رَبًّا

هُوَ الرَّحْمَنُ كَانَ بِنَارٍ عَزُوفًا

”ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اور رب کی اطاعت کرتے ہیں وہ رحمن اور ہم پر

شفقت کرنے والا ہے“

ان احباب کے علاوہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ بھی آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں رطب اللسان رہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر غم و اندوہ کے جو

پہاڑ ٹوٹے ان کے پس منظر میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، حضرت کعب رضی اللہ عنہ، جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا، حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا، ابوسفیان بن

حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے مرثیے بھی نعت گوئی کا اہم حصہ ہیں۔

مجموعی طور پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اشعار میں حضور اکرم ﷺ کے فیوض و برکات نورِ ہدایت، حسنِ مقام و مرتبہ، اسلام کی حقانیت، عسکری جذبات، پچھلی زندگی پر اظہارِ ندامت، قبولِ اسلام اور اطاعتِ رسول پر اپنی خوش بختی کا اظہار ملتا ہے۔

دورِ صحابہ کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، فرزدق، الکمیت بن زید الاسدی، دعبیل، الشریف الرضی اور مہیار جبکہ ساتویں صدی ہجری میں امام محمد بن ابی بکر الوتری اور امام یحییٰ الصرصری نے نعت گوئی کی عظیم روایت کو آگے بڑھایا۔

صحابہ کرام کے بعد نعت گوئی میں سب سے قد آور شخصیت امام شرف الدین محمد بن سعید بوسیری کی ہے، انہوں نے جس سوزِ عشق اور دردمت میں ڈوب کر نعتیں لکھی ہیں وہ انہیں کا خاصہ ہے اور جو قبولیت عام ان کی نعتوں کو حاصل ہو اوہ ان کے بعد کسی اور کو نصیب نہ ہو سکا۔

امام بوسیری کی شہرت کی وجہ آپ کا قصیدہ ”الکواکب الدریدہ فی مدح خیر البریہ“ ہے جو ”قصیدہ بردہ“ کے نام سے مشہور ہوا۔ روایت کے مطابق امام بوسیری نے فالج کی حالت میں یہ قصیدہ لکھا اور خواب میں زیارتِ مصطفیٰ ہونے پر آپ ﷺ کو سنایا، حضور ﷺ نے اپنی بردیمانی ان پر ڈال دی جس کی برکت سے انہیں فوراً صحتِ کاملہ نصیب ہوئی، اس وجہ سے یہ قصیدہ ”البردہ“ کے نام سے مشہور ہوا، آج تک قصیدہ بردہ کی جتنی شروحات لکھی جا چکی ہیں شاید ہی کسی شاعری کی لکھی گئی ہوں، اپنے تو اپنے بیگانوں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے

مغربی مفکر نکلسن قصیدہ بردہ کے پر شکوہ اسلوب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے

*THE BORDA MAY BE READ WITH PLEASURE ON*

*ACCOUNT OF ITS SMOOTH AND ELEGANT STYLE.*

آٹھویں صدی ہجری میں شہاب محمود الحکسی، ابن نبانہ مصری، جابر اللاندسی اور ابن حجتہ الحموی، نویں صدی ہجری میں عبدالرحیم البرعی اور عہدِ جدید میں یوسف بن اسمعیل نبہانی اور امیر الشعراء احمد شوقی نعت کی عظیم روایات کے امین قرار پائے۔

فارسی نعتیہ شاعری کے ابتدائی دور میں ردوکی، عنصری، فرخی، منوچہری، انوری، فردوسی، حکیم سنائی

اور ابوسعید ابوالخیر کے نام زیادہ مشہور ہیں، ابوسعید کی رباعی ملاحظہ ہو

خداوند ابگردانی بلارا  
ازیں آفت نگداری تو مارا  
بحق آن دو گیسوئے محمد  
زبوں گردان زبردستانِ مارا

حکیم سنائی فارسی کے پہلے اہم شاعر ہیں، انہوں نے نعت کے پیرایہ میں دینی تعلیمات، پیغامِ رسالت مآب، معارف و حقائق اور عرفان و حکمت کے مسائل کو بیان کیا ہے۔ ان کے بعد خواجہ فرید الدین عطار کا نام قابلِ ذکر ہے، حضرت خواجہ کا کلام صوفیانہ و عارفانہ، زبان سادہ اور انداز دلپذیر ہے، عشق و وارفتگی اور جذب و مستی کے سبب ایک۔ ایک۔ آہ، فضا ان کے سارے کلام پر چھائی ہوئی ہے۔

خواجہ دنیا و دیں گنج وفا  
صدر و بد رہر دو عالم مصطفیٰ  
آفتاب شرع و دریائے یقیں  
نورِ عالم رحمة للعالمین

خواجہ عطار کے بعد علم و ادب کے ستارے اور اقبال کے پیرومرشد مولانا روم کی باری آتی ہے، جنہوں نے قرآنی اسرار و رموز کی شرح اور دنیائے اسلام کی تہذیبی تصویر کشی کرتے ہوئے اپنی بے مثال مثنوی ترتیب دی جس میں ہر طرف حمد و نعت کے پھول اپنی بہار دکھلا رہے ہیں۔

نور احمد باعثِ آفاق شد  
نور احمد شورشِ عشاق شد  
گر نبودے نور احمد در جہاں  
کے شدے پیدا زمین و آسماں

آفاقِ نعت پر جگمگانے والے ایک اور ستارے کا نام شیخ سعدی ہے، سعدی نے نثری و شعری ادب

میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ عالمی ادب اب تک ان کا مرہونِ منت ہے۔ سعدی کے کلام کی شہرت ان کی زندگی میں ہی دور دور تک پھیل چکی تھی۔ سعدی نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں نہایت عمدہ نعتیں لکھی ہیں، عربی میں

بَلَّغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ      كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ  
حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ      صَلَّى وَعَلَيْهِ وَالْآلِ

جبکہ فارسی میں ان کی مشہور نعت ہے!

زبان تا بود در دہاں جائے گیر  
ثنائے محمد بود دلپذیر

حیبِ خدا اشرفِ انبیاء  
کہ عرشِ مجیدش بود متکا

سوارِ جہانگیر یکرانِ براق  
کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

خواجہ نظام الدین اولیاء کے مرید خاص حضرت امیر خسرو کا نام بھی فارسی نعت میں نہایت اہمیت حاصل ہے، آپ کا جادو اثر کلام اکثر سامعین کو بے خود کر دیتا ہے۔ ذرا دیکھیں تو

اے چہرہ زیبائے تورشک بتانِ آذری  
ہر چند و صفت می کنم در حسنِ زان زیباتری  
آفاق ہاگر دیدہ ام مہرِ بتان و زیدہ ام  
بسیار خوبان دیدہ ام لپکن تو چیزے دیگری

مولانا عبدالرحمن جامی کے بغیر یہ تذکرہ مکمل نہیں ہوتا۔ ان کے نعتیہ کلام کی خوبی ان کا وہ عشق اور

شیفتگی ہے جو انہیں حضورِ اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ ہے۔ آپ کے اشعار لقائے رسول کی شدید تڑپ اور خواہش کا اظہار لیے ہوئے ہوتے ہیں اور عقیدت و محبت کا یہ رنگ ہر نعت میں منفرد ہے، اسی عشق و محبت کی وجہ سے حضرت جامی کے اشعار مسجدوں کی دیواروں سے لے کر لوگوں کے دلوں تک میں نقش ہو چکے ہیں، یہ شعر دیکھیے

زمجوری برآمد جانِ عالم

ترحم یانبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمة للعالمینی

زمحروماں چرافارغ نشینی

اسی میدان میں محمد جانِ قدسی بھی ہیں جنہوں نے اپنے کلام میں قدم قدم پر سرورِ کونین کے حضور

درود و سلام اور مدح و نعت کے نذرانے پیش کیے ہیں۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باذفدایت عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدیں بوالعجبی

بارگاہِ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کرنے والوں میں شاہ عبدالعزیز محدث کا نام بھی آتا ہے، فرماتے ہیں۔

یا صاحب الجمال ویا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمكن الثناء کماکان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

فارسی زبان میں بے شمار عاشقانِ مصطفیٰ نے اپنی عقیدتوں، ارادتوں اور محبتوں کا خراج پیش کیا

ہے، ان سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں لیکن برصغیر پاک و ہند کے دو عظیم شعراء کے ذکر کے بغیر یہ تحریر نامکمل ہوگی

اور وہ ہیں غالب اور اقبال۔

مرزا اسد اللہ خاں غالب کی وجہ شہرت اگرچہ ان کی نعت گوئی نہیں لیکن انہوں نے جو نعتیں لکھی ہیں ان سے صرف نظر کرنا کسی عقلِ سلیم رکھنے والے سے ممکن نہیں، ان کی نعت

حق جلوہ گر زطرزبانِ محمد است

آرے کلام حق بہ زبان محمد است

کے اکثر اشعار براہِ راست کسی نہ کسی قرآنی آیت یا حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ ہیں مثلاً نعت کا مذکورہ

بالا مطلع وما ينطق عن الهوى ☆ ان هو الا وحى يوحى کی طرف اشارہ کرتا ہے

مثنوی شانِ نبوت و ولایت کے یہ اشعار مرزا کی نعت نگاری کا عمدہ نمونہ ہیں

منشاء ایجاد ہر عالم یکی است

گرد دصد عالم بود خاتم یکی است

خود ہمی گوئی کہ نورش اول است

از ہمہ عالم ظہورش اول است

.....

اولیت را بود شانی تمام

کی بہر فردی پذیر و انفتام

.....

جوہر گل بر نتابد تشنہ

در محمد رہ نیابد تشنہ

موضوعات اور مضامین نعت کے اعتبار سے علامہ محمد اقبال فارسی کے سب سے منفرد شاعر ہیں،

حضور رسالت مآب سے والہانہ عقیدت اور پیغام نبوت کی صداقت و حقانیت کے یقین نے اقبال کے

اشعار میں جاذبیت اور گہرائی کی ایک موثر کیفیت پیدا کر دی ہے۔

مثنوی اسرار و رموز کے اشعار ملاحظہ فرمائیں!

ای ظہور تو شبابِ زندگی  
جلوہاتِ تعبیرِ خوابِ زندگی

ای زمیں از بارگاہتِ ارجمند  
آسماں از بوسۂ بابتِ بلند

شیشِ جہتِ روشن ز تابِ روئے تو  
ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو

در جہاں شمعِ حیاتِ آموختی  
بندگانِ راخواجگیِ آموختی

علامہ اقبال کا ہر شعر یوں لگتا ہے جیسے یہی پورے دیوان کا حاصل ہے

در دلِ مسلمِ مقامِ مصطفیٰ است  
آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است

.....

بمصطفیٰ برسائِ خویش را کہ دیں ہمہ اوست  
گریہ او نرسیدی تمام بولہبی است

.....

ذره عشقِ نبی از حق طلب  
سوزِ صدیقِ علی از حق طلب

ہر کجا بینی جهانِ رنگِ وبو  
آنکہ از خاکش بروید آرزو

یازنور مصطفیٰ اور! بہا ست

یاہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است

قیامِ پاکستان کے بعد اگرچہ فارسی نعت کا رواج بتدریج کم ہوتا گیا مگر کہیں کہیں فارسی کے اشعار کہنے والے ملتے ہیں جن میں حافظ مظہر الدین مظہر، مولانا ظفر علی خاں، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم اور صاحبزادہ پیر نصیر الدین نصیر کے نام قابل ذکر ہیں۔

جہاں تک اردو میں نعت گوئی کا تعلق ہے مضمون کی طوالت کے پیش نظر اس کے بارے میں ڈاکٹر ریاض مجید کی رائے لکھ کر اس مضمون کا اختتام کرتا ہوں، وہ کہتے ہیں ”اردو نعت کا عصر حاضر دراصل نعت کے روشن مستقبل کا بابِ آغاز ہے۔ عصر حاضر تک آتے آتے اردو نعت کو اصنافِ سخن میں جو مرتبہ و مقام حاصل ہوا ہے وہ اس کے کبھی ختم نہ ہونے والے امکانات کا ثبوت ہے۔ آج اردو نعت کے معیار اور فکرو فنی عظمت اور مضامین و موضوعات کی وسعت دیکھ کر یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ اردو میں نعتِ رسول اکرم ﷺ کا جو اثاثہ موجود ہے وہ دنیا کی کسی اور زبان میں نہیں۔ عربی و فارسی میں بلاشبہ نعت کے اعلیٰ نمونے تخلیق ہوئے، مگر جہاں تک سرمایہ نعت کا تعلق ہے عربی و فارسی کی نعتیہ شاعری کو یکجا بھی کر لیا جائے تو اس کی مقدار اردو نعت کے برابر نہیں ہوتی۔ یہ فخر صرف اردو زبان کو حاصل ہے کہ اس میں چھوٹے بڑے نعتیہ مجموعوں انتخابوں، گلدستوں اور میلاد ناموں کی مقدار ہزاروں تک جا پہنچتی ہے۔“

مَشْتَا



# حمدرتِ جلیل

حمدرتِ جلیل

کون ہے بن کے مہک دل میں اترنے والا  
 کون ہے گھر تہہ انفاس میں کرنے والا  
 کس کی عنایت سے کفار بھی پلٹے ہیں یہاں  
 کون ہے عفو میں ہر حد سے گزرنے والا



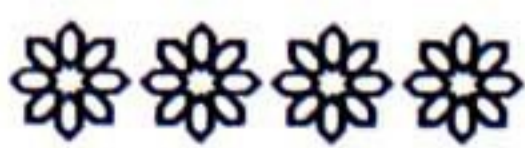
الْحَمْدُ لِرَبِّ هُوَ شَافٍ لِسَقِيمٍ  
وَالشُّكْرُ لِمَنْ أَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ

الْعَالِمُ وَالْوَاحِدُ وَالْبَاقِي أَبَدًا  
وَالْغَافِرُ لِلذَّنْبِ جَدِيدٍ وَقَدِيمٍ

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَالنَّافِعُ حَقُّ  
الرَّازِقِ لِلْعَبْدِ وَإِنْ كَانَ أَثِيمٍ

الْحَاكِمُ وَالنَّافِذُ لِلْحُكْمِ سَرِيعًا  
لَا مَنَاعَ مَا يُوصِلُ مِنْ فَضْلِ كَرِيمٍ

الْعَالِمُ وَالنَّاظِرُ فِي كُلِّ أَوَانٍ  
الْحَافِظُ مِنْ نَارِ سَعِيرٍ وَجَحِيمٍ



ابومدثر

اے ربّ ارتقائے شب و روز و ماہ و سال  
محرومیوں کے عہدِ پریشاں کو دے زوال

کیوں کر کوئی ورق پہ سجائے دھنک کے رنگ  
زخموں سے چور چور ہے رعنائی خیال

فریاد سُن کہ پنجہ آفات میں ہوں میں  
شہِ رگ سے بھی قریب ہے تُو ربّ ذوالجلال

بنجر زمین جسم کی ، مانگے گھٹا کا لمس  
شاداب ساعتوں سے بھرے آرزو کا تھال

آسودگی اگا مری آنکھوں میں بھی کبھی  
آلام و رنج و درد کے طوفان سے نکال

خیمہ تنا ہوا ہے ہواؤں کا شہر میں  
کیسے کوئی چراغ جلائے شبِ وصال

روئیدگی کا حدِ نظر تک نہیں نشاں  
اترے مری زمین پہ بھی شبِ نیمی سی شال

اے لا شریک و قادر و رحمان و بے نیاز  
کیوں تیری ذات ہی سے نہ کرتا رہوں سوال؟



حاجی محمد حنیف نازش

بے نواؤں کی نوا سنتا ہے  
التجاء سب کی خدا سنتا ہے

ہم کہ بندے ہیں دعا کرتے ہیں  
وہ کہ مالک ہے دعا سنتا ہے

دل دھڑکنے کی صدا کیا معنی؟  
پھول کھلنے کی صدا سنتا ہے

اس کے دربار میں اندھیر نہیں  
کہہ کے دیکھو تو ذرا سنتا ہے

کیون کسی غیر کو بتلاؤں میں  
جب کہ وہ حال مرا سنتا ہے

پھول سے جب بھی چمن میں جا کر  
بات کرتی ہے صبا سنتا ہے

اس کے دربار کے سب منگتے ہیں  
مانگے منعم کہ گدا سنتا ہے

سو دفعہ اُس کو سنایا نازش  
سو دفعہ دیکھ لیا سنتا ہے



ریاض حسین چوہدری

پشیمان ہے ازل سے اس لئے لوحِ گماں میری  
نہیں توصیف کے قابل قلم میرا زباں میری

سرگردابِ غم و رجا کی کیفیت میں ہوں  
کبھی ساحل پہ بھی پہنچیں الہی! کشتیاں میری

پسِ زنداں گرفتارِ بلا ہوں ایک مدت سے  
مسلل کرب کی حالت میں ہے عمرِ رواں میری

در و دیوار پر بھی بھوک کے اگنے لگے جنگل  
الہی! ختم ہو جائیں یہ ساری سختیاں میری

غبارِ مفلسی میں ہے مرے آنگن کی رعنائی  
گھٹا برسے کہ تشنہ ہے ابھی تک ارضِ جاں میری

بنامِ مصطفیٰ آسودگی دے میرے بچوں کو  
اگر اشکوں سے بھی لکھی گئی ہے داستاں میری

مجھے برگد کے پیڑوں کی گھنی چھاؤں کا موسم دے  
تمازت کا ہدف ہیں ادھ جلی سی کھیتیاں میری

ہوائے عجز کو حکم سکونت دے مرے مالک!  
انا کی گرد میں لپٹی ہوئی ہیں بستیاں میری

مرے اوہام پر اپنی صداقت منکشف کر دے  
غلط سوچوں کو دیتی ہیں جنم مجبوریاں میری

زباں پر قفل ڈالے ہیں ہوائے جبر نے جب سے  
نگاہوں سے ٹپک پڑتی ہیں اکثر سسکیاں میری

گداز و سوز کی مشعل جلے گی ہر دریچے میں  
ذرا عرش بریں سے لوٹ آنے دو فغاں میری

ریاضِ بے نوا کی التجا ہے بزمِ ہستی میں  
نشانِ راہ بن جائے یہ ہستی بے نشاں میری



صاحبزادہ فیض الامین فاروقی

تو ہے قیوم و قادر قدیر اے خدا  
کوئی تجھ سا نہیں ہے کہیں دوسرا

تیرا کتنا بڑا ہم پہ احسان ہے  
اپنا محبوب مبعوث ہم میں کیا



اپنی صورت پہ آدم کی تخلیق کی  
دیکھتا ہوں بہر سو میں جلوہ ترا

مُلک ہے سب ترا مُلک ہے سب تری  
از سرائے ثریٰ تا بہ فوقِ سما

شاہِ کونین پر ہوں کروڑوں درد  
تیری عظمت سے ہم کو کیا آشنا

لَمْ يَلِدْ' بھی ہے تو لَمْ يُولَدْ' بھی ہے تو  
سب میں موجود تو سب سے لیکن جدا

دیدِ کعبہ سے آنکھوں کو فرحت ملی  
بخشِ ایسی سعادت مجھے بارہا

کچھ نہیں مانگتا تجھ سے فیض الایمن  
عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت مگر کر عطا



## محسن نقوی

میں اُس کے نام سے کرتا ہوں ابتدائے سخن!  
”ضمیرِ گن“ سے اُگاتا ہے جو زمین و زمن

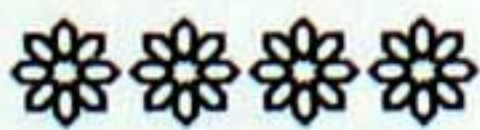
شُعاعِ لَوَحِ نَہی سے تراشتا ہے وجود۔!  
غُبَارِ قَافِ قَلم سے اُجالتا ہے بدن !!

اُسی کے دَسْتِ کرم سے جہاں میں بٹتا ہے  
تمام صبح کا سونا ، تمام رات کا دَھن

اُسی کی بخششِ پہم کے گیت گاتے ہیں  
وہ طائرانِ فلک بخت ہوں کہ زاغ و زغن

اُسی کا ذکر کریں اہلِ دل کہ دُنیا میں  
بڑھے لہو کی روانی ، مٹے دِلوں کی تھکن

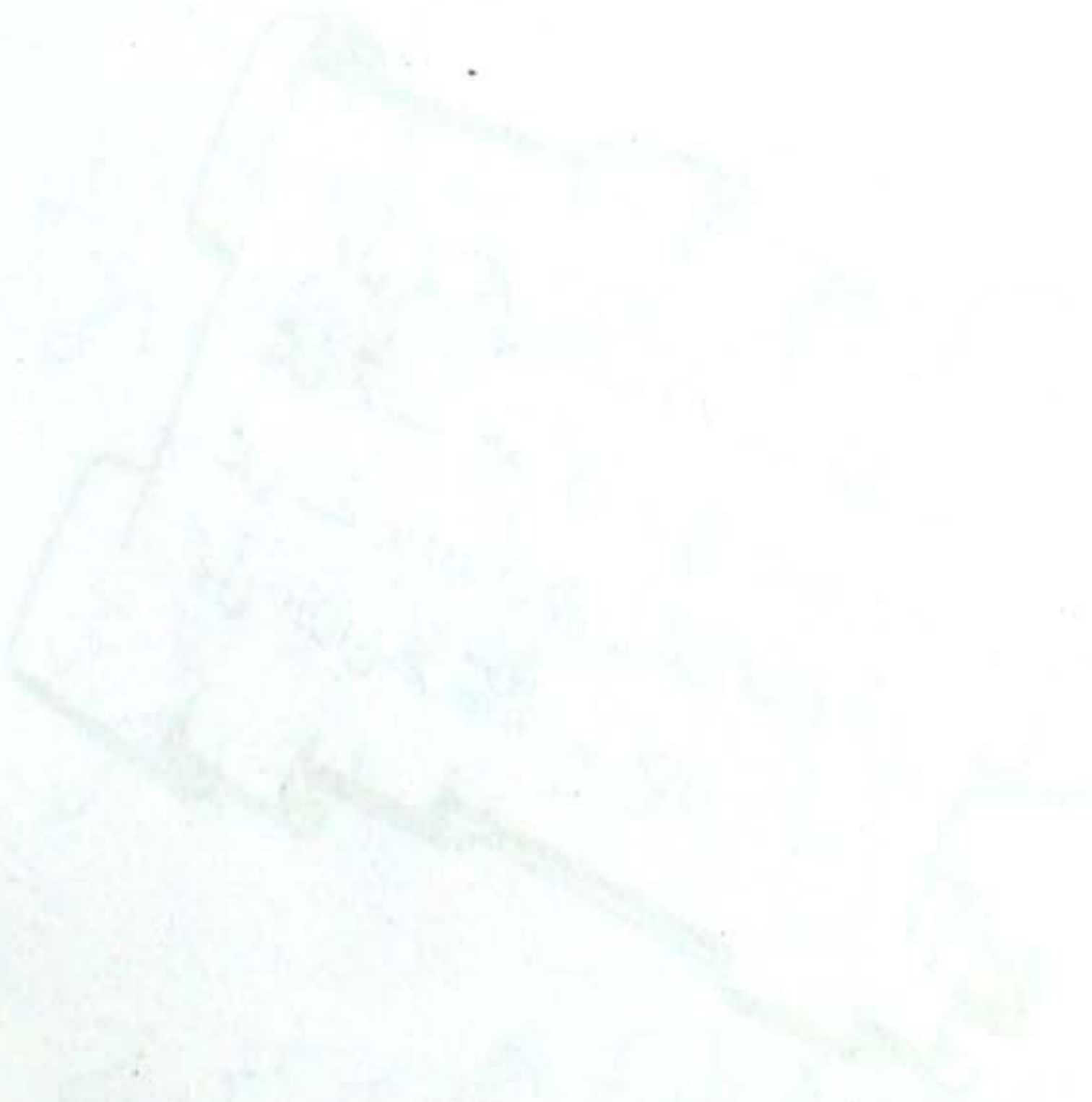
وہ دے گا دِل کو ابھی اور نعمتیں محسن  
بنامِ عکسِ جمالِ رُخِ حُسینؑ و حُسنؑ



# نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعتِ رسولِ مقبول

کوئی لمحہ بھی ترے ذکر سے خالی نہ ہوا  
میں ترے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا  
میں نے ہر دور کی تاریخ میں جہان کا فخری  
کوئی انسان محمد ﷺ سا مثالی نہ ہوا!



## عربی نعتیں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

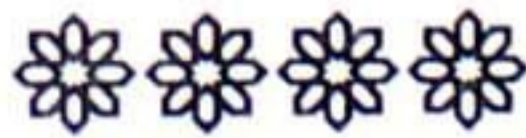
يَا عَيْنُ فَا بُكِي وَلَا تَسْأَمِي  
وَحَقَّ الْبُكَاءُ عَلَي السَّيِّدِ

فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيبِ  
وَزَيْنِ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ

عَلَى خَيْرِ خُنُوفٍ عِنْدَ الْبَلَاءِ  
ءِ أَمْسَى يُغَيَّبُ فِي الْمَلْحَدِ

فَصَلَّى الْمَلِيكَ وَلِيَّ الْعِبَا  
دِوَرَبُّ الْعِبَادِ عَلَي أَحْمَدِ

فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُنَّا  
فَكُنَّا جَمِيعًا مَعَ الْمُهْتَدِي



حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَإِحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي  
وَاجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ  
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَالِدَتِي وَعِرْضِي  
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءَ

مَا إِنْ مَدَحْتَ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي  
وَلَكِنْ مَدَحْتَ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ



حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

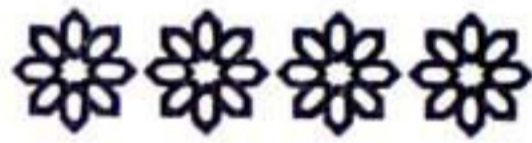
إِنْ نِلْتِ يَا رُوحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ  
بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ

مَنْ وَجَّهَهُ شَمْسُ الضُّحَى مِنْ خَدِّهِ بَدْرُ الدُّجَى  
مَنْ ذَاتَهُ نُورُ الْهُدَى مَنْ كَفَّهُ بَحْرُ الْهَمَمِ

قُرَّانُهُ، بُرْهَانُنَا فَسُخَا لِأَدْيَانٍ مَّضَتْ  
إِذْ جَاءَنَا أَحْكَامُهُ، كُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمُ

أَكْبَادُنَا مَجْرُوحَةٌ "مِنْ سَيْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفَى  
طُوبَى لِأَهْلِ بَلَدٍ فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَشَمُ

يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِينَ  
مَجْبُوسِ أَيْدِ الظَّالِمِينَ فِي الْمَوْكَبِ وَالْمُزْدَحَمِ



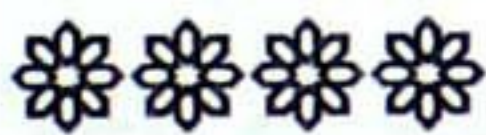
حضرت فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا

مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ  
الْأَيْشَمَّ مُدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

صَبَّتْ عَلَى مَصَائِبُ لَوَّانَهَا  
صَبَّتْ عَلَى الْآيَامِ صِرُنَ لِيَا لِيَا

.....  
وَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَيْبَةٌ  
أَسْفَا عَلَيْهِ كَثِيرَةٌ "الْأَحْزَانِ

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ صِنُوءَ  
صَلَّى عَلَيْكَ مُنَزَّلُ الْقُرْآنِ



## فارسی نعتیں

مرزا اسد اللہ خاں غالب

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمد است  
آرے کلامِ حق بہ زبانِ محمد است

آئینہ دار پر تو مہر است ماہتاب  
شانِ حق آشکار ز شانِ محمد است

تیر قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است  
اما کشادِ آں ز کمانِ محمد است

دانی اگر بہ معنی لولاک واری  
خود ہرچہ از حق است ازانِ محمد است

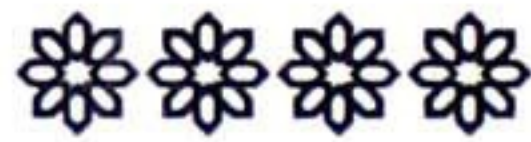


ہر کس قسم بدانچہ عزیز است می خورد  
سوگند کرد گار بجانِ محمد است

واعظِ حدیثِ سایہِ طوبیٰ فرو گزار  
کاینجا سخن ز سروِ روانِ محمد است

ور خود ز نفسِ مہرِ نبوت سخن رود  
آں نیز نامور ز نشانِ محمد است

غالبِ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم  
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است



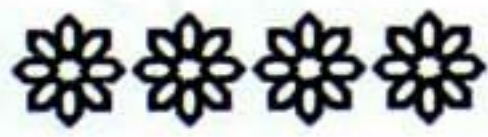
حضرت امیر خسرو

نمی دانم چه منزل بود شب جائے کہ من بودم  
بہ ہر سو رقصِ بسکل بود شب جائے کہ من بودم

پری پیکر نگارِ سروِ قدے لالہ رخسارے  
سراپا آفتِ دل بود شب جائے کہ من بودم

رقیباں گوش بر آواز، اُو در ناز و من ترساں  
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم

خدا خود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو  
محمد شمعِ محفل بود شب جائے کہ من بودم



حضرت شیخ سعدی شیرازی

زباں تا بود در دھاں جائے گیر  
ثنائے محمد ﷺ بود دلپذیر

حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء  
کہ عرشِ مجیدش بود متکا

سوارِ جہانگیرِ یکراں براق  
کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق



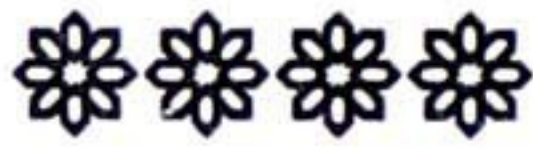
مولانا عبدالرحمن جامی

نسیم! جانبِ بطحا گزر کن  
ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن

توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ  
 زروئے لطف سوئے من نظر کن

بہ بر این جانِ مشتاقم بہ آنجا  
 فدائے روضہ خیر البشر ﷺ کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش  
 خدایا! این کرم بارِ دگر کن



خواجہ قمرالدین سیالوی

آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گذشتند  
 بر فصلِ تو اے ختم رسل دادہ گواہی

در خُلق و در خُلق توئی نیرِ اعظم  
 لاندک اوصافک لم ندر کماہی

یا احسن یا اجمل یا اکمل اکرم  
 واللہ باخلاقک فی الملائیہا

ز آقا پریدی و ز افلاک گذشتی  
درجاتک فی السدرہ غیر الممتناہی

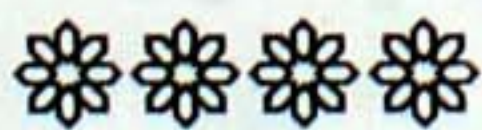
بل کیست حقیقت کہ عروج تو ز سدرہ  
والذکر لفی حید من جملہ مناہی

تو باعث تکوین معاشی و معاوی  
اے عبدالہ ہست مسلم بتو شاہی

عالم بہو اداریت از ہوش برفتہ  
آہو شدہ در یم و بصرہ شدہ ماہی

امید بکرمتم کہ مکارم شیم تست  
من کیستم و چیت معاصی و تباہی

آئس نیم از فضل تو اے روح خداوند  
نظرے کہ رباید ز قمر رنج و سیاہی



## اردو نعتیں

آفتاب احمد نقوی

تو اوج رسالت ہے شہِ خیر امم صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
تو وہ ہے کہ زیبا جسے ہر جاہ و حشم ہے

خالق نے بنایا تجھے ہر چیز کا مولد  
کونین کی ہر شے تری ممنونِ کرم ہے

ادراک میں کس طرح سمائے تری عظمت  
ہر رفعتِ افلاک تیرا نقشِ قدم ہے

گوئجے ہے زمانے میں ترا اسمِ گرامی  
قائم ہے تو اس نام سے کچھ اپنا بھرم ہے

آنے سے ترے دور ہوئے ظلم کے سائے  
تو عدل کا ، انصاف کا لہراتا علم ہے

خالق نے سکھایا مجھے مدحت کا سلیقہ  
محبوبِ دو عالم ﷺ کی عطا میرا قلم ہے

زندہ ہے جو اس عہدِ پر آشوب میں نقوی  
یہ تیری دعا تیری نظر تیرا کرم ہے



احسان کا کوروی

یہ عرض آپ ﷺ سے ہے اور بڑے ادب سے ہے  
حضور ﷺ مجھ کو بھی آنے کا شوق کب سے ہے

حضور آپ ﷺ تو واقف ہیں اس حقیقت سے  
یہ اضطراب مرے دل میں کس سبب سے ہے

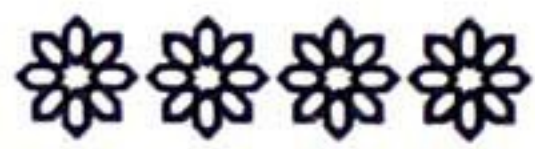
لگا سکے گا مری کون عظمتوں کا سراغ  
کہ دھڑکنوں کا تعلق شہِ عرب ﷺ سے ہے

دل و نظر کو نہ میزانِ عقل میں تولو  
دل و نظر کا تعلق حبیبِ رب سے ہے

وہ ایک پیاس جو معراجِ تشنگی ٹھہری  
کسی کی آنکھ سے ظاہر کسی کے لب سے ہے

حضور ﷺ اذنِ حضوری ضرور بخشیں گے  
حضور ﷺ اس کا مگر انتظار کب سے ہے

نفسِ نفس میں ہے صدیوں کا اشتیاقِ احساں  
نگاہِ سوئے مدینہ نہ جانے کب سے ہے



ڈاکٹر اجمل نیازی

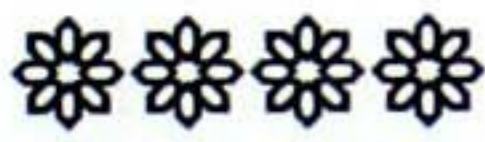
تری نظر خارِ زار شب میں گلابِ تحریر کر چکی ہے  
اجاڑ نیندوں کے خواب میں انقلابِ تحریر کر چکی ہے

کبھی مرے ذہن کے فلک پر سوال چمکے تو میں نے دیکھا  
ترے زمانے کی خاک ان کے جوابِ تحریر کر چکی ہے

وہ حرف جو تیرے دل میں اترے وہ میرے دل میں بھی گونجتے ہیں  
تری محبت مرے لہو میں کتابِ تحریر کر چکی ہے

تری جدائی میں رونے والے ہی میری بستی میں بیچ گئے ہیں  
مری زمیں پر ہوائے دنیا عذابِ تحریر کر چکی ہے

ترے لئے سر کٹانے والوں کا نام ہے یا نہیں ہے اجمل  
لہو کی رشنائی تیرے لاکھوں خطابِ تحریر کر چکی ہے



امام احمد رضا خاں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں  
جس راہ چل دیے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں  
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہسا دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب  
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

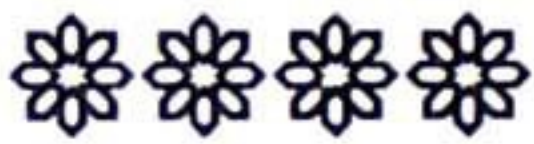
اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا  
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیے ہیں



میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا  
دریا بہا دیے ہیں ، دُربے بہا دیے ہیں

ان کے نثار ، کوئی کیسے ہی رنج میں ہو  
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم  
جس سمت آ گئے ہو سکتے بٹھا دیے ہیں



پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے  
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ  
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے  
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ دن ہے کہ وہ  
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

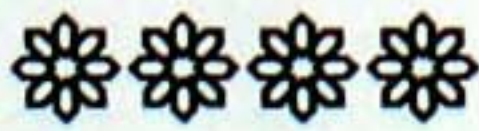
خاک اُفتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے  
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو  
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف  
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم  
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا  
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُنکا سناتے جائیں گے



چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے  
 مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت  
 بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خٹے خدا تجھ کو رکھے  
 غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ  
 مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو  
 کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا  
 ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اٹھ جبہ فرسا ہو ساقی کے در پر  
درِ جود اے میرے مستانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں  
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا  
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی  
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا  
کہاں تم نے دیکھے ہیں چند رانے والے



زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لیے  
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لیے

دہن میں زبان تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے  
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی  
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل  
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک  
زمین و فلک سماک و سمک میں سکھ نشاں تمہارے لیے

یہ فیض دیئے وہ جو د کئے کہ نام لیے زمانہ جیئے  
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحابِ کرم روانہ کیے کہ آبِ نَعْمِ زمانہ چپے  
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیے یہ ستربداں تمہارے لیے

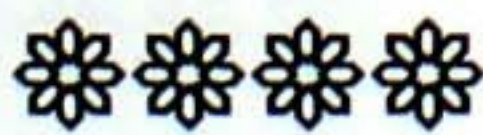
نہ روح امیں نہ عرشِ بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں  
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن  
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لیے

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی  
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا  
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے  
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے



سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ  
 دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا  
 نورِ اوّل کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس  
 ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں  
 شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات  
 ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں  
 سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیا اولیا سے رسل  
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!  
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی  
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

قرون بدلی رسولوں کی ہوتی رہی  
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے  
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے  
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

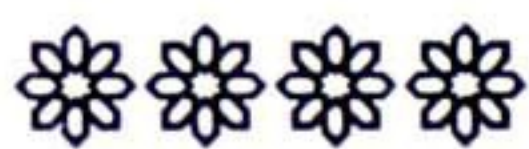


ملک کونین میں انبیاء تاجدار  
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے  
نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد  
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مرثدہ دیجے کہ ہے  
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ



صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا  
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا  
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا  
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا  
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا  
سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا  
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا  
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا  
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا  
ہو مبارک تم کو ذوالنورینؑ جوڑا نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں  
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے  
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا



لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلٍ تَوْنَهُ شَدُّ پيدا جانا  
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

الْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغَى مِنْ بَيْكِسٍ وَ طوفاں ہو شربا  
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

يَا شَمْسُ نَظَرْتُ إِلَيْ لَيْلِي چو بطیہ رسی عرضے بکنی  
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَكَ بَدْرٌ فِي الْوَجْهِ الْأَجْمَلِ خَطٌ هَالِكٌ مَهْ زَلْفِ اِبْرَاهِيمَ  
تورے چندن چندر پروکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

أَنَا فِي عَطَشٍ وَسَخَاكَ أَمَّا اے گیسوئے پاک اے ابر کرم  
برن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

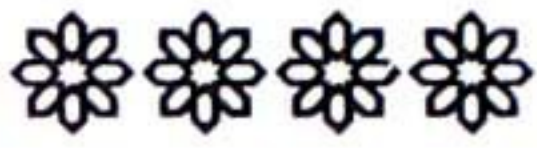
يَا قَافِلَتِي زَيْدِي أَجَلِكِ رَحْمَةً بِرَحْمَتِ تَشْنَةِ لَبِكِ  
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَأَهْلُ السُّوَيْعَاتِ ذَهَبَتْ آلُ عَهْدِ حَضْرٍ بَارِغَهْتِ  
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینہ کا جانا

الْقَلْبُ شَحٍ وَالْهَمُّ شُجُونٌ دَلُّ زَارِ چناں جاں زیر چنوں  
پت اپنی بیت میں کاسے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

الرُّوحُ فِدَاكَ فَرْدٌ حَرَقًا يَكُ شَعْلَهُ دُكْرُ بَرَزِنِ عَشَقَا  
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامہ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا  
ارشادِ اہباءِ ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا



واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا  
”نہیں“ سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم  
یعنی محبوب و محبت میں نہیں میرا تیرا

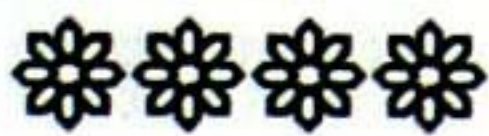
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں!  
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال  
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی  
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں  
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع  
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا



وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں  
یہی پھولِ خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں  
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقرر  
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ ﷺ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں  
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی! ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عذب کے بڑے بڑے  
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب  
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرشِ تخت نشیں ہوئے  
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزرِ دلِ فرش پر ہے تیری نظر  
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا  
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دولِ رضا پڑے اس بلا میں مری بلا  
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں



## حکیم احمد شجاع ساحر

کچھ اور ہی ہیں رونقیں فضائے کائنات پر  
 نیا ہی رنگ و روپ ہے تجلیاتِ ذات پر  
 ہوا ہے کون جلوہ گر یہ منظر حیات پر  
 کہ غالب آ گیا بشر تمام ممکنات پر  
**صلوة والسلام علی نبینا محمد**

تبارک الذی عجب یہ ساعتِ سعید ہے  
 یہ شب، شبِ برأت ہے یہ روز، روزِ عید ہے  
 وہ آ گیا ہے جس کی دید آبروے دید ہے  
 حیات کی نوید ہے نجات کی کلید ہے  
**صلوة والسلام علی نبینا محمد**

پھر ایک بار جوش پر مئے خمِ الت ہے  
 مکیں بھی آج مست ہے مکاں بھی آج مست ہے  
 حریمِ نازِ حُسن میں عجیب بندوبست ہے  
 بشر ہے اس مقام پر کہ جس سے عرشِ پست ہے  
**صلوة والسلام علی نبینا محمد**



خدا کی رحمتوں کا آج اس قدر وفور ہے  
 جدھر نظر اٹھائیے سرور ہی سرور ہے  
 عرب کی سر زمین کا ذرہ ذرہ کوہِ طور ہے  
 فضائے شرق و غرب پر محیط ابرِ نور ہے

**صلوة والسلام علی نبینا محمد**

وہ آگیا جو رونقِ طلسم ہست و بود ہے  
 جو منتہائے کن فکاں جو مقصدِ شہود ہے  
 وہ جس کا عتبہ شرف، مقامِ صد سجود ہے  
 جو مرجعِ سلام ہے جو مہبطِ درود ہے

**صلوة والسلام علی نبینا محمد**



احمد ندیم قاسمی

دُنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ہیں  
 اس تیرگی میں مطلعِ انوار آپ ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل  
 یہ بھی ہے حق کہ صاحبِ کردار آپ ہیں

ہو لاکھ آفتابِ قیامت کی دھوپ تیز  
میرے لئے تو سایہ دیوار آپ ہیں

مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں  
ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپ ہیں

مجھ پر ہے جرمِ غربت و دامنِ دریدگی  
سب لوگ سنگِ زن ہیں تو گلبار آپ ہیں

ہے میرے لفظ لفظ میں گرِ حُسن و دلکشی  
اس کا یہ راز ہے میرا معیار آپ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا  
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ہیں



کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا  
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم  
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دست گیری مری تنہائی میں تو نے ہی تو کی  
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا  
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

میں تجھے عالمِ اشیاء میں بھی پا لیتا ہوں  
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالمِ بالا تیرا

کچھ نہیں سُوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے  
چھلک اٹھتا ہے مری رُوح میں مینا تیرا

میری آنکھوں سے جو ڈھونڈیں تجھے ہر سو دیکھیں  
صرف خلوت میں جو کرتے ہیں نظارا تیرا

ایک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ  
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا



ادیب رائے پوری

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ نہ کرے  
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

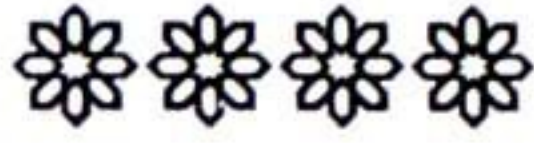
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں  
مرا حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے

مدینے جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر  
خدا ناخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں  
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

نبی کے قدموں میں جس دم غلام کا سر ہو  
قضا سے کہنا کہ اک لمحہ بھی قضا نہ کرے

شعور نعت بھی ہو اور زبان بھی ہو ادیب  
وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے



کوئی گفتگو ہو لب پر ترا نام آ گیا ہے  
تری مدح کرتے کرتے یہ مقام آ گیا ہے

درِ مصطفیٰ ﷺ کا منظر مری چشمِ تر کے اندر  
کبھی صبح آ گیا ہے کبھی شام آ گیا ہے

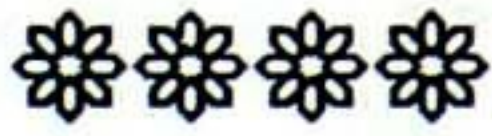
یہ طلب تھی انبیاء کی رُخِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھیں  
یہ نماز کا وسیلہ انہیں کام آ گیا ہے

دو جہاں کی نعمتوں سے ترے در سے جو بھی مانگا  
مرے دامنِ طلب میں وہ تمام آ گیا ہے

جسے پی کے شیخِ سعدی بلغِ العلیٰ پکارے  
مرے دستِ ناتواں میں وہی جام آ گیا ہے

مرا قلب وہ حرا ہے جہاں وحی نعت اُتری  
یہ صحیفہٴ محبت مرے نام آ گیا ہے

وہ ادیب جس نے محشر میں پنا کیا ہے محشر  
وہ کہیں گے آؤ دیکھو یہ غلام آ گیا ہے



مجھے یاد آ رہا ہے در مصطفیٰ ﷺ پہ جانا  
مرے خوابِ آرزو کا وہ حقیقتوں میں آنا

وہ نماز شوق میری وہ سجود والہانہ  
کہ جبیں کے یہ تقاضے مجھے رکھ کے بھول جانا

نہ کسی سے کوئی نسبت نہ تعلقِ زمانہ  
ترا وصف لکھتے رہنا ترے گیت گنگنا

جو طلب تھی مل رہا تھا یہ کرم نہیں تو کیا تھا  
کہ ہر اک کو دے رہے تھے وہ بدستِ غائبانہ

یہ پکار ہو رہی تھی کہ سوال کرنے والو  
کوئی رہ نہ جائے دیکھو جو طلب ہولے کے جانا

جو گنہگار جائے یہ سند وہاں سے لائے  
وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتُ هِيَ كَرَمِ كَا كَچھ ٹھکانہ؟

میں سناؤں کیسے لوگو درِ مصطفیٰ ﷺ کی باتیں  
یہ خدا کرے کہ تم بھی کبھی جا کے دیکھ آنا

جو نہ در پہ ان کے جاتے جو نہ سروہاں جھکاتے  
تو ادیب کیا سناتے یہ کلام عارفانہ



پروفیسر اعجاز رانا

رنگ بدلتی مست رُتوں کا لمحہ لمحہ تیرے نام  
خوشبو سے لبریز ہوا کا ہر اک جھونکا تیرے نام

ہر اک پھول میں جلوہ تیرا رنگ ترا ہی غنچوں میں  
روش روش بوباس تری ہے، گلشن سارا تیرے نام

قریہ قریہ فضل ترا ہے ، نگر نگر الطاف ترا  
عالم عالم کی رحمت کا نام سجیلا تیرے نام

گردوں پہ خورشید کا حلقہ تیرے نام کا حلقہ بگوش  
ماہِ مہیں کی گود کا ہر اک نور ستارا تیرے نام

تیرے حُسن کے دروازے پہ سائل ہے یوسفؑ کا جمال  
ہر اک درد کا درماں تو ، اعجازِ مسیحا تیرے نام

ملکِ سلیمانؑ ، وادی سینا تیرے آئینوں کا عکس  
اے معراج کے تاج! ازل سے طور کا جلوہ تیرے نام

بائے بِسْمِ اللہ سے تا والنَّاس تری تصویریں ہیں  
سیرت ہے قرآن تری ، قرآن سراپا ترے نام

ذکر ترا ہے ارفع و اعلیٰ ، جانِ رَفَعْنَا تو ہی تو ہے  
اوجِ ثَرِيَّا سے بھی اونچا عرش کا پایہ تیرے نام



میرے آقا ﷺ! اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہوگی  
 ہو جائے اعجازِ فدا کا مرنا جینا تیرے نام



محمد اعظم چشتی

ایسا کوئی محبوب ﷺ نہ ہو گا نہ کہیں ہے  
 بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرشِ نشین ہے

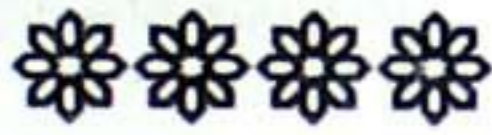
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے  
 اک لفظ ”نہیں“ ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے

تو چاہے تو ہر شب ہو مثالِ شبِ اسری  
 تیرے لئے دو چار قدمِ عرشِ بریں ہے

رکتے ہیں وہیں جا کے قدمِ اہلِ نظر کے  
 اس کوچے سے آگے نہ زماں ہے نہ زمیں ہے

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی  
 اس در کا تو دربان بھی جبریلِ امیں ہے

دلِ گریہ گناں اور نظرِ سوئے مدینہ  
اعظم ترا اندازِ طلب کتنا حسین ہے



خود کو دیکھا تو ترا جود و کرم یاد آیا  
تجھ کو دیکھا تو مصوّر کا قلم یاد آیا

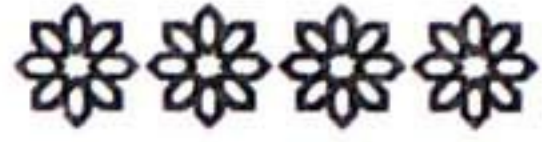
صبح پھوٹی تو ترے رُخ کی ضیاء یاد آئی  
چاند نکلا تو ترا نقشِ قدم یاد آیا

کعبہ دیکھا تو تری بُت شکنی یاد آئی  
خُلد دیکھی تو ترا صحنِ حرم یاد آیا

ہم نے اعداء کے مظالم کا گلہ چھوڑ دیا  
ذات پر تیری جو اپنوں کا ستم یاد آیا

دیکھ کر جھوٹے خداؤں کی سخا کا دستور  
مجھ کو سرکار کا اندازِ کرم یاد آیا

روشنی تیر گئی حدِ نظر تک اعظم  
جب بھی وہ ماہِ عرب مہرِ عجم یاد آیا



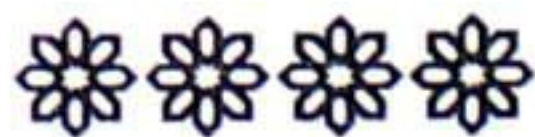
مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے  
بن کے سرکارِ علیؑ کا مہمان مدینے میں رہے

دُور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حضوری کے مزے  
میں یہاں اور مری جان مدینے میں رہے

اللہ اللہ سرفرازی صحرائے حجاز  
ساری مخلوق کا سلطان مدینے میں رہے

ان کی اُلفتِ غم کونین بھلا دیتی ہے  
جتنے دن آپِ علیؑ کا مہمان مدینے میں رہے

چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اشم  
آ رہا ہوں مرا سامان مدینے میں رہے



## افضالِ شاہد

تخلیقِ کائنات محمد ﷺ کے نام پر  
 اتنی نوازشات محمد ﷺ کے نام پر

بے نام راستوں کی مسافت میں گم تھا میں  
 میری بنی ہے بات محمد ﷺ کے نام پر

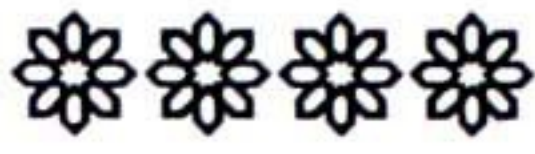
پھرتے تھے اپنے لاشہ جاں کو اٹھا کے لوگ  
 بٹنے لگی حیات محمد ﷺ کے نام پر

کوثر کا جامِ خلد کی مہکی ہوئی فضا  
 یہ سارے التفات محمد ﷺ کے نام پر

قلب و نظر پہ نور کی برسات ہو گئی  
 لکھی ہے جب بھی نعت محمد ﷺ کے نام پر

اٹھتا ہے آفتاب بھی لے کر انہی کا نام  
 ہوتی ہے روزِ رات محمد ﷺ کے نام پر

شاید بروزِ حشر یہ مجھ کو یقین ہے  
 ہو گی مری نجات محمد ﷺ کے نام پر



علامہ محمد اقبال

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب  
 گنبدِ آگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ  
 ذرہٴ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم ، تیرے جلال کی نمود  
 فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق ترا گر نہ ہو میری نماز کا امام  
 میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے  
 عقلِ غیب جستجو عشقِ حضور و اضطراب

”فرصت کشمکش مدہ این دل بے قرار را“  
یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را



اقبالِ عظیم

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی ، میرے آقا نے عزت بچالی  
فردِ عصیاں میری مجھ سے لے کر ، کالی کملی میں اپنی چھپالی

وہ علیہ السلام عطا پر عطا کرنے والے اور ہم بھی نہیں ٹلنے والے  
جیسی ڈیوڑھی ہے ویسے بھکاری ، جیسا داتا ہے ویسے سواہی

میں گدا ہوں مگر کس کے در کا وہ جو سلطانِ کون و مکاں ہیں  
یہ غلامی بڑی مستند ہے ، میرے سر پر ہے تاجِ بلائی

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں ، زندگی جیسے بچھ سی گئی ہے  
گھر کے اندر فضا سونی سونی ، گھر کے باہر سماں خالی خالی

میری عمرِ رواں بس ٹھہر جا ، اب سفر کی ضرورت نہیں ہے  
اُن کے قدموں میں تیری جبیں ہے اور ہاتھوں میں روضے کی جالی

میں فقط نام لیوا ہوں اُن ﷺ کا، ان کی توصیف میں کیا کروں گا  
میں نہ اقبالِ خسرو نہ سعدیؒ میں نہ قدسیؒ نہ جامیؒ نہ حالیؒ



مدینے کا سفر ہے اور میں نمذیدہ نمذیدہ  
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ  
نظرِ شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

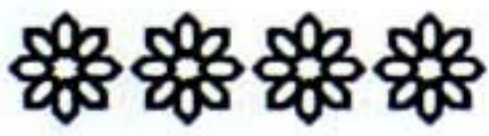
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ  
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارہ  
نظرِ اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں  
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے  
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر  
فراق طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ



میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں اپنے آقا ﷺ کو میں نذر کیا دوں  
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں

آنے والی ہے ان کی سواری پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں  
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے اپنی پلکوں سے شمعیں جلا دوں

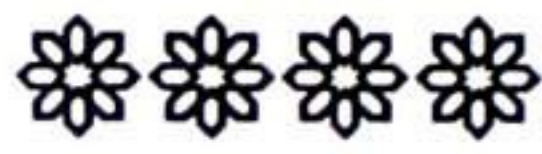
میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے  
اپنی آنکھوں کی چاندی بہا دوں اپنے ماتھے کا سونا لٹا دوں

بے نگاہی پہ میری نہ جائیں دیدہ ور میرے نزدیک آئیں  
میں یہیں سے مدینہ دکھا دوں دیکھنے کا سلیقہ سکھا دوں



روضہ پاک پیش نظر ہے سامنے میرے آقا ﷺ کا در ہے  
مجھ کو کیا کچھ نظر آ رہا ہے تم کو لفظوں میں کیسے بتا دوں

میری بخشش کا ساماں یہی ہے اور دل کا بھی ادماں یہی ہے  
ایک دن ان کی خدمت میں جا کر ان کی نعتیں انہی کو سنا دوں



اکبر وارثی

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے  
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے

ہمیں دامِ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے  
وہ نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کہ جو سوئے عرشِ علی گئے

یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقام چون و چرا نہیں  
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تری بکریاں جو چرا گئے

کہیں حُسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں  
کہیں نور بن کے رسول میں ، وہ جمال اپنا دکھا گئے

ہو درود تم پہ ہزار بار مرے رہنما مرے ناخدا  
 مرا پار بیڑا لگا گئے ، مری ڈوبی کشتی ترا گئے

تری جھوٹی کھوٹی بچی کھچی ، جو ملی تو اکبر وارثی  
 وہ بھرے نشے کی ترنگ میں کہ کہیں کہیں کی سنا گئے



دو عالم ہیں نور علی نور کیوں ، کیسی رونق فزا آج کی رات ہے  
 یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی ، عید کا دن ہوا آج کی رات ہے

وہ حبیب خدا ، سید المرسلین ، خاتم الانبیاء ، شاہ دنیا و دیں صلی اللہ علیہ وسلم!  
 بزم کونین میں ہوں گے مسند نشین ، جشن معراج کا آج کی رات ہے

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی ، سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری چلی  
 یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ، ابرِ رحمت اٹھا آج کی رات ہے

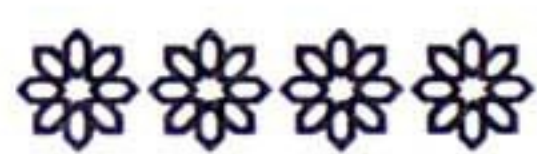
جذبِ حُسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے ، دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے  
 سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے ، شاہِ دولہا بنا آج کی رات ہے

کون جاتا ہے؟ سلطانِ دنیا و دیں، کس طرف؟ عرش پر ذاتِ حق کے قریں  
لینے آئے ہیں یہ کون؟ روحِ الامیں، کب ہے وصلِ خدا؟ آج کی رات ہے

عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے، جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے  
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے، کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے

آمد آمد کی جنت میں دھو میں مچیں، حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں  
بلبلیں پھول کی ڈالیاں لے چلیں، ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے

نزع میں، قبر میں حشر میں اے خدا، سختی و تنگی و پُرسشِ جرم کا  
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا، فضل کرنا، دعا آج کی رات ہے



محمد الیاس عطار قادری

بلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بر علیہ السلام مدینے میں  
میں پھر روتا ہوا آؤں تیرے در پر مدینے میں

میں پہنچوں کوئے جاناں میں گریباں چاک سینہ چاک  
گرا دے کاش مجھ کو شوق تڑپا کر مدینے میں

سلامِ شوق کہنا حاجیو! میرا بھی رو رو کر  
تمہیں آئے نظر جب روضہ انور مدینے میں

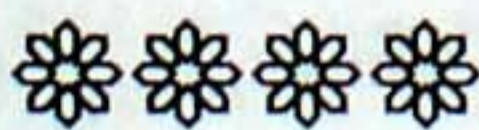
مدینے جانے والو جاؤ ، جاؤ فی امان اللہ  
کبھی تو اپنا بھی لگ جائے گا بستر مدینے میں

پیامِ شوق لیتے جاؤ میرا قافلے والو  
سنانا داستانِ غم مری رو کر مدینے میں

مدینہ میرا سینہ ہو مرا سینہ مدینہ ہو  
مدینہ دل کے اندر ہو دلِ مضطر مدینے میں

نہ دولت دے نہ ثروت دے مجھے بس یہ سعادت دے  
ترے قدموں میں مرجاؤں میں رو رو کر مدینے میں

مدینہ اس لیے عطار جان و دل سے ہے پیارا  
کہ رہتے ہیں مرے آقا مرے دلبر مدینے میں



مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے  
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے

تری جبکہ دید ہو گی جیھی میری عید ہو گی  
مرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے

ترے در سے شاہا بہتر ترے آستاں سے بڑھ کر  
ہے بھلا کوئی ٹھکانہ مدنی مدینے والے

تو ہی انبیاء کا سرور تو ہی دوجہاں کا یاور  
تو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے

تو ہے بیکسوں کا یاور اے مرے غریب پرور  
ہے سخی تیرا گھرانہ مدنی مدینے والے

تو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور  
ترا ہاشمی گھرانہ مدنی مدینے والے

تری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت  
تو شہنشاہِ زمانہ مدنی مدینے والے

ترا خلق سب سے اعلیٰ ترا حسن سب سے پیارا  
فدا تجھ پہ سب زمانہ مدنی مدینے والے

بہ عطائے ربِّ دائم تو ہی رِزق کا ہے قاسم  
ہے ترا سب آب و دانہ مدنی مدینے والے

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی  
ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا  
کبھی ہاتھ کا سرہانہ مدنی مدینے والے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں  
ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں  
 انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

ترے غم میں کاش عطار رہے ہر گھڑی گرفتار  
 غمِ مال سے بچانا مدنی مدینے والے



امجد اسلام امجد

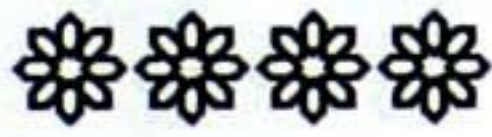
میرے احساس کے دریا میں روانی تجھ سے  
 اے گلِ جاں، مرے ہونے کی نشانی تجھ سے

موسمِ گل بھی ترا، فصلِ خزاں بھی تیری  
 میری آواز کے صحراؤں میں پانی تجھ سے

تجھ سے ہی میری تمناؤں نے وسعت پائی!  
 آنکھ کے رنگ، سماعت کے معانی تجھ سے

تجھ سے آنکھوں نے لیا رنگ پرکھنے کا ہنر  
 لفظ کی جادوگری نطق نے جانی تجھ سے

تو جو چاہے تو سمندر کو کنارہ کر دے  
خاک کے تخت میں پیدا ہو گرانی تجھ سے



### انور فرخ آبادی

مستوں کی ہشیاری دیکھو، مستی سے کیا کام لیا  
منہ پھیر کے ساری دنیا سے سرکار ﷺ کا دامن تھام لیا

مستوں نے جب ان کے ہاتھوں سے کوثر کا چھلکتا جام لیا  
زاہد کو پسینہ آنے لگا، واعظ نے کلیجہ تھام لیا

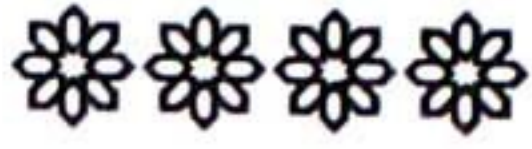
کچھ ایسی عقیدت ہے ان ﷺ سے کچھ ایسا بھروسہ ہے ان پر  
راحت میں بھی ان ﷺ کو یاد کیا، مشکل میں بھی ان کا نام لیا

سلطان مدینہ کے آگے لب کھولنا کچھ آسان نہ تھا  
یہ اچھا کیا دیوانوں نے اشکوں سے زباں کا کام لیا

اے صلِّ علیٰ سبحان اللہ، اس لطف و کرم کا کیا کہنا  
آفت میں جب ان ﷺ کو یاد کیا، گرتوں کو نبی ﷺ نے تھام لیا



اللہ کی رحمت سے اس کی اک آن میں مشکل دور ہوئی  
جس نے بھی مصیبت میں انور محبوب ﷺ خدا کا نام لیا



### انور مسعود

فقط حصولِ سعادت کا اک بہانہ ہوا کسی سے نعتِ پیمبر کا حق ادا نہ ہوا  
کوئی بھی اُس کی تجلی سے آشنا نہ ہوا نظر کو تنگی داماں سے کب گلا نہ ہوا  
وہ ظلمتوں کے سمندر کو پیرتا ہی گیا  
وہ روشنی کا کنول تھا کہ تیرتا ہی گیا

یہ مدعائے مشیت تھا اُس کی بعثت سے کہ آدمی کا تعارف ہو اپنی عظمت سے  
کتابِ زیتِ معطر ہے اس کی سیرت سے سبق ملا یہ زمانے کو اس کی ہجرت سے  
عزیز تر ہے وطن سے بھی گوہر مقصود

”بہ رُوحِ اعظم و پاكش دُرودِ نا محدود“

اسی کی ذات میں اک شکل نور نے پائی اسی کے در سے فضیلت ظہور نے پائی  
مُراد اپنی وہیں سے شعور نے پائی متاعِ دردِ دلِ ناصبور نے پائی  
اُسی نے عقل کے سینے کا انشراح کیا

اُسی نے بابِ تمدُن کا افتتاح کیا

عطا ہوئے جو مروّت کے اُس کو پیرائے زبانِ حق سے وہ خُلقِ عظیم کہلائے  
حریفِ راہ میں کانٹے بکھیرنے آئے اور اُس نے اُن پہ دُعاؤں کے پھول برسائے  
اُسے جو لوگ ستاتے ہوئے نہ ڈرتے تھے  
امانتیں بھی اسی کے سپرد کرتے تھے

کس اعتماد سے اُس نے کہا تھا اے لوگو چچا کو میری حمایت سے روکنے والو  
اس امرِ خاص میں میرا بھی فیصلہ سن لو ہتھیلیوں پہ مری مہر و ماہ بھی رکھ دو  
میں اپنے عزم کا پرچم جھکا نہیں سکتا  
میں قولِ حق سے کبھی باز آ نہیں سکتا

پہنچ گئی وہ کشاکش جو آخری حد کو چنا قریش نے ثالث جناب احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سلام کرتا ہے دلِ دانشِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ردائے پاک پہ رکھا جو سنگِ اسود کو  
تڑپ کے رہ گئے ناوک وہیں کمانوں میں  
کھچی ہوئی تھیں جو تیغیں گئیں میانوں میں

وہ چاہتا تھا رہ و رسمِ زندگی بدلے بگڑ گیا تھا جو اندازِ بندگی بدلے  
بھٹک رہا تھا جو اُسلوبِ آگہی بدلے اُسے یہ دُھن تھی کہ اندر سے آدمی بدلے  
وہ دورِ حضرتِ گردوں رکاب کیا کہنے  
وہ انقلابِ سعادت مآب کیا کہنے



ہے مثبت تری صلی اللہ علیہ وسلم ذات سے تاریخِ بشر میں  
وہ عزم کہ تھکتا نہیں طائف کے سفر میں

تو نورِ ازل تابِ سرِ مطلعِ تخلیق  
فیضانِ ضیا تجھ سے ہے دامنِ سحر میں

خورشید کے کاسہ میں ترا صدقہ انوار  
خیرات ترے حسن کی کَشکولِ قمر میں

اے سارے جہانوں کے لئے مژدہ رحمت  
احوال زمانوں کے سبھی تیری نظر میں

در پیش ہے بے سمت مسافت کی اذیت  
اس دور کا انسان ہے دانش کے بھنور میں

اشکوں کو زمیں پر بھی میں گرنے نہیں دیتا  
سرمایہ تری یاد کا ہے دیدہ تر میں

انور مرے دیوان میں ہے نعتِ پیمبر ﷺ  
کیا توشہ عقبیٰ ہے مرے رخت سفر میں



اوصافِ شیخ

روشن ہیں دو جہان میں بدرالدجی کے ہاتھ  
پھیلے ہیں کائنات پہ خیرالوریٰ کے ہاتھ

فاراں کی وادیوں میں جہاں بھر کی ہے شفا  
اک منبعِ شفا ہیں مرے مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ

میری سبھی امیدوں کا محور تو آپ ﷺ ہیں  
ہاتھوں میں آپ کے یا نبی ﷺ ہیں خدا کے ہاتھ

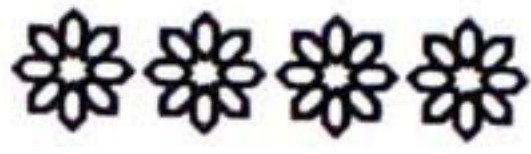
میرا شمار ان کے غلاموں میں ہو گیا  
دیکھے تو مجھ کو نارِ جہنم لگا کے ہاتھ

امت کی دو جہان میں بخشش کے واسطے  
اٹھے رہے ہمیشہ شہِ دوسری کے ہاتھ

مدحت اگر نہ لکھ سکیں میرے حضور ﷺ کی  
جی چاہتا ہے پھینک دوں ایسے کٹا کے ہاتھ

اس مختصر حیات میں میری طلب رہی  
مانگوں درِ رسول ﷺ میں بھی اٹھا کے ہاتھ

اوصاف کی بھی نعت کو آقا کریں قبول  
ہر روز بھیجتا ہوں صدائیں صبا کے ہاتھ



ایوب ندیم

میں ترے عہد میں ہوتا تو یہ صورت ہوتی  
دیکھتے رہنا تجھے صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت ہوتی

اپنی پلکوں سے ترے نقشِ قدم چومتا میں  
تیری راہوں میں بسرِ زیست کی مدت ہوتی

جس گھڑی اٹھتی تری نظرِ کرم میری طرف  
حاصلِ زیست مری اک وہی ساعت ہوتی

مقتدی بن کے ترا میں بھی نمازیں پڑھتا  
مجھ کو حاصل تیری تقلید کی عظمت ہوتی

میں بھی شامل ترے لشکر میں یقیناً ہوتا  
تیرے دشمن سے بہت میری عداوت ہوتی

میں ترے عشق میں زخموں سے سجاتا یہ بدن  
میرے چہرے پہ نہ یوں آج ندامت ہوتی

آرزو رکھتا کہ جاں تجھ پہ نچھاور کر دوں  
پھر مجھے موت بھی آتی تو شہادت ہوتی

اپنا سینہ ترے انوار سے روشن کرتا  
زندگی میری بھی خورشید کی صورت ہوتی

میری ہر سانس میں خوشبو تری ہوتی آقا ﷺ  
میرے ہر لمحے پہ بس تیری حکومت ہوتی

میں ترے سامنے پڑھتا جو تری نعت کبھی  
مہرباں مجھ پہ تری شانِ رسالت ہوتی

زیست سے موت تلک، موت سے پھر زیست تلک  
میری آنکھوں میں فقط تیری ہی صورت ہوتی

تیرے اصحاب کا اک ادنیٰ سا ساتھی ہوتا  
یوں جو ہوتا تو درخشاں میری قسمت ہوتی

میں ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی عقیدت رکھتا  
مجھ کو عثمانؓ و علیؓ سے بھی محبت ہوتی

اک ترے در کی گدائی جو مجھے مل جاتی  
اور پھر دل میں بھلا کون سی حسرت ہوتی

میں ترے عہد میں ہوتا تو کرم ہوتا ترا  
اس گنہگار پہ یہ تیری عنایت ہوتی



بدر القادری

چاندنی شرماتی ہے آقا ﷺ کا دامن دیکھ کر  
خلد لپچا جائے گی طیبہ کا گلشن دیکھ کر

مرضی محبوب کا طالب ہے رب کائنات  
رخ بدلتا ہے فلک آقا ﷺ کے چہنوں دیکھ کر

چرخ کا دامن تو سیاروں سے تاباں ہے مگر  
وہ بھی گردش میں ہے ان کا نوری آنگن دیکھ کر

وہ مُطَهَّرُ وہ مُزَكِّيُّ ان کا گھر مینارِ نور  
لیٹی جاتی ہے طہارت ان کا دامن دیکھ کر

کتنے طوفانوں کو آقا ﷺ نے کیا موج نسیم  
رہبر عالم بنے ہیں کتنے رہزن دیکھ کر

نور اور ظلمت کی رستا خیز یاد آنے لگی  
سر بکف یارانِ پیغمبر کے مدفن دیکھ کر

مسکرائے چاند ان کی ایڑیوں کو چوم کر  
آگھرے کالی گھٹا زلفوں کا ساون دیکھ کر

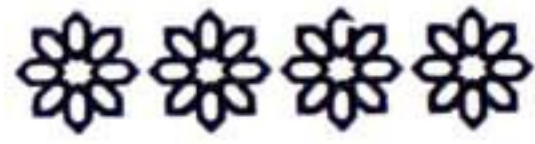
اہلِ ایماں گھول جاتے ہیں کسی گستاخ سے  
مصطفیٰ ﷺ کی شانِ بے مثلی پہ قدغن دیکھ کر



ان کی جو دو بوند پالے دو جہاں میں ہو نہال  
کیا ججے آنکھوں کو ان کا روئے روشن دیکھ کر

کرو فروشان و شوکت عشق میں سب ہیں فضول  
مے یہاں ملتی ہے لیکن دل کا برتن دیکھ کر

بدر عالم کاش خود کو تو کسی قابل بنا  
وہ تو اپناتے ہیں لیکن تن نہیں من دیکھ کر



سید بدر حسین محشر زیدی

دیکھنے قریہ دلدار چلا جاؤں گا  
تا در سید ابرار چلا جاؤں گا

گھر سے نکلوں گا میں پڑھتا ہوا تسبیح درود  
جانب مرکز انوار چلا جاؤں گا

غازہ خاکِ شفا منہ پہ ملوں گا جا کر  
دور کرنے کو سب آزار چلا جاؤں گا

سبز گنبد کے مکیں کا اگر آئے گا پیام  
پا برہنہ پئے دیدار چلا جاؤں گا

لمحہ خاص پہ ہے اذنِ حضوری موقوف  
جب گری ہجر کی دیوار چلا جاؤں گا

حدِ ادب تقاضا نہیں کرنے دیتی  
وہ بلائیں گے تو سو بار چلا جاؤں گا

مل تو جائے مجھے جانے کی اجازت محشر  
پھر نہ آؤں گا جو اک بار چلا جاؤں گا



بشیر احمد

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے  
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے

میں ان کے در کی غلامی پہ کیوں نہ ناز کروں  
سہارا ان کا رہا دن مرے گزرتے گئے

یہ ان کی بندہ نوازی کا ہی کرشمہ ہے  
مرے نصیب تھے بگڑے مگر سنورتے گئے

محمد عربی ﷺ کے کرم کے کیا کہنے  
شبِ معراج بھی اُمت کو یاد کرتے گئے

نگاہِ ناز سے کرتے گئے مسیحائی  
ڈبویا لاکھوں نموں نے تھا پھر ابھرتے گئے

جدھر جدھر سے بھی جس سمت سے نبی گزرے  
بشیرِ نور سے سب راستے نکھرتے گئے



بشیرِ منذر

سرمایہ جاں ہیں شہِ ابرار ﷺ کی باتیں  
کس درجہ سکوں دیتی ہیں سرکارِ ﷺ کی باتیں

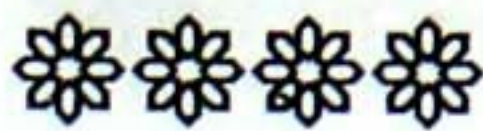
ہاں کیسے ہیں وہ کوچہ و بازار وہ گلیاں  
کچھ اور کرو شہرِ پُر انوار کی باتیں

ہاں کیسے برستا ہے وہاں نور کا بادل  
کچھ اور کرو گنبدِ خوباں کی باتیں

ہاں کیسے غبارِ دل و جاں دھلتا ہے زائر!  
کچھ اور کرو ابرِ گہر بار کی باتیں

ہاں کیسے وہاں چلتی ہیں تھم تھم کے ہوائیں  
کچھ اور مچلتی ہوئی مہکار کی باتیں

جی چاہے کہ ہر آن سنوں ذکرِ پیمبر ﷺ  
ہوتی رہیں کونین کے سردار ﷺ کی باتیں



بیدل جیلپوری

جب تصور میں حسنِ حبیبِ خدا ﷺ، بے حجاب آ گیا بے نقاب آ گیا  
میرے ذوقِ نظر کی تشفی ہوئی، میرے پڑمردہ دل پر شباب آ گیا

صدقِ صدیق کا، عدلِ فاروق کا، حلمِ عثمان کا آپ اپنی مثال  
اور علی کی شجاعت سے کفار میں پیچ و تاب آ گیا، اضطراب آ گیا

فردِ عصیاں پہ اپنی نظر جب پڑی ، دل پہ مایوسیوں کی فضا چھا گئی  
اُن کی رحمت نے بڑھ کر سہارا دیا ، جب سوالِ عذاب و ثواب آ گیا

شانِ صدیق و فاروق ہے اک طرف ، دوسری سمت عثمان و حیدر کی شان  
بزمِ اسلام کا پھر سماں کیا کہوں ، ان ستاروں میں جب ماہتاب آ گیا

روضہ مصطفیٰ ﷺ پر جو حاضر ہوئے ، دل کے جذبات شعروں میں ڈھلنے لگے  
نعتِ احمد علیہ ﷺ میں بیدل زباں کھل گئی ، شاعری میں میری انقلاب آ گیا



### بیدم وارثی

بے خود کیے دیتے ہیں اندازِ حجابانہ  
آ دل میں تجھے رکھ لوں اے جلوہٴ جانانہ

کیوں آنکھ ملائی تھی کیوں آگ لگائی تھی  
اب رُخ کو چھپا بیٹھے کر کے ہمیں دیوانہ

جی چاہتا ہے تحفے میں دے دوں میں انہیں آنکھیں  
درشن کا تو درشن ہو نذرانے کا نذرانہ

میں ہوش و حواس اپنے اس بات پہ کھو بیٹھا  
ہنس کے جو کہا تم نے آیا میرا دیوانہ

دنیا میں مجھے تم نے گر اپنا بنایا ہے  
محشر میں بھی کہہ دینا یہ ہے میرا دیوانہ

بیدم میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے  
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگِ درِ جانانہ



میرا دل اور میری جان مدینے والے  
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

باعثِ ارض و سما صاحبِ لَوْلَاکَ لَمَّا  
عینِ حقِ صورتِ انسانِ مدینے والے

بھردے بھردے مرے داتا مری جھولی بھردے  
اب نہ رکھ بے سر و سامان مدینے والے

کُل کے مطلوب کا محبوب ہے معشوق ہے تو  
اللہ اللہ رے تری شان مدینے والے

آڑے آتی ہے تری ذات ہر اک دکھیا کے  
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین  
پھر مدینے کا ہے ارمان مدینے والے

تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو کہاں جاؤں میں  
میرے آقا مرے سلطان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے سب کہہ کے پکاریں بیدم  
یہ ہی رکھیں مری پہچان مدینے والے



بیکل بلرامپوری

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن، خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا  
اوڑھ کر کالی کالی وہ آجائیں گے، حشر کا سارا نقشہ بدل جائے گا

عالمِ نفسا نفسی میں اے ہمنوا، دیکھنا ایسے میں عظمتِ مصطفیٰ ﷺ  
مسکرا کے جو دیکھیں گے صلِّ علی، ہر پریشان کا دل بہل جائے گا

سرورِ انبیاء، مونسِ بیگیاں، شاہِ کون و مکاں، ہادی انس و جاں  
آپ کی گر نگاہِ کرم ہو گئی، ہر عذاب آ کے رحمت میں ڈھل جائے گا

میرا کیا کر سکے گی بھنور میں بلا، ناز ہے آپ پر یا حبیبِ خدا ﷺ  
آپ کا نام لیتے ہی بیڑا مرا، ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائے گا

اپنی چوکھٹ پہ سرکار بلوایئے، کچھ تو بیکل کے بارے میں فرمائیے  
اے مسیحِ دو عالم چلے آئیے، ورنہ بیمار کا دم نکل جائے گا



سرکارِ دو عالم کے رُخ پر انوار کا عالم کیا ہو گا  
جب زُلف کا ذکر ہے قرآں میں، رُخسار کا عالم کیا ہو گا

جب اُن کے گدا بھر دیتے ہیں، شاہانِ زمانہ کی جھولی  
محتاج کی جب یہ حالت ہے، مختار کا عالم کیا ہو گا

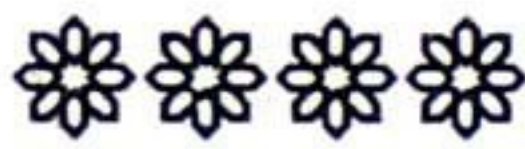


ہے نام میں اُن کے اتنا اثر جی اُٹھتے ہیں مردے بھی سن کر  
وہ حال اگر خود ہی پوچھیں ، بیمار کا عالم کیا ہو گا

جب اُن کے غلاموں کے در پر جھکتے ہیں سلاطینِ عالم  
پھر کوئی بتائے آقا کے دربار کا عالم کیا ہو گا

سن سن کے صحابہ کی باتیں کفار مسلمان ہوتے تھے  
پھر دونوں جہاں کے سرور کی گفتار کا عالم کیا ہو گا

لمبہ سے ہوا جب آتی ہے بیکل کو سکوں مل جاتا ہے  
اس پار کا جب یہ عالم ہے اُس پار کا عالم کیا ہو گا



تفاخر محمود گوندل

بھولا نہیں دن پہلی ملاقات کی خوشبو  
ہر سانس سے آتی ہے تری بات کی خوشبو

کر دیتی ہے عشاق کے دل کو جو معطر  
سانسوں میں سنائی ہے وہ برسات کی خوشبو

ذیتی ہے دماغوں کو بصیرت کا خزینہ  
کیا خوب ہے قرآن کی آیات کی خوشبو

مل جائے جو سرکارِ دو عالم کا پسینہ  
بے کار ہے پھر ارض و سماوات کی خوشبو

محفل وہ مکمل ہی نہیں میری نظر میں  
ہو حمد کے بعد اس میں نہ گرنعت کی خوشبو

اب اور تفاخر کو نہیں خواہشِ دنیا  
کافی ہے اسے ایک تری ذات کی خوشبو



جمیل نقوی

میری جانب بھی ہواک نگاہِ کرم اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیاء ﷺ  
آپ نورِ ازل آپ شمعِ حرم آپ شمسِ الضحیٰ خاتم الانبیاء ﷺ

اے برون از سخن شاہدِ ذوالہمنن فخر و شانِ زمنِ سدِّ بابِ محن  
نورِ حق من و عن مایہ جان و تن مرحبا مرحبا خاتم الانبیاء ﷺ

اے فصیح البیاء، اے بلوغ اللساں، اے وحید الزماں ماورائے گماں  
آپ کا نور ہے از کراں تا کراں، شاہدِ کبریا خاتم الانبیاء ﷺ

مرسلِ مرسلاں سرورِ عرشیاں ہادیِ انس و جاں مقبلِ مقبلاں  
آپ کی ذات ہے باعثِ کن فکاں رازِ ارض و سما خاتم الانبیاء ﷺ

آپ فخرِ عجم آپ شانِ عرب آپ فصلِ اتم آپ فیضانِ رب  
سرورِ ذی حشم شاہِ والا نسب مرتضیٰ مجتبیٰ خاتم الانبیاء ﷺ

آپ ہیں وجہِ تخلیق کون و مکاں آپ کے دم سے ہیں یہ زمیں آسماں  
آپ ہیں بے نشانی کا بین نشاں اے شہِ دوسرا خاتم الانبیاء ﷺ

آپ کے سر پہ لولاک کا تاج ہے آپ ہی کو فقط فخرِ معراج ہے  
آپ کے ہاتھ اسلام کی لاج ہے یا نبی مصطفیٰ خاتم الانبیاء ﷺ

آپ نور الہدیٰ کنزِ خلق و ادب آپ نطقِ خدا آپ امی لقب  
ہے جمیل آپ کے در کا ادنیٰ گدا، بحرِ جو دو سخا خاتم الانبیاء ﷺ



## حافظ لودھیانوی

قرآنِ پاک کے بعد سب سے ہے ارفع ترا کلام  
تو نے کمالِ حسن سے پہنچا دیا پیام

تیرے ہر ایک قول میں معنی ہیں بیشمار  
ایسی بلاغتوں کا ہے مظہر ترا کلام

ارفع کیا خدا نے ترے ذکرِ پاک کو  
للہ جانتا ہے ترا رتبہ و مقام

صلیٰ علیٰ کا ورد ہے ہر اک زبان پر  
ہوتا ہے قدسیوں میں ترا ذکر صبح و شام

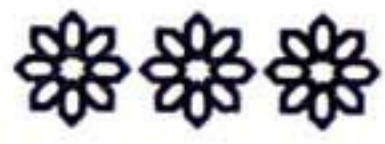
لذتِ فزا ہے آج بھی میرے وجود میں  
سیکھا تھا والدین سے بچپن میں تیرا نام

منشور تیرا امن و محبت کا درس ہے  
تو نے دیا جہاں کو مساوات کا نظام

ہے منزلِ فنا میں ہر اک شے جہان کی  
وہ تیرا ذکر ہے جسے عالم میں ہے دوام

ہوں ان گنت درود تری ذاتِ پاک پر  
محبوب کائنات پہ ہوں ان گنت سلام

محشر میں تیرا نام ہی وجہِ نجات ہے  
ہے حافظِ ثنا گو ازل سے ترا غلام



حامد لکھنوی

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے  
جو یادِ مصطفیٰ ﷺ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ﷺ ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے  
ارے ناداں! یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

ارے او نا سمجھ قربان ہو جا ان کی چوکھٹ پر  
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

یہ ہے دربارِ آقا ﷺ کا یہاں اپنوں کا کیا کہنا  
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

محمد مصطفیٰ ﷺ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں  
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

جگہ پائی ہے قسمت سے جنہوں نے کوبے طیبہ میں  
وہ چہرے چاند تاروں سے بھی شرمایا نہیں کرتے

جو ان کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد  
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلا یا نہیں کرتے



مولانا حسن رضا خاں

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو  
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

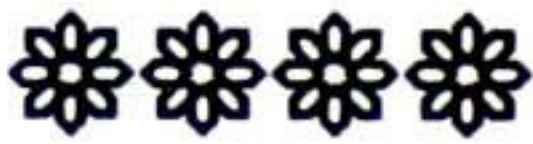
اس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت  
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے  
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے  
ایسے یکتا کیلئے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا ان کے کرم کے صدقے  
ہاتھ کے پھیننے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خواب اجل سے ہوں حسن کی آنکھیں  
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو



حفیظ تائب

بادِ رحمت سنک سنک جائے  
وادی جاں مہک مہک جائے

نامِ پاک اُن کا ہو لبوں سے ادا  
شہد گویا ٹپک ٹپک جائے

جب چھڑے باتِ نطقِ حضرت ﷺ کی  
غنجِ فن چمک چمک جائے

ارضِ دل سے اُٹھے نوائے درود  
گونج اس کی فلک فلک جائے

ماہِ طیبہ کا جب خیال آئے  
شبِ ہجران چمک چمک جائے

رہ نما گر نہ ہو وہ سیرتِ پاک  
ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے

چشمِ سرکار ﷺ گر نہ ہو نگراں!  
نسلِ آدم بہک بہک جائے

جب سمائے نظر میں وہ پیکر  
ذہن میرا دمک دمک جائے



کون وہ فرد ہے کہ جس کے لئے  
دلِ فطرت دھڑک دھڑک جائے

فیضِ چشمِ حضور ﷺ کیا کہنا  
ساغرِ دلِ چھلک چھلک جائے

مطلعِ کائنات پر تاب  
نورِ کس کا جھلک جھلک جائے



بارگاہِ پاک میں پہنچے ثنا کرتے ہوئے  
مدعا پایا ہے عرضِ مدعا کرتے ہوئے

رمزِ ہستی رازِ فطرت سرِّ ذات و کائنات  
ہر خبر پائی تلاشِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہوئے

لوگ چمکاتے چلے جائیں گے اپنے روز و شب  
اسوۂ سرکارِ ﷺ سے کسبِ ضیاء کرتے ہوئے

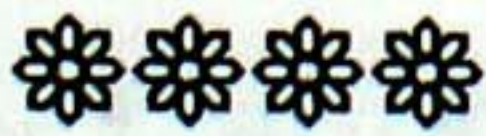
بے نیازِ نعمتِ کون و مکاں ہوتے گئے  
کوچہٴ سلطانِ عالم میں صدا کرتے ہوئے

کوئی آنے جانے والا ہر گھڑی نظروں میں تھا  
کھوئے یوں نظارہٴ غارِ حرا کرتے ہوئے

دیدہ و دل میں گلِ جلوہ سمٹتے ہیں کہاں  
کب یہ صورت سامنے تھی التجا کرتے ہوئے

کب مجھے تھی جاں کی پروا کب مجھے تھا سر کا ہوش  
سجدہٴ شکر ان کی مسجد میں ادا کرتے ہوئے

النفاتِ سیدِ علیؑ سادات کب محدود ہے  
وسعتِ دامن بھی دیتے ہیں عطا کرتے ہوئے



خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ  
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

سیرت ہے تری جوہر آئینہ تہذیب  
روشن ترے جلووں سے جہانِ دل و دیدہ

تو رُوحِ زمنِ رنگِ چمنِ ابر بہاراں  
تو حسنِ سخنِ شانِ ادبِ جانِ قصیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں  
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی  
میرا یہی ایماں ہے یہی میرا عقیدہ

اے ہادیٰ برحق تری ہر بات ہے سچی  
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمتِ عالم تری یادوں کی بدولت  
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ

ہے طالبِ الطافِ مرا حالِ پریشاں  
محتاجِ عنایت ہے مرا رنگِ پریدہ

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر  
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامنِ دریدہ

یوں دور ہوں تائب میں حریمِ نبوی سے  
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ



دے تبسم کی خیرات ماحول کو، ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی ﷺ  
ایک شریں جھلک، ایک نوریں ڈلک، تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبی ﷺ

کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے، تیری تعلیم اپنائی اغیار سے  
خُشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردہ کار اُمتی یا نبی ﷺ

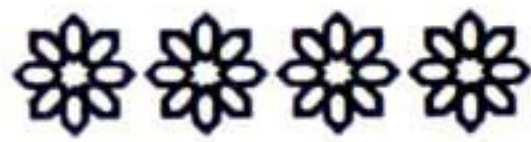
روح ویران ہے آنکھ حیران ہے، ایک بحرِان تھا، ایک بحرِان ہے  
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پُرفشاں ایک گمبیہر افسردگی یا نبی ﷺ

سچ مرے دور میں جرم ہے عیب ہے، جھوٹ فنِ عظیم آج لاریب ہے  
ایک اعزاز ہے جہل و بے رہروی، ایک آزار ہے آگہی یا نبی ﷺ

رازداں اس جہاں میں بناؤں کسے، رُوح کے زخم جا کر دکھاؤں کسے  
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں، کیوں کروں دوستوں کو دکھی یا نبی ﷺ

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب ﷺ، تیرے اکرام کا ابر بر سے گا کب  
کب ہری ہوگی شاخِ تمنا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبی ﷺ

یا نبی ﷺ اب تو آشوبِ حالات نے تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیے  
دیکھ لے تیرے تائب کی نغمہ گری بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبی ﷺ



محمد حنیف الاسدی

کوئی اُن ﷺ کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! اُن ﷺ کے بعد کوئی نہیں  
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا، نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی ایسی ذات ہمہ صفت؟ کوئی ایسا نور ہمہ جہت؟  
کوئی مصطفیٰ کوئی مجتبیٰ، نہیں! ان ﷺ کے بعد کوئی نہیں

بجز ان کے رحمتِ ہر زماں ، کوئی اور ہو تو بتائیے!  
نہیں، ان صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نہ تھا، نہیں! ان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں

کسی ایسی ذات کا نام لو، جو امیں بھی ہو، جو اماں بھی ہو  
ہے مرے یقین کا فیصلہ، نہیں! ان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں

یہ نگار خانہ روز و شب ، اسی مبتدا کی خبر ہے سب  
مگر ایسا جلوہ حق نما ، نہیں! ان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ، ہے گناہ گاروں کا آسرا  
تو رواں رواں یہ پکار اٹھا، نہیں! ان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں

وہ قدم اٹھے تو بیک قدم ، ہمہ کائنات تھی زیرِ پا  
یہ بلندیاں کوئی چھو سکا؟ نہیں! ان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں



حاجی محمد حنیف نازش

نعت کہتا ہوں تو طیبہ کی ہوا آتی ہے  
گلشنِ جاں میں دبے پاؤں صبا آتی ہے

غیر مجھ سے نہ ثنا خوانی کی اُمید کرے  
بس مجھے سرورِ عالم ﷺ کی ثنا آتی ہے

پھر مدینے کی زیارت کے ہوں لمحات نصیب  
جب بھی آتی ہے یہی لب پہ دُعا آتی ہے

دل مچلتا ہے پھر اس بستی کو دیکھوں کہ جہاں  
سنگریزوں سے بھی خوشبوئے وفا آتی ہے

ان کی رحمت ہی سے اُمید ہے مجھ کو ورنہ  
ایسا مجرم ہوں کہ کہتے بھی حیا آتی ہے

کیوں مری بگڑی ہوئی بات نہ بنتی نازش  
ان کا بندہ ہوں جنہیں بات بنا آتی ہے



حیرت الہ آبادی

نظر میں کعبہ بسا ہوا ہے مدینہ دل کی کتاب میں ہے  
میں رات دن پڑھ رہا ہوں اس کو جو زندگی کے نصاب میں ہے

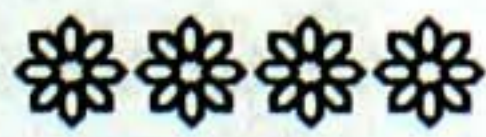
نفاذِ حق میں یہ دیر کیسی حضور ﷺ کی اتباع کر لو  
نظام دیں گا تو ذکر سارا خدا کی اپنی کتاب میں ہے

وہ نور جس سے ہوا منور تمام عالم کا گوشہ گوشہ  
اسی سے ہے آفتابِ روشن جو مصحفِ ماہتاب میں ہے

حضور ﷺ کی زلفِ عنبریں سے مہک رہا ہے تمام عالم  
نہ ہے چنبلی میں ایسی نکہت نہ ایسی خوشبو گلاب میں ہے

ملی جسے خاک پائے احمد ﷺ چمک گئی سمجھو اس کی قسمت  
بھلا ہو کیوں اس کو خوفِ محشر جو آپ ﷺ کے انتخاب میں ہے

گنہ کی گٹھڑی لدی ہے سر پر لرز رہا ہے بدن بھی تھر تھر  
نبی ﷺ کا صدقہ خدا کرم کر یہ تیرا بندہ عذاب میں ہے



خالد محمود خالد

چلو دیارِ نبی ﷺ کی جانب درود لب پر سجا سجا کر  
بہار لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں کو دامن بنا بنا کر



نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی  
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

ہماری ساری ضرورتوں پر کفالتوں کی نظر ہے ان کی  
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی کرم کے موتی لٹا لٹا کر

وہ راہیں اب تک سچی ہوئی ہیں دلوں کا کعبہ بنی ہوئی ہیں  
جہاں جہاں سے حضور گزرے ہیں نقش اپنا جما جما کر

ہے ان کو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا  
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضور آنسو بہا بہا کر

میں ایسا عاصی ہوں جس کی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں ہے  
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

یہی اساسِ عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری  
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا نبی کی نعتیں سنا سنا کر

اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالد  
 قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لوں گا اٹھا اٹھا کر



خالد محمود

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے  
 یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں، کسی کو حالات کیوں بتائیں  
 تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے، تمہارے در سے ہی لوگی ہے

عمل کی میری اساس کیا ہے، بجز ندامت کے پاس کیا ہے  
 رہے سلامت بس اُن کی نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھ کو دردِ الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت  
 میں اس کرم کے کہاں تھا قابل، حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو مرادِ قلبِ خلیل تم ہو  
 خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراج منیر کہیے  
جو سر بسر ہے کلامِ ربی، وہ میرے آقا ﷺ کی زندگی ہے

یہی ہے خالدِ اساسِ رحمت، یہی ہے خالدِ بنائے رحمت  
نبی ﷺ کا عرفانِ زندگی ہے، نبی ﷺ کا عرفانِ بندگی ہے



منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے، کتنی ملی خیرات نہ پوچھو  
ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

عشقِ نبی ﷺ کو نین کی دولت! عشقِ نبی ﷺ بخشش کی ضمانت  
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں، ہے بھی کوئی سوغات؟ نہ پوچھو

رشکِ جنابِ طیبہ کی گلیاں، ہر ذرہ فردوسِ بداماں  
چاروں طرف انوار کا عالم، رحمت کی برسات نہ پوچھو

ظاہر میں تسکینِ دل و جاں باطن میں معراجِ دل و جاں  
نامِ نبی ﷺ پھر نامِ نبی ﷺ ہے نامِ نبی ﷺ کی بات نہ پوچھو

تاجِ شفاعت سر پر پہنے حشر کا دولہا آ پہنچا ہے  
 آنکھیں کھولو، غور سے دیکھو، کس کی ہے بارات نہ پوچھو



میں کیا اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکارِ علیؑ کی نسبت  
 میں تو برا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

خالد نے کہا ہے آج کہ بات اب کب ہی ہوتی ہے

خالد میں صرف اتنا کہوں گا، جاگ اٹھا اشکوں کا مقدر  
 یادِ نبیؐ میں روتے روتے، کیسے کٹی ہے رات نہ پوچھو



پروفیسر خالد ندیم

ہاتھوں میں آگے ہیں مرے مصطفیٰؐ کے ہاتھ  
 دیکھے تو مجھ کو نارِ جہنم لگا کے ہاتھ

ان کے حضور شاہ بھی دستِ تہی لگیں  
 لگتے ہیں دو جہان وہاں بے نوا کے ہاتھ

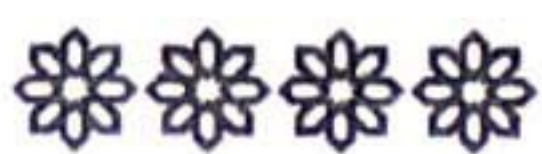
ابلیس نعتِ سیدِ کونینؐ جب سنے  
 سینے پہ مارتا ہے بہت شپٹا کے ہاتھ

گروی ہے عقلِ قرض سے مشروطِ فیصلے  
کھلوائیں یا رسولِ ﷺ! مرے رہنما کے ہاتھ

گردن جھکی رہے وہاں فخر و غرور کی  
کرتا ہے التجائیں تکبر اٹھا کے ہاتھ

نور و بشر کی بحث بھی کتنی فضول ہے  
ان میں سے کوئی سدرہ کو آئے لگا کے ہاتھ

زاہد کو فخر و ناز عبادات پر ندیم  
پر اپنی لاج شافعِ روزِ جزا کے ہاتھ



راز مراد آبادی

اللہ کا گھر خلد کا نقشہ نہیں دیکھا  
کچھ بھی نہیں دیکھا جو مدینہ نہیں دیکھا

امت کے لئے اپنے نواسوں کو لٹایا  
ایسا تو جہاں میں کوئی داتا نہیں دیکھا

اے موت مری موت ابھی اور ٹھہر جا  
میں نے ابھی سرکار کا روضہ نہیں دیکھا

جبریل امیں سنتے ہیں یوں ذکرِ مدینہ  
جیسے کبھی آنکھوں سے مدینہ نہیں دیکھا

ہر وقت نگاہوں میں خیالوں میں ہیں وہ ہی  
میں نے کبھی اپنے کو اکیلا نہیں دیکھا

اے راز مٹے کیسے مرے دل کا اندھیرا  
وہ نور کا بہتا ہوا دریا نہیں دیکھا



یادِ مصطفیٰ ﷺ ایسی بس گئی ہے سینے میں  
جسم ہو کہیں اپنا دل تو ہے مدینے میں

مشک میں نہ عنبر میں اور نہ گلِ تر میں  
ہم نے جو مہک پائی آقا ﷺ کے پسینے میں

کون سی جگہ ان کے عاشقوں سے خالی ہے  
ہر جگہ ہیں پروانے شمع ہے مدینے میں

عشقِ سرورِ عالم ﷺ جلوہ گر ہے سینے میں  
ہم کو بھی بلا لیجئے مصطفیٰ ﷺ مدینے میں

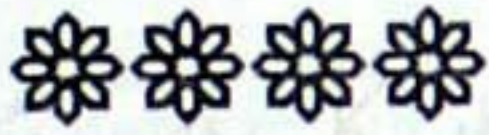
فکر کیا تلاطم کا خوف کیا ہے طوفاں کا  
نام مصطفیٰ ﷺ لکھ کر ڈال دے سفینے میں

کون ہے یہ دیوانہ کس کا ہے یہ دیوانہ  
حشر میں بھی کہتا ہے جانا ہے مدینے میں

کون تیرے آقا ﷺ ہیں پوچھا تو خضر بولے  
کالی کملی والے ہیں رہتے ہیں مدینے میں

بعد میرے مرنے کے دوست میرے یوں بولے  
آدمی تو اچھا تھا مر گیا مدینے میں

راز وہ بلائیں گے یہ یقین ہے مجھ کو  
جانے کون سے سن میں جانے کس مہینے میں



پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی

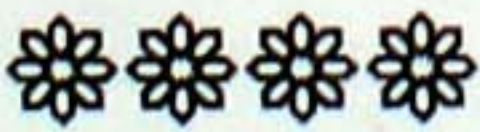
چھٹ گئیں ظلمتیں نور اُجالا ہوا ، بزم کون و مکاں پر نکھار آ گیا  
بن کے تسکین جاں مصطفیٰ ﷺ آ گئے ، بے قراروں کے دل کو قرار آ گیا

جس نے ذروں کو تابندگی بخش دی ، اُجڑے گلشن کو پھر زندگی بخش دی  
غم کے ماروں کو ہر اک خوشی بخش دی ، آج وہ بن کے جان بہار آ گیا

کفر کا زور ٹوٹا ، ستم مٹ گئے ، بانگِ تکبیر اٹھی اور صنم مٹ گئے  
جس کے آنے سے رنج و الم مٹ گئے ، بے نواؤں کا وہ غم گسار آ گیا

ہر طرف محفلوں کا ہوا اہتمام ، آج ہے یومِ میلادِ خیر الانام  
لب پہ جاری ہے سب کے دورد و سلام ، آج کونین کا شہر یار آ گیا

آج دنیا پہ وہ جلوہ گستر ہوا منتظر جس کے ثاقب رہے انبیاء  
اس کی رہ ہر کوئی دیکھتا رہ گیا پر مگر اس کو ہم پر پیار آ گیا





مشکلیں کافور ہوں غم سے رہا ہو جائیے  
شہنشاہی چھوڑ کر اُن کے گدا ہو جائیے

یادِ احمد باعثِ تسکینِ جاں ہے دوستو!  
آفتیں جب گھیر لیں مدحت سرا ہو جائیے

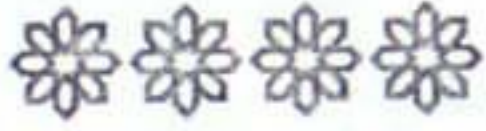
بن کے رہیے اُن کے دروازے کے ہی ادنیٰ فقیر  
گردِ کوئے جاناں پر جاں سے فدا ہو جائیے

یاد ہائے رفتگاں ، عشقِ بتاں ، فکرِ معاش  
کس مصیبت میں پھسے ہو باخدا ہو جائیے

اہلِ دیں کی صحبتیں بسکہ غنیمت سمجھئے  
اہلِ دنیا سے مگر فوراً جدا ہو جائیے

اُن کے ہر گستاخ سے اپنا تعلق توڑیے  
حاملانِ غیرتِ احمد رضا ہو جائیے

اُن کی ہر سنت ہو ثاقب جان و دل سے بھی عزیز  
مصطفیٰ ﷺ کی ذات میں ایسے فنا ہو جائے



ریاضِ حسین چو ہدیری

حریص، علینا، عزیز و پیغمبر، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا  
لطافت سے گوندھا گیا تیرا پیکر، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

بقا کی نہ عمرِ دوامی کی مانگی، دُعا جب بھی مانگی غلامی کی مانگی  
نہ مانگے کبھی میں نے لعل و جواہر سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

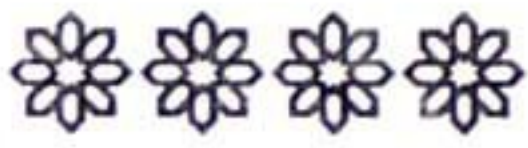
تُو جس کے تصوّر میں آباد دنیا، تُو جس کی غلامی میں آزاد دُنیا  
پڑھیں لا الہ تیرے ہاتھوں میں پتھر، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

رسولِ شفاعت تو یسین و طہ، تجھے ٹوٹ کھم تیرے رب نے بھی چاہا  
تُو عاقب تُو قاسم، تُو سروِ معنبر، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

کرم ہی کرم تُو، سخا ہی سخا تُو ہے اُمت کے حق میں دعا ہی دعا تُو  
تُو رحمت ہی رحمت، تُو کوثر ہی کوثر، سراجاً منیرا، سراجاً منیرا

مجھے بھی اجازت ملے یا محمد ﷺ کلی دل کی اب تو کھلے یا محمد ﷺ  
ترے در پہ حاضر ہو تیرا گدا گر ، سراجاً منیرا ، سراجاً منیرا

ریاض آج بھی دیکھنا رو رہا ہے سر رہگذر شام سے سو رہا ہے  
جدائی کی راتیں ہیں اس کا مقدر سراجاً منیرا ، سراجاً منیرا



خیالات کی وادی دلکشا میں مہکتے ہوئے بام و در دیکھتے ہیں  
حصارِ طلسمِ شبِ ناروا کی صداؤں کو بھی بے اثر دیکھتے ہیں

صبا ان کا پیغام لائی کہ لائی ، ہوا ان کے کوچے سے آئی کہ آئی  
کہ چشمِ تصور میں برسوں سے ہم بھی مدینے میں چھوٹا سا گھر دیکھتے ہیں

• نہ زاد سفر ہے نہ سامان کوئی ، بجز دید آقا ﷺ نہ ارمان کوئی  
ملے جن کو اذن سفر وہ پرندے بدن پر کہاں بال و پر دیکھتے ہیں

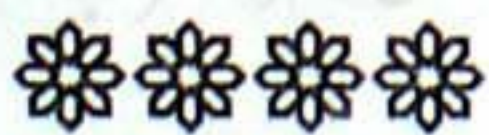
• مسائل کی جلتی ہوئی اس فضا میں وہیں سے تو آتی ہیں ٹھنڈی ہوائیں  
یونہی تو نہیں ہم مدینے کی جانب محبت سے شام و سحر دیکھتے ہیں

گنہگار و عاصی ، شفاعت کی چادر، سرحشر سرکار ﷺ سے مانگ لیں گے  
مرادوں سے بھرتے ہیں جھولی وہ سب کی ، کہاں وہ کسی کا ہنر دیکھتے ہیں

سروں پر گناہوں کی گھڑی اٹھائے ، چلو ان ﷺ کی چوکھٹ پہ دھونی رمائیں  
سنا ہے کرم کی ردا میں چھپا کر غلاموں کی وہ چشم تر دیکھتے ہیں

نقوش کف پا کی خیرات ہے یہ ، مسلسل عطاؤں کی برسات ہے یہ  
لرزتے سے ہاتھوں کے کشکول میں ہم کبھی جو زر معتبر دیکھتے ہیں

ریاض ان کی گلیوں کے کتوں کی ہم بھی رضا کے طلب گار رہتے ہیں ہر پل  
عجب روز و شب ہیں ، عجب بے خودی ہے ، تماشا ئے اہل نظر دیکھتے ہیں



دیوانہ مصطفیٰ ﷺ کا مدینے میں مر گیا  
زنجیر ساتھ لے کے لحد میں اتر گیا

آنکھوں میں عکسِ گنبدِ خضرا ہے موجزن  
کیسے کہوں بہار کا موسم گزر گیا

دل میں خیال خلد مدینہ ہے اس لئے  
دامنِ قلم کا چاند ستاروں سے بھر گیا

میں بارگاہِ نورِ مجسم میں ہمسفر  
امشب بھی ذوق و شوق سے بے بال و پر گیا

آدابِ حاضری کے تھے معلوم کب ، مگر  
میں اپنے ساتھ لے کے یہی چشم تر گیا

بچے سنا رہے تھے مجھے نعتِ مصطفیٰ ﷺ  
ہر لفظ پھول بن کر فضا میں بکھر گیا

یہ آرزو ہے حشر کے میدان میں حضور ﷺ  
پوچھیں ابھی ریاضِ ادھر تھا کدھر گیا؟



کُلک جذباتِ وفا کی خوش دلی اچھی لگی  
لوحِ جاں پر آنسوؤں کی شاعری اچھی لگی

کیا بتائیں دل کی کیفیت خبر اپنی نہ تھی  
خلدِ طیبہ کے سفر کی ہر گھڑی اچھی لگی

اُس گلی کا کیا ہی کہنا وہ تو ہے ان کی گلی  
اُن کی نسبت سے یہ اپنی بھی گلی اچھی لگی

دن وہی اچھا لگا جس دن ہوا ذکرِ رسول ﷺ  
نعت کہنے میں جو گزری شب وہی اچھی لگی

نور میں ڈوبا ہوا تھا یوں تو ہر منظر مگر  
جالوں میں جھلملاتی روشنی اچھی لگی

اُن ﷺ کے قدموں سے لپٹ کر رہ گیا میرا شعور  
بام و در کو چومتی دیوانگی اچھی لگی

بارشِ جود و عطا میں جھولیاں بھرتے ہوئے  
مانگنے والوں کو اپنی مفلسی اچھی لگی

اپنے اپنے دُکھ سمیٹے دامنِ اُمید میں  
ایک دنیا اُن صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پر پڑی اچھی لگی

گنبدِ خضرا کے جلوؤں سے جدا ہونے کے بعد  
کہکشاں اچھی لگی نے چاندنی اچھی لگی

جو غلامانِ رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں غلام  
ہر بڑے منصب سے اُن کی نوکری اچھی لگی

روز و شب رہتا ہے مصروفِ ثناء جن کا قلم  
اُن سلاطینِ سخن کی دوستی اچھی لگی

آ رہے ہیں قافلے شہرِ خنک! تیری طرف  
خوش نصیبی خوش نصیبوں کی بڑی اچھی لگی

آنسوؤں نے داستانِ ہجر کہہ ڈالی ریاض  
طرزِ احساسات کی یہ سادگی اچھی لگی



علامہ سید ریاض حسین سہروردی

مصطفیٰ ﷺ کی نگاہ کرم جب ہوئی، مجھ گنہگار کو کیا سے کیا کر دیا  
مجھ کو دربار میں اپنے بلوا لیا میرا تاریک دل پُر ضیا کر دیا

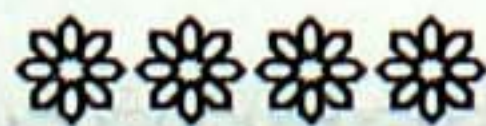
اپنے معبود کو میں نے جب بھی دیا واسطہ اس کے محبوب ذی شان کا  
تھی جو دل میں تمنا وہ پوری ہوئی، پورا ہر اک مرا مدعا کر دیا

جب تصور شفاعت کا ان کی کیا، محو دل سے ہوا خوف روزِ جزا  
بتلائے غم حشر پر کیا کرم! تو نے اے رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کر دیا

دیکھ کر اس کو شاہوں کے سر جھک گئے اس کے ادنیٰ غلاموں میں شامل ہوئے  
حکمران بادشاہوں پہ سرکارِ علیہ ﷺ نے، اپنے کوچے کا ہر اک گدا کر دیا

آج تک ساری دنیا میں ایسا غنی کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہو گا کبھی  
دولت فقرِ فخری عطا کی جسے پھر اسے سرورِ اغنیاء کر دیا

دو جہانوں کی رحمت بنا کر انہیں اے ریاضِ حق نے بھیجا بڑی شان سے  
حشر میں دے کے ان کو شفاعت کا حق عاصیوں کا بڑا آسرا کر دیا





## زاہد فخری

کوئی لمحہ بھی ترے ذکر سے خالی نہ ہوا  
میں ترے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا

تو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا  
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا

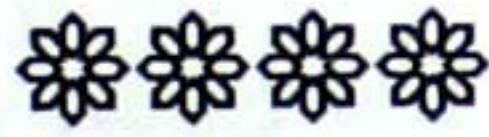
ہر حسینِ حُسنِ محمد ﷺ سے ہے خیراتِ طَلَبُ  
ایک چہرہ بھی ترے جیسا جمالی نہ ہوا

تیرے گلشن میں کھلے پھولِ علیؑ جیسے بھی  
باغِ دنیا میں تجھ ایسا کوئی مالی نہ ہوا

کوئی پیدا نہ ہوا تیرے موزن جیسا!  
پھر اذانوں میں کبھی سوزِ بلالی نہ ہوا

تیری امت کے سوا اور کسی امت میں  
کوئی رومی نہ ہوا کوئی غزالی نہ ہوا

میں نے ہر دور کی تاریخ میں جہانکا فخری  
کوئی انسان محمد ﷺ سا مثالی نہ ہوا!



ساغر صدیقی

بزمِ کونین سجانے کیلئے آپ ﷺ آئے  
شمعِ توحید جلانے کیلئے آپ ﷺ آئے

ایک پیغام، جو ہر دل میں اجالا کر دے  
ساری دنیا کو سنانے کیلئے آپ ﷺ آئے

ایک مدت سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو  
ایک مرکز پہ بلانے کیلئے آپ ﷺ آئے

ناخدا بن کے ابلتے ہوئے طوفانوں میں  
کشتیاں پار لگانے کیلئے آپ ﷺ آئے

قافلہ والے بھٹک جائیں نہ منزل سے کہیں  
دور تک راہ دکھانے کیلئے آپ ﷺ آئے

چشمِ بیدار کو اسرارِ خدائی بخشے  
 سونے والوں کو جگانے کیلئے آپ ﷺ آئے



لبوں پہ جس کے محمد ﷺ کا نام رہتا ہے  
 وہ راہِ خلد پہ محوِ خرام رہتا ہے

جو سر جھکائے محمد ﷺ کے آستانے پر  
 زمانہ اس کا ہمیشہ غلام رہتا ہے

ہمیں نہ چھیڑ کہ وارفتگانِ بطحا ہیں  
 ہمیں تو شوقِ مدینہ مدام رہتا ہے

وہ دو جہاں کے امیں ہیں، انہی کے ہاتھوں میں  
 سپرد کون و مکاں کا نظام رہتا ہے

جو غمگسار ہے نادار اور غریبوں کا  
 وہ قدسیوں میں بھی عالی مقام رہتا ہے

لگن ہے آلِ مدینہ کی جس کے سینے میں  
وہ زندگی میں بہت شاد کام رہتا ہے

ہمیں ضرورتِ آبِ بقا نہیں ساغر  
ہمارے سامنے کوثر کا جام رہتا ہے



سکندر لکھنوی

فصلِ ربِّ العلیٰ اور کیا چاہیے  
مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے

دامنِ مصطفیٰ ﷺ جس کے ہاتھوں میں ہو  
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیے

گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا  
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیے

بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے  
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیے

یہ جبیں اور ریاض الجناں کی زمیں  
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیے

ہے سکندرِ شاخوانِ شاہِ اُمم ﷺ  
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیے



میرے دل میں ہے یادِ محمد ﷺ میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ  
تاجدارِ حرم کے کرم سے آ گیا زندگی کا قرینہ

ان کی چشمِ کرم کی عطا ہے میرے سینے میں ان کی ضیاء ہے  
یادِ سلطانِ طیبہ کے صدقے میرا سینہ ہے مثلِ نگینہ

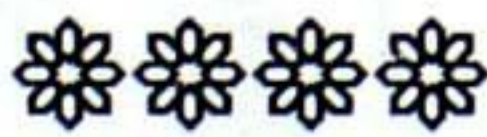
میں غلامِ غلامانِ احمد ﷺ میں سگِ آستانِ محمد ﷺ  
قابلِ فخر ہے موت میری قابلِ رشک ہے میرا جینا

ہر خطا پر مری چشمِ پوشی ، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش  
مجھ گناہ گار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدارِ مدینہ

مجھ کو طوفاں کی موجوں کا کیا ڈر یہ بدل جائیں گی رُخ بدل کر  
ناخدا ہیں مرے جب محمد ﷺ کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہِ دو عالم ﷺ  
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دل میں دل مرا بن گیا ہے مدینہ

دولت عشق سے دل غنی ہے میری قسمت ہے رشک سکندر  
مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ



سمن سرحدی رام چند

محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھ کو دیوانہ بنایا ہے  
مئے توحید سے مخمور و مستانہ بنایا ہے

تجھے خیر البشر کہتے ہیں ہندو بھی مسلمان بھی  
ترے دل کو خدا نے کیا فقیرانہ بنایا ہے

حرارت بخش دی ایمان کی ہر قلبِ مومن کو  
شعورِ علم کا ہر دل کو کاشانہ بنایا ہے

خدا ہی نے تو بخشا ہے مجھے شوقِ سخن گوئی  
تری توصیف کا بھی اس نے دیوانہ بنایا ہے

سمن تجھ کو عقیدت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی  
کرم سے اس نے اپنے تجھ کو فرزانہ بنایا ہے



شریف الدین نیر

بڑی اُمید ہے سرکارِ قدموں میں بلائیں گے  
کرم کی جب نظر ہوگی مدینے ہم بھی جائیں گے

اگر جانا مدینے میں ہوا ہم غم کے ماروں کا  
ملکینِ گنبدِ خضرا کو حالِ دل سنائیں گے

قسم اللہ کی ہو گا وہ منظرِ دید کے قابل  
قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائیں گے

گناہگاروں میں خود آ آ کے شامل پارسا ہوں گے  
شفیعِ حشر جب دامنِ رحمت میں چھپائیں گے

قیامت تک جگائیں گے نہ پھر منکر نکیر اس کو  
لحد میں وہ جسے اپنا رُخ زیبا دکھائیں گے

غمِ عشقِ نبی ﷺ سے ہو گا جب معمور دل نیر  
ترے ظلمت کدے میں بھی ستارے جگمائیں گے



شفیق احمد

وہ فلسفی - زمانے کو حیران کر گئے  
چشمِ زدن میں فرش سے وہ عرش پر گئے

رقت ہوئی فرشتوں کو اور سر نڈر ہوئے  
جس راہ سے وہ نورِ مجسم گزر گئے

موسیٰ گرے طور پر اور غش آ گیا  
آقا ﷺ مدینے والے تو اللہ کے گھر گئے

پہنچے حضور ﷺ سدرہ پر جو اک مقام تھا  
دیکھے جو شعلے نور کے تو جبریل ڈر گئے



آگے نہ جاسکوں گا میں آقا تمہارے ساتھ  
جل جائیں گے یہ پر مرے جتنے ادھر گئے

خدا نے پکارا آ مرے محبوب میرے پاس  
تیری ضیا سے عرش سنور سنور گئے

جب نور سے وہ نور ملا جا کے اے شفیق  
ہم عاصیوں کے حشر میں خوف و خطر گئے



شکیل بدایونی

نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا  
مری آرزو محمد ﷺ مری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں مری عظمتیں نہ پوچھو  
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

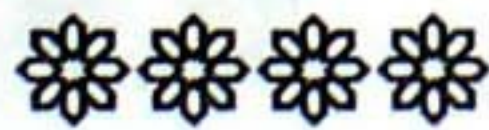
مجھے دشمنو نہ چھیڑو مرا ہے کوئی جہاں میں  
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰ ﷺ ہوں مجھے چھیڑو نہ طیبو!  
مری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

مرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی  
کہا ”المدد محمد ﷺ“ تو ابھر گیا سفینہ

سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے  
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

کبھی اے شکیلِ دل سے نہ مٹے خیالِ احمد ﷺ  
اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا



خواجہ محمد صابر حسین

پوچھتے ہیں مجھے تجھ کو کیا چاہیے  
کچھ نہیں دامنِ مصطفیٰ ﷺ چاہیے

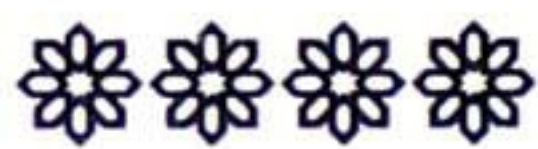
میں مدینے سے گرچہ بہت دور ہوں  
کیا ہوا؟ اُن کی نظرِ عطا چاہیے

نامِ نامی جو آئے زباں پر کبھی  
چومنا چاہیے جھومنا چاہیے

جس کو ہو خواہشِ خلدِ دل سے کہے  
مصطفیٰ ﷺ چاہیے ، مصطفیٰ ﷺ چاہیے

اُن کا بیمار ہوں اُن کے در لے چلو  
اور کوئی نہیں اب دوا چاہیے

صابرِ صابری کیوں تو مایوس ہے  
تجھ کو در ، اُن کو در کا گدا چاہیے



صابرِ وسیم

وہ لہجہ وہ خلوص وہ انداز وہ خطاب  
اس صاحبِ کتاب کا ہر لفظ اک کتاب

امی تھا اور اس نے عمل کی دلیل سے  
ترتیب دے دیا ہے ہر اک دور کا نصاب

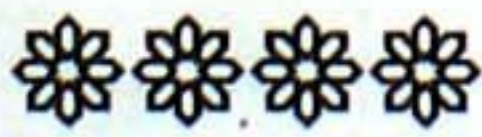
وہ ہے تو سارا عالمِ امکاں ہے مُعْتَبَر  
اس کے بغیر عالمِ موجود بھی سراب

یہ عرش و فرش دیدہ حیراں ہیں آج بھی  
پیدا نہ ہو گا اب کبھی اس کا کوئی جواب

ایسے مہک رہا ہے وہ اس شش جہات میں  
سینے پہ کائنات کے جیسے کوئی گلاب

اس فیض تک نہ جائیں تو رستہ کوئی نہیں  
اور جانا چاہیں آپ تو رستے ہیں بے حساب

صابر و سیم اپنی ہر اک سانس اس کی ہے  
دونوں جہان آج بھی ہیں جس سے انتساب



علامہ صائم چشتی

تو شاہِ خوباں تو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا  
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

تو سب سے اوّل تو سب سے آخر ملا ہے حسنِ دوام تجھ کو  
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا

ہے کتنا خلقِ عظیم تیرا ہے کتنا لطفِ عمیم تیرا  
ہوا نہ جاں کے بھی دشمنوں پر شہِ دو عالم عتاب تیرا

ہو مشکِ و عنبر یا بوئے جنت نظر میں اُس کی ہے بے حقیقت  
ملا ہے جس کو ملا ہے جس نے پسینہ رشکِ گلاب تیرا

میں تیرے حسنِ بیاں کے صدقے میں تیری میٹھی زباں کے صدقے  
برنگِ خوشبو دلوں میں اُترا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پہ ستر ہزار پردے  
جہاں میں لاکھوں ہی طور بنتے جو اک بھی اُٹھتا حجاب تیرا

ہے تو بھی صائم عجیب انساں جو خوفِ محشر سے ہے حراساں  
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیس گے حساب تیرا



خون جلتا رہا ، دل مچلتا رہا ، جاں تڑپتی رہی ، نعت ہوتی گئی  
سوز کے سوز میں ، درد کے درد میں ، رات ڈھلتی رہی ، نعت ہوتی گئی

غم قرینے میں تھا ، سوز سینے میں تھا ، میں یہاں تھا مگر دل مدینے میں تھا  
کیف بڑھتا گیا ، دم اکھڑتا گیا ، عمر گھٹتی رہی ، نعت ہوتی گئی

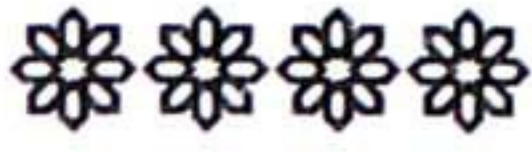
ہر طرف نور تھا ، چاندنی رات تھی ، آمنہ کے چھڑی چاند کی بات تھی  
اشکِ جاں تھے رواں ، داستاں داستاں ، بات بڑھتی رہی ، نعت ہوتی گئی

اشکِ آور سماں ، صوفشاں صوفشاں ، جالیاں چلمنیں ، چلمنیں جالیاں  
نور تھا چھن رہا ، جال تھا بن رہا ، آنکھ تھکتی رہی ، نعت ہوتی گئی

یہ سماں دیکھ کر ، آنکھ آئی تھی بھر ، ٹھہرتی تھی نظر ، اپنے ہر جرم پر  
سامنے تھی عطا ، پر تھی نادم خطا ، شرم آتی رہی ، نعت ہوتی گئی

ہجر کے زور پر ، ہجرتوں کا سفر ، ہر قدم مضطرب ، ہر قدم معتبر  
راہ تھی پُر خطر ، عشق تھا راہبر ، راہ کٹتی رہی ، نعت ہوتی گئی

صائم پُرالم بن کے تصویرِ غم ، تھا حضوری میں جب ، چشمِ نمِ چشمِ نم  
آپ تھے سامنے ، غم پڑے ”سامنے“ آنکھ روتی رہی ، نعت ہوتی گئی



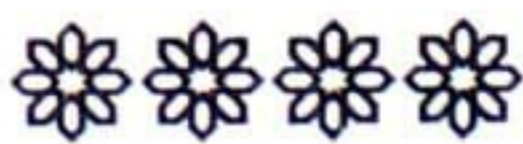
یا محمد محمد ﷺ میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی  
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعتِ نبی بن گئی

جو بھی آنسو ہے میرے محبوب کے سب کے سب ابرِ رحمت کے چھینٹے بنے  
چھا گئی رات جب زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ حسنِ محبوب کا واضحی پڑھ لیا والقمر کہہ دیا  
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہوگئی بات بھی بن گئی

کون ہے جو طلبگارِ جنت نہیں یہ بھی مانا کہ جنت ہے باغِ حسین  
حسنِ جنت کو جب بھی سمیٹا گیا سرورِ انبیاء ﷺ کی گلی بن گئی

سب سے صائم زمانے میں رنجور تھا سب سے بیکس تھا بے بس تھا مجبور تھا  
میری حالت پہ اُن کو رحم آ گیا میری عظمت مری بے بسی بن گئی



## صبا کبر آبادی

سب رونقِ حیات ہے ذاتِ حضور سے  
روشن یہ کائنات ہے ذاتِ حضور سے

وجہ شرف یہ ہے کہ غلامِ حضور ہیں  
ہم بے کسوں کی بات ہے ذاتِ حضور سے

انسانیت کو دامِ گماں سے بچا لیا  
انسان کی نجات ہے ذاتِ حضور سے

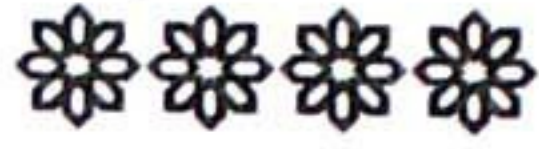
اسلام کیا ہے ہم کو بتایا حضور نے  
اسلام کا ثبات ہے ذاتِ حضور سے

حالانکہ ہم سے رُخ ہے جہاں کا پھرا ہوا  
امیدِ التفات ہے ذاتِ حضور سے

اپنا تو اور کوئی وسیلہ نہیں مگر  
لطفِ توقعات ہے ذاتِ حضور سے



نعتِ حضورِ پاک ہے فکرِ حسینِ صبا  
حُسنِ تخیلات ہے ذاتِ حضور سے



سید صبحِ رحمانی

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے  
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

میں صرف دیکھ لوں اک بار صبحِ طیبہ کو  
بلا سے پھر مری دُنیا میں شام ہو جائے

تجلیات سے بھر لوں میں کاسہ دل و جاں  
کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

حضور! آپ جو چاہیں تو کچھ نہیں مشکل  
سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے

مزا تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں  
صبحِ مدحتِ خیر الانام ﷺ ہو جائے



لب پر نعتِ پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے  
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

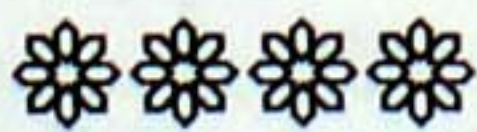
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں  
اپنا سب کچھ گنبدِ خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا  
دونوں جہاں میں اُن کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بتلا دو ہر دشمن دیں کو غیرتِ مسلم زندہ ہے  
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

جن آنکھوں سے طیبہ دیکھا وہ آنکھیں بے تاب ہیں پھر  
ان آنکھوں میں ایک تقاضہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سب ہو آئے اُن کے در سے جانہ سکا تو ایک صبح  
یہ کہ اک تصویرِ تمنا کل بھی تھا اور آج بھی ہے



## طارق سلطانی پوری

ذکر احسانِ خدائے متعال اچھا ہے  
یاد ہے ان کی بھلی ان کا خیال اچھا ہے

بے طلب حدِ طلب سے وہ سوا دیتے ہیں  
ان سے اچھا ہے تقاضہ ، نہ خیال اچھا ہے

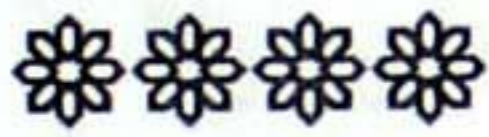
جس قدر شہرہ آفاق ہیں شہر اُن سے ہیں  
شہر پر نور شہِ حسن و جمال اچھا ہے

ہر غلامِ شہہ لولاک ہے آپ اپنی مثال  
انس اچھا ہے ، صہیب اچھا ، بلال اچھا ہے

آپ جنت میں بخش دیں مجھے اپنی قربت  
کس قدر اُن سے سوالی کا سوال اچھا ہے

شاہِ خوباں کی جدائی میں ہوا تو گریاں  
تیرا اے اُستنِ حنانہ مآل اچھا ہے

ایک مدت سے ہے مشتاقِ مدینہ طارق  
ہر نئے سال پہ کہتا ہے یہ سال اچھا ہے



مولانا ظفر علی خاں

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ ﷺ  
دیکھے کہ جبریل ہے دربانِ مصطفیٰ ﷺ

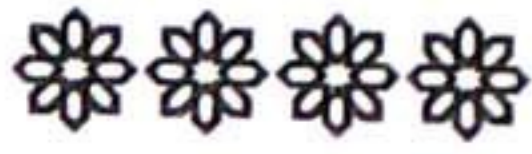
لطفِ خدائے پاک کی تصویر کھچ گئی  
پھرنے لگے جب آنکھ میں احسانِ مصطفیٰ ﷺ

پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے  
صحنِ عرب سے تا بہ عجمِ خوانِ مصطفیٰ ﷺ

رکھے وہ یادِ خسرو پر ویز کا مال  
پہنچا ہو جس کے ہاتھ میں فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

میں ہوں ہزار جاں سے تصدقِ حضور پر  
میری ہزار جان ہو قربانِ مصطفیٰ ﷺ

رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے  
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامنِ مصطفیٰ ﷺ



وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں  
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں ”لَوْلَاكَ لَمَّا“ کا شور نہ ہو  
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں ، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا  
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بوکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی  
ہم مکتب ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے  
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سپاروں میں



## خواجہ عابد نظامی

عابد ہے ایک وصف یہی مجھ میں کام کا  
ہوں نعت گو حضور علیہ السلام کا

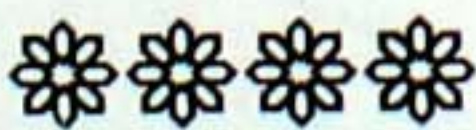
مجھ پر خدائے پاک کا احساں ہے کس قدر  
لب پر درود شام و سحر ان ﷺ کے نام کا

اُس ﷺ پر سلام لاکھوں تکالیف سہہ کے جو  
لایا نہیں خیال کبھی انتقام کا

ممنون اس کے لطف و کرم کی ہے کائنات  
ہر شے میں نور ہے اسی ماہِ تمام کا

سوتا نہیں ہے رات کو بھوکا کوئی بشر  
یہ خاصہ تو ہے سرورِ دین ﷺ کے نظام کا

عابد نہیں ہے اور مری کوئی آرزو  
خواہاں ہوں میں حضور ﷺ کے فیضِ دوام کا



عبدالستار نیازی

آقا ﷺ تری محفل کا ہے رنگ جداگانہ  
ہم نے تو جسے دیکھا دیکھا ترا دیوانہ

نظروں سے ملا نظریں بھر دے مرا پیمانہ  
آباد خدا رکھے ساقی ترا میخانہ

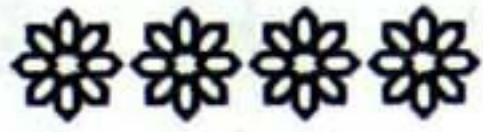
آتے ہیں شہنشاہ بھی کشتول لئے در پر  
کس شان کا ہے تیرا دربارِ کریمانہ

جی چاہتا ہے ان کے قدموں سے لپٹ جاؤں  
وہ دیکھ کے فرمائیں دیوانہ ہے دیوانہ

دنیا کے ولی ہم نے یوں در پہ کھڑے پائے  
ہونٹوں پہ ہیں فریادیں حالت ہے فقیرانہ

عظمت ہو بیاں کیسے دربار رسالت کی  
جبریل بھی آتے ہیں جس در پہ غلامانہ

سرکارِ نیازی کا دامانِ طلب بھر دو  
 حسنینؑ کے صدقے سے مایوس نہ لوٹانہ



دلوں کے گلشن مہک رہے ہیں یہ کیف کیوں آج آرہے ہیں  
 کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں

نوازشوں پر نوازشیں ہیں عنایتوں پر عنایتیں ہیں  
 نبی ﷺ کی نعتیں سنا سنا کر ہم اپنی قسمت جگا رہے ہیں

کہیں پہ رونق ہے میکشوں کی کہیں پہ محفل ہے دل جلوں کی  
 وہ کتنے خوش بخت ہیں جو اپنے نبی ﷺ کی محفل سجا رہے ہیں

نہ پاس پی ہو تو سونا ساون وہ جس سے راضی وہی سہاگن  
 جنہوں نے پکڑا نبی ﷺ کا دامن انہی کے گھر جگمگا رہے ہیں

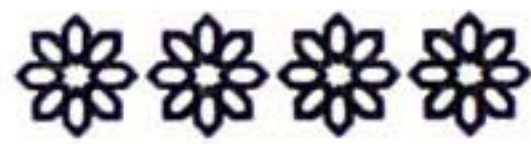
کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی یہ ہے حقیقت  
 جنہیں بلایا ہے مصطفیٰ ﷺ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں



حیپِ داورِ غریب پرورِ رسولِ اکرمِ کرم کے پیکر  
کسی کو در پر بلا رہے ہیں کسی کے خوابوں میں آرہے ہیں

میں اپنے خیرالوریٰ کے صدقے میں ان کی شانِ عطا کے صدقے  
بھرا ہے عیبوں سے میرا دامن حضور پھر بھی نبھا رہے ہیں

بنے گا جانے کا بھر بہانہ کہے گا آ کر کوئی دیوانہ  
چلو نیازی تمہیں مدینے ، مدینے والے بلا رہے ہیں



رُخ پہ رحمت کا جھومر سجائے کملی والے کی محفل سچی ہے  
مجھ کو محسوس یوں ہو رہا ہے میرے آقا ﷺ کی جلوہ گری ہے

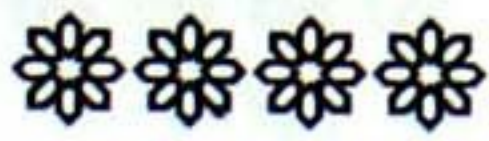
مفلسو! تم اگر چاہتے ہو ، ہو زیارتِ درِ مصطفیٰ ﷺ کی  
دل کی جانب نگاہیں جھکا لو سامنے مصطفیٰ ﷺ کی گلی ہے

وہ سماں کیسا ذی شان ہو گا جب خدا مصطفیٰ ﷺ سے کہے گا  
اب تو سجدے سے سر کو اٹھا لو آپ ﷺ کی ساری اُمت بری ہے

واسطہ سیدِ کربلا کا واسطہ فاطمہؑ کی ردا کا  
میری جھولی بھی سرکارِ علیؑ بھر دو آپ نے سب کی جھولی بھری ہے

مجھ کو فکرِ شفاعت ہو کیونکر دو کریموں کا سایہ ہے سر پر  
اک طرف رحمتِ مصطفیٰؑ ہے اک طرف لطفِ ربّ جلی ہے

دل کے گلشن کی مہکیں فضا میں وجد میں ہیں نیازی ہوائیں  
ان کے حسنِ تصور سے میرے دل کی آباد بارہ دری ہے



قریبِ مصطفیٰؑ ہے کوئی کوئی  
مزے یہ لوٹتا ہے کوئی کوئی

بشر سمجھا نہیں لاکھوں نے لیکن  
حقیقت آشنا ہے کوئی کوئی

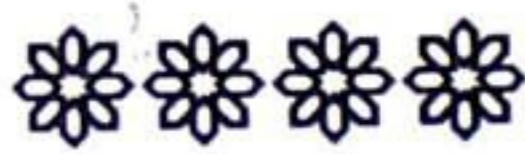
نہیں دار و رسن ہر اک کی قسمت  
اَنَا الْحَقُّ بولتا ہے کوئی کوئی

غنیمت جان لے جتنی ملی ہے  
کہ میخانہ کھلا ہے کوئی کوئی

ترے روضے کی نوری جالیوں کو  
لبوں سے چومتا ہے کوئی کوئی

کھلے ہیں پھول گلشن میں ہزاروں  
نگاہوں میں چچا ہے کوئی کوئی

جو طوفانوں سے کشتی پار کر دے  
نیازی ناخدا ہے کوئی کوئی



محبوب ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں  
آتے ہیں وہی جن کو سرکار ﷺ بلاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں  
جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

بیمار! ذرا جانا دربارِ محمد ﷺ میں  
وہ جامِ شفا اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

جس کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی  
اس کو بھی میرے آقا ﷺ سینے سے لگاتے ہیں

اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی آ کر یہ  
چل تجھ کو مدینے میں سرکارِ ﷺ بلاتے ہیں

آقا ﷺ کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے  
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی ﷺ سرور  
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکارِ ﷺ کا کھاتے ہیں



مدینے بلا لو مدینے کے والی، یہ پیغام لے جا صبا جاتے جاتے  
ہاں پیغام لانا مری حاضری کا، براہِ کرم مہرباں آتے آتے

میں تیری سخاوت پہ قربان جاؤں، میں کیوں نہ ترے در پہ دامن بچھاؤں  
ترے ہاتھ تھکتے نہیں کملی والے، کرم کے خزانے لٹاتے لٹاتے

ادھر بھی نگاہِ کرم ہو خدارا، کبھی تو مقدر کا چمکے ستارا  
مری عمر گزری تری بارگاہ میں، دعاؤں کا دامن بچھاتے بچھاتے

ترے در پہ آؤں میں بن کر سواہلی، رہے سامنے تیرے روضے کی جالی  
غریبوں کے مولا یتیموں کے والی، بڑی دیر کر دی بلاتے بلاتے

کبھی خانہ دل میں تشریف لائیں، بڑی دیر سے منتظر ہیں نگاہیں  
بڑا ساتھ میرا دیا آنسوؤں نے، مرے دل کا آنگن سجاتے سجاتے

مقدر میں میرے بھی ایسی گھڑی ہو، فضائے حرم ہو دیارِ نبی ہو  
درِ مصطفیٰ ﷺ پہ مری حاضری ہو، ندامت کے آنسو بہاتے بہاتے

نگاہوں میں ہوں سبز گنبد کے جلوے، لبوں پر ہوں تیری عنایت کے نغمے  
شب و روز گزریں نیازی کے آقا! ترا ذکرِ انور سناتے سناتے



## محمد عبیدرضا قادری

## تضمین برکلامِ اعلیٰ حضرت

تمہی فرش سے عرش پر جانے والے  
 ترے آگے سب ہاتھ پھیلانے والے  
 تمہی نعمتیں رب سے دلوانے والے  
 چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے  
 مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے  
 سواری سے اپنی تو جس دم اترنا  
 یہاں تھا مرے مصطفیٰ ﷺ کا گزرنا  
 مدینے کے زائر ذرا تو سنبھلنا  
 حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا  
 ارے سر کا موقع ہے او جانے والے  
 ہے بے مثل تیرا کرم جانِ عزت  
 وہ گلشن ہو، صحرا ہو دریا کہ پربت  
 بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے  
 مگر میں مدینے کی عظمت کے صدقے  
 مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے  
 غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے  
 تڑپ کر جو میں نے صدا یہ لگائی  
 اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی  
 ذرا چین لے میرے گھبرانے والے  
 غلامِ نبی خلد میں جا بے جا گا  
 جو عاشق ہے وہ تو ہمیشہ کہے گا  
 رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا  
 پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

یہ نجدی منافق یہ گندہ ہے واللہ  
 جو مردہ کہے تجھ کو مردہ ہے واللہ  
 غلاظت کا بلکہ پلندہ ہے واللہ  
 تو زندہ ہے واللہ ، تو زندہ ہے واللہ  
 مری چشم عالم سے چھپ جانے والے  
 کبھی غوث و خواجہ کے ناموں سے اُلجھیں  
 درودوں سے اُلجھیں سلاموں سے اُلجھیں  
 صحیح العقیدہ اماموں سے اُلجھیں  
 تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں  
 ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے  
 صدا گیت اُن کی محبت کے گانا  
 جگر نجدیوں کے یونہی تم جلانا  
 عبید رضا ان سے دھوکہ نہ کھانا  
 رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا  
 کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے



عرفان احمد

وہ حسن و جمال مبین ترا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ  
 بے مثل ہے تیری شانِ علی ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ

کونین کی دولت کے مالک ، معراج کے دولہا بنتے ہیں  
 لولاک کا سر پر تاج دھرا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ

یہ شمس و قمر ، یہ شجر و حجر ، یہ درّ و گہر ، یہ جن و بشر  
 مظہر ہیں ترے اے سیدنا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ

یہ چاند ستارے اور سورج ، تیری ہی ضیاء سے منور ہیں  
ذروں میں عیاں ہے نورِ ترا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ

جھکتے ہیں ترے درِ انور پر، مغرور و معظم شاہوں کے سر  
ہے کعبے کا کعبہ در تیرا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ

یہ عظمت و شوکت شانِ اتم ، قربانِ جلالت شاہِ اُمم  
یہ کثرتِ کوثرِ قربِ خدا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ

رحمت کی نظر اک ہو جائے ، اس خستہ جگر عرفاں پہ شہا  
ہیں آپ سراپا جود و سخا ، سبحان اللہ ، سبحان اللہ



عطاء الحق قاسمی

ہے مرا چارہ گر مدینے میں  
منزل و راہر مدینے میں

کتنی صبحیں ظہور کرتا ہے  
جاگنا رات بھر مدینے میں



کتنی صدیوں پہ ہو گئے ہیں محیط  
میرے شام و سحر مدینے میں

تو نے تو کچھ بھی دیکھنے نہ دیا  
اے مری چشمِ تر مدینے میں

یاد فرمائیے مرے مولا ﷺ  
مجھ کو بارِ دگرِ مدینے میں

کتنے ہوتے ہیں خوش نصیب عطا  
جن کے ہوتے ہیں گھر مدینے میں



عنایت اللہ رشیدی

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے مرے دل میں عشقِ رسول ﷺ ہو  
میں درود بھیجوں سدا تجھے ، تیری بارگاہِ ﷺ میرا قبول ہو

میں لکھوں تو تیری ﷺ ثنا لکھوں نہ میں اور اس کے سوا لکھوں  
تری ﷺ یاد دل میں بسی رہے تری ﷺ رحمتوں کا نزول ہو

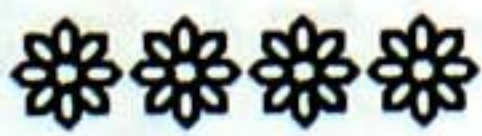
میں جیوں تو تیرے ﷺ دیار میں، میں مروں تو تیرے ﷺ ہی شہر میں  
مجھے خلد سے بھی عزیز ہے، ترے ﷺ شہر طیبہ کا پھول ہو

یہ ترے ﷺ کرم کی ہے انتہا، مجھے نام خیرِ ام ملا  
میں کروں نہ کوئی بھی کام وہ جو تری ﷺ نظر میں فضول ہو

تو عظیم عرب و عجم سے ہے تیری ﷺ شان سب سے بلند تر  
مری روح میں، مرے جسم میں، تری ﷺ نکہتوں کا حلول ہو

ترے سب صحابہؓ ہیں معتبر، یہی تو نے دی ہے ہمیں خبر  
میں انہیں کا مدح سرا رہوں، چاہے کوئی مجھ سے ملول ہو

ترے ساتھ سوئے ہیں ہم نشیں، وہ مراد تھے تری ﷺ بالیقین  
وہ بشارتوں کی شفا بنے، ترے ﷺ کارواں کی جو دھول ہو



پروفیسر عنایت علی خان

کسی غمگسار کی محنتوں کا یہ خوب میں نے صلہ دیا  
کہ جو میرے غم میں گھلا کیا، اسے میں نے دل سے بھلا دیا

جو جمالِ روئے حیات تھا جو دلیلِ راہِ نجات تھا  
اسی راہبر کے نقوش پا کو مسافروں نے مٹا دیا

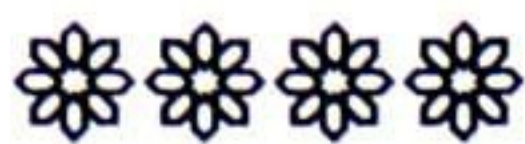
ترے حُسنِ خُلق کی اک رُمق، مری زندگی میں نہ مل سکی  
میں اسی میں خوش ہوں کہ شہر کے در و بام کو تو سجا دیا

میں ترے مزار کی جالیوں ہی کی مدحتوں میں مگن رہا  
ترے دشمنوں نے ترے چمن میں خزاں کا جال بچھا دیا

ترے ثور و بدر کے باب کے میں ورقِ اُلٹ کے گزر گیا  
مجھے صرف تیری حکایتوں کی روایتوں نے مزا دیا

یہ مری عقیدت بے بصر، یہ مری ارادتِ بے ثمر  
مجھے میرے دعویٰ عشق نے نہ صنم دیا نہ خدا دیا

کبھی اے عنایتِ کم نظر ترے دل میں یہ بھی کسک ہوئی؟  
جو تبسمِ رخِ زیست تھا اُسے تیرے غم نے رُلا دیا



## صوفی غلام مصطفیٰ تبسم

رخشنده ترے حُسن سے رخسارِ یقین ہے  
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

ہر گام ترا ہم قدمِ گردشِ دَوراں  
ہر جادہ ترا رہ گزیرِ خلدِ بریں ہے

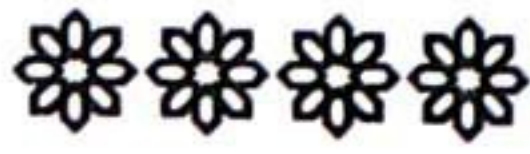
• جس میں ہو ترا ذکر وہی بزم ہے رنگیں  
جس میں ہو ترا نام وہی بات حسیں ہے

چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے  
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جھکتا ہے تکبرِ تری دہلیز پہ آ کر  
ہر شاہِ تری راہ میں اک خاک نشیں ہے

• چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدر  
تو خاتمِ دَوراں کا درخشنده نگیں ہے

آیا ہے ترا اسم مبارک مرے لب پر  
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے



صاحبزادہ فیض الامین فاروقی

شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم کا جس پر کرم ہو گیا  
دونوں عالم میں وہ محترم ہو گیا

آگئی ان کے اخلاق کی روشنی  
دور دنیا سے دورِ ستم ہو گیا

ان کی آمد سے شیطان کا ظلمت کدہ  
ایک ہی آن میں منہدم ہو گیا

ذکرِ میلادِ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود بخود  
شورِ باطل زمانے میں کم ہو گیا

مرحبا سفرِ معراج کی حکمتیں  
عرشِ حق اُن کے زیرِ قدم ہو گیا

بن گیا راحتِ جاں وہ سب کیلئے  
نعت میں لفظ جو بھی رقم ہو گیا

عظمتیں اس کی کوئی بتائے کیا  
وقفِ وصفِ نبی جو قلم ہو گیا

کھل گیا اس کی خاطر درِ خلدِ حق  
ان کے در پر ادب سے جو خم ہو گیا

ان کی نسبت کے صدقے میں فیضِ الامین  
مجھ پہ آسان سفرِ عدم ہو گیا



صاحبزادہ فیض الحسن شاہ

• ازل کے دل کا قرار تو ہے ابد کے رخ کا نکھار تو ہے  
حدوث کی آبرو ہے تجھ سے قدم کا عز و وقار تو ہے

کلید دُرہائے گنجِ مخفی ہے نطق تیرا کلام تیرا  
کہ راز ہائے درون پردہ کا اک فقط راز دار تو ہے

پہنچ سکی گردِ راہ تک بھی تری نہ عقل رسا کسی کی  
کہ سرحدِ فہمِ جبرئیلِ امیں سے بھی تو پار تو ہے

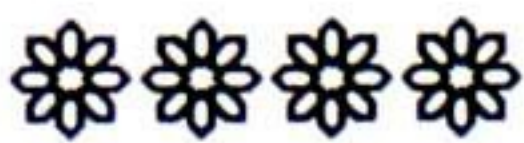
ہزار پردوں میں جوہری نے اگرچہ رکھا چھپا چھپا کر  
دبے نہ رشحاتِ نور تیرے وہ گوہر آبِ دار تو ہے

زمین تیری زمان تیرا مکین تیرے مکان تیرا  
خدا کا محبوب اور اقلیمِ جان کا تاجدار تو ہے

ازل نے تیری عنانِ تھامی ابد نے تیری رکاب چومی  
حدودِ عقل و خرد سے بھی جو پرے ہے وہ شہسوار تو ہے

چمن کی شادابیوں کی یہ رونقیں ہیں فیضِ قدم سے تیرے  
بہار کی جاں نوازیوں کا ثبوتِ جان بہار تو ہے

ہزار حرمانِ بیکسی کا علاج ہے تیری اک توجہ  
ہیں فیض کی زحمتیں بھی رحمت کہ اس کا جب غمگسار تو ہے



## قمر آرا چوہدری

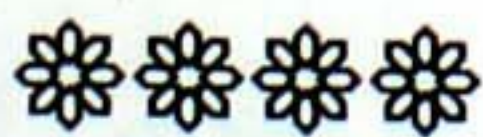
جب بھی لکھنے لگی ہوں میں نعتِ نبی ، انگلیوں میں قلم تھر تھرانے لگا  
جھلملاتا لرزتا ہوا اشکِ غم ، دامنِ چشم میں جگمگانے لگا

پلکیں گلرنگ موتی پروتی گئیں ، مشکلیں دل کی آسان ہوتی گئیں  
جب نبی ﷺ مکرم کا اسمِ حسین ، دمبدم میرے ہونٹوں پہ آنے لگا

کلفتوں کے گھنے ابر چھٹتے گئے ، فاصلے درمیاں کے سمٹتے گئے  
دوریوں میں حضوری کا لطف آ گیا ، فیضِ صلِ علیٰ رنگ لانے لگا

اس میں تازہ بہاریں اترنے لگیں ، کیفیت کے نئے رنگ بھرنے لگیں  
میری سوچوں کے گلزارِ بے برگ میں ، جب سے وہ نورِ حق آنے جانے لگا

کاروانِ شہِ طیبہ کے ساتھ ہیں ، ہر گھڑی رحمتیں ، ہر کہیں برکتیں  
دستِ اقدس نے بڑھ کر سہارا دیا ، جب کسی کا قدم ڈگمگانے لگا



## قمرِ عظمیٰ

منور صبح ہو گی روضہ خیر الوریٰ ہو گا  
زبانِ شوق پر صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہو گا



سہارا دے گی رحمت آپ کی خود اپنے مجرم کو  
گناہوں کے تصور سے جہاں دل ڈوبتا ہو گا

برستی ہوں گی آنکھیں جرمِ عصیاں کے تصور سے  
زباں خاموش ہو گی دل سراپا مدعا ہو گا

أَحَدُ اَرْضِ اَمَانَتِ دَارِ شَهِدَائِے مَحَبَّتِ ہے  
دلِ دیوانہ اس کے ذرے ذرے پر فدا ہو گا

وہ مسجد جس کی بنیادیں امینِ رازِ تقویٰ ہیں  
اسی میں مجھ سا عصیاں کوشِ سجدے میں پڑا ہو گا

پڑا بیمار ہو گا روضہٴ جانِ مسیحا پر  
و فورِ درد ہو گا اور وہ درد آشنا ہو گا

جبینِ شوق لذتِ یابِ کیفِ بندگی ہو گی  
وہیں سجدے ادا ہوں گے جہاں پہ نقشِ پا ہو گا

نفسِ گم کردہ حاضر ہوں جہاں پر طائرِ سدرہ  
وہاں پر کس طرح حاضرِ قمر سا پر خطا ہو گا



قمر انجم

مری زندگی مری آبرو ، یہ عطائے یادِ رسول ہے  
جو یہ درد ہے تو قرارِ جاں ، ہے اگر یہ زخم تو پھول ہے

وہی زندگی تو ہے بندگی ، کی جو وقفِ نعتِ رسول ہے  
جو فقط انہی کے لئے اٹھے ، وہ نگاہ ان کو قبول ہے

جو تری نگاہ میں آ گیا وہ بڑی پناہ میں آ گیا  
ترے واسطے سے ہے مطمئن ترے واسطے ہی ملول ہے

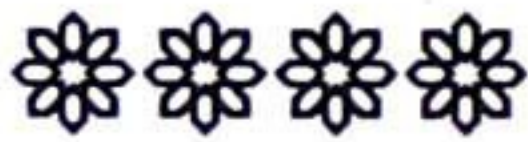
مراسوز بھی ، مراساز بھی ، مرادل بھی ، دل کا گداز بھی  
مری چشمِ ترکی بہار ہے ، مجھے جان و دل سے قبول ہے

تو فدا ہے حور و قصور پر ، مجھے نازِ ذکرِ رسول پر  
تری خلد کیسی ہے تو بتا ، مری خلد کوئے رسول ہے

ترے ذکر کی ہیں یہ برکتیں مرے بگڑے کام سنور گئے  
جہاں تیری یاد ہے دل نشیں وہیں رحمتوں کا نزول ہے

یہی آرزو جو ہو سرخرو ، ملے دو جہان کی آبرو  
میں کہوں غلام ہوں آپ کا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

یہ بڑے نصیب کی بات ہے ترے لب پہ انجم خوش نوا  
کبھی حمدِ ربِ جلیل ہے ، کبھی نعتِ پاکِ رسول ہے



سید قمر زیدی

قلم ہاتھوں میں لینا بعد میں پہلے دعا کرنا  
کہ ممکن ہو قمر سے نورِ اول کی ثنا کرنا

ترے محبوب کی تعریف کرنے کا ارادہ ہے  
جو ممکن ہو تو اک پل کیلئے قدرت عطا کرنا

پریشاں ہوں کہ بندے سے کوئی لغزش نہ ہو جائے  
کہ آساں تو نہیں حق نعتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کرنا

پھر اس کے بعد میں ہوں اور حکم ان کا سر آنکھوں پر  
وفا کرنا وفا کرنا وفا کرنا وفا کرنا

صدا آئی کہ جا تیرے قلم کو روشنی بخشی  
کہ تعظیمِ نبی ﷺ کرنا ہے تعظیمِ خدا کرنا

تری بندہ نوازی ہے کہ اپنے نور کو یا رب  
بشر مانند کر دینا پھر اس کو مصطفیٰ ﷺ کرنا

خداوند! میں عاصی ہوں مریضِ خودنمائی بھی  
وہ شافع ہیں، مسیحا تو مرض کی تو دوا کرنا

قمر اس وقت تو حاضر ہے پیغمبر ﷺ کی خدمت میں  
تو ہم سب کی طرف سے بھی کرم کی التجا کرنا



قیس جالندھری امرچند

• وہ ابر فیضِ نعیم بھی ہے، نسیمِ رحمتِ شمیم بھی ہے  
شفیق بھی ہے، خلیق بھی ہے، رحیم بھی ہے، کریم بھی ہے

وہ حسن سیرت کا ہے مرقع ، جمالِ حق ہے جمال اس کا  
وہ پیکرِ فطرتِ مُعلّے شبیہِ خلقِ عظیم بھی ہے

وہ معنیِ حسن آفرینش نظر نواز ہر اہل بینش  
حبیبِ ربِ جلیل بھی ہے جمیل بھی ہے سلیم بھی ہے

وہ علم و عرفان کا مدینہ خزینہ راز اس کا سینہ  
وہ پیکرِ نورِ سرمدی ہے وہ حُسنِ خلقِ عظیم بھی ہے

وہ حامل و صاحبِ شریعت وہ مرشد و ہادیِ طریقت  
معلمِ معرفت بھی وہ ہے ، رموزِ حق کا علیم بھی ہے

• خلیفہ کی وہ دعا کا ثمرہ کلیم نے اس کی دی بشارت  
وہ خاتمِ نعمتِ نبوت ، ظہورِ لطفِ عمیم بھی ہے

کوئی یہ اس کا وقار دیکھے ، پھر اس پہ یہ انکسار دیکھے  
سرِ مبارک پہ تاجِ اطہر ، دوش پر ایک گلیم بھی ہے

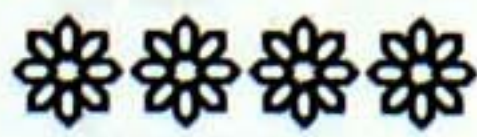
• اٹھائیں جن سے اذیتیں، پھر انہیں کے حق میں دعائیں مانگیں  
کسی میں یہ شانِ حلم بھی ہے؟ اور ایسا کوئی حلیم بھی ہے؟

وہ بقعہ نور وہ مدینہ، حضورِ خلوت نشین ہیں جس میں  
نعیمِ خلد بریں بھی اس میں، وہ رشکِ خلدِ نعیم بھی ہے

ہوا جو طیبہ سے آرہی ہے، ہر اک کلی کو کھلا رہی ہے  
یہی ہوا ہے نسیمِ رحمت یہی تو لطفِ شمیم بھی ہے

• جناب موسیٰ کلیم تھے میں بھی ماننا ہوں کلیم ان کو  
مرے پیمبر کا ہے یہ رتبہ، جلیس بھی ہے کلیم بھی ہے

یہ آپ ﷺ کے قیس کا ہے ایماں حضور ﷺ ہیں رہنمائے انساں  
حضور ﷺ کا جو نہیں ہے قائل شقی بھی ہے وہ لئیم بھی ہے



سید کمال الدین

لب پہ صلِ علی کے ترانے اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں  
یہ ہوا یہ فضا کہہ رہی ہے میرے سرکار ﷺ آئے ہوئے ہیں

جن کی خاطر یہ عالم بنایا اپنے گھر جن کو رب نے بلایا  
اے حلیمہ یہ تیرا مقدر وہ ترے گھر میں آئے ہوئے ہیں

عقل والے زمیں پر ہیں ششدر چاند ٹکڑے ہوا ہے فلک پر  
ساری دنیا ہے محو نظارا آپ انگلی اٹھائے ہوئے ہیں

کیسے کہہ دوں وہ حاضر نہیں ہیں کیسے مانوں یہ ممکن نہیں ہے  
اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہو وہ تصور میں آئے ہوئے ہیں

آج پوری ہوئی دل کی حسرت کیوں نہ جی بھر کے کر لوں زیارت  
قبر میں اے فرشتو نہ آنا میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوئے ہیں

نام نبیوں کے بے شک بڑے ہیں عظمتوں کے نگینے جڑے ہیں  
مقتدی بن کے پیچھے کھڑے ہیں وہ جو پہلے سے آئے ہوئے ہیں

میں مدینے کی گلیوں کے قرباں جن سے گزرے ہیں شاہِ مدینہ  
اس طرح سے مہکتے ہیں رستے عطر جیسے لگائے ہوئے ہیں

چھوڑ کر در بدر کا ٹھکانا ، اے کمال ان کے در پر ہے جانا  
ہم سے لاکھوں بروں کو جو اپنا خاص مہماں بنائے ہوئے ہیں



### گلزار بخاری

چند کھجوریں ، جو کی روٹی ، ایک پیالہ پانی کا  
طور طریقے درویشی کے ، منصب ہے سلطانی کا

مسند، منبر ، گاؤ تکیہ ، قصر حویلی ، کچھ بھی نہیں  
دیا چٹائی پر ہے روشن تہذیبِ عمرانی کا

خدمت گاروں کا لشکر ہے اور نہ فوج کینروں کی  
یہ شاہی دربار ہے کوئی ، یا مسکن حیرانی کا

اسمِ محمد ﷺ ، اک صفحے پر ، ملا کتاب ہستی میں  
جانہ سکا پھر اس سے آگے شوق ورق گردانی کا

حکمت نے دروازہ کھولا ، اس امی کی دستک پر  
جس کا خُلق نمونہ ٹھہرا تعلیمِ قرآنی کا



غار نشینی سے ہجرت تک کیسے کیسے موڑ آئے  
پیکرِ رحمت سے کب چھوٹا جادہ فیضِ رسانی کا



ماہر القادری

رسولِ مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ ﷺ کہئے  
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے  
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہئے

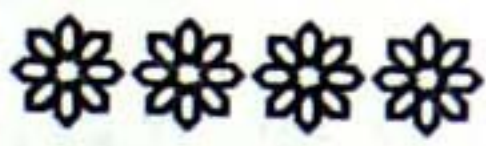
جب اُن کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے  
جب ان کا نام آئے مرجبا صلِّ علی کہئے

مری سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں  
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہئے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نورِ وحدت کا  
اسی کو ابتداء کہیے ، اسی کو انتہا کہئے

غبارِ راہِ طیبہ سُرْمہٗ چشمِ بصیرت ہے  
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفاء کہتے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے  
مری آنکھوں کو ماہرِ چشمہٗ آبِ بقا کہتے



محسنِ نقوی

الہام کی رم جہم کہیں بخشش کی گھٹا ہے  
یہ دل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے

سانسوں میں مہکتی ہیں مناجات کی کلیاں  
گلیوں کے کٹوروں میں ترا نام لکھا ہے !!

گلیوں میں اترتی ہیں ملائک کی قطاریں  
احساس کی بستی میں عجب جشن پڑا ہے !!

اب کون حدِ حُسنِ طلب سوچ سکے گا؟  
کونین کی وسعت تو تہِ دستِ دُعا ہے

ہے تیری کسک میں بھی دھمکِ حشر کے دن کی  
وہ یوں کہ مرا قریہ جاں گونج اٹھا ہے!

آیات کے جھرمت میں ترے نام کی مسند  
لفظوں کی انگٹھی میں نگینہ سا جڑا ہے

اک بار ترا نقشِ قدم چوم لیا تھا!  
سو بار فلکِ شکر کے سجدے میں جھکا ہے

یا تیرے خدوخال سے خیرہ مہ و انجم  
یا دھوپ نے سایہ ترا خود اوڑھ لیا ہے

یا رات نے پہنی ہے ملاحتِ تری تن پر  
یا دن ترے اندازِ صباحت پہ گیا ہے!!

غیروں پہ بھی اَظافِ ترے سب سے الگ ہیں  
اپنوں پہ نوازش کا بھی اندازِ جدا ہے

لمحوں میں سمٹ کر بھی ترا درد ہے تازہ  
صدیوں میں بکھر کر بھی ترا عشق بیا ہے

دیکھوں تو ترے در کی غلامی میں ہے شاہی  
سوچوں تو ترا شوق مجھے ”مظننٰ صُما“ ہے !!

رگِ رگ نے سمیٹی ہے ترے نام کی فریاد  
جب جب بھی پریشاں مجھے دُنیا نے کیا ہے

خالق نے قسم کھائی ہے اُس ”شہرِ آماں“ کی  
جس شہر کی گلیوں نے تجھے ورد کیا ہے

ہر سمت ترے لطف و عنایات کی بارش  
ہر سو ترا دامانِ کرم مہمیل گیا ہے !!

اب اور بیاں کیا ہو کسی سے تری مدحت؟  
یہ کم تو نہیں ہے کہ تو محبوبِ خدا ہے!

سُورج کو اُبھرنے نہیں دیتا ترا جَبّشی  
بے زر کو ابوذر تری بخشش نے کیا ہے

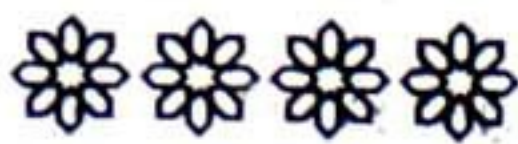
ہے مَوِجِ صَبَا یا تری سانسوں کی بھکارن؟  
ہے موسمِ گُل یا تری خیراتِ قبا ہے

ثقلین کی قسمت تری دہلیز کا صدقہ  
عالم کا مقدر ترے ہاتھوں میں لکھا ہے

اُترے گا کہاں تک کوئی آیات کی تہ میں  
قرآن تری خاطر ابھی مصروفِ ثنا ہے!

محشر میں پرستار ترے یوں تو بہت تھے  
صد شکر مرا نام تجھے یاد رہا ہے!

بخشش تری آنکھوں کی طرف دیکھ رہی ہے  
محسن ترے دربار میں چپ چاپ کھڑا ہے



پہلے مہ و خورشید کو تسخیر کروں میں  
پھر اسم محمد ﷺ کہیں تحریر کروں میں

شہ رگ میں بسا کر تری چاہت کے تقاضے  
خاکستر احساس کو اکسیر کروں میں !

معراج عقیدت تری دہلیز کا بوسہ !  
جنت کو ترے شہر سے تعبیر کروں میں

مہکے جو ترے نام کی خوشبو سے ابد تک  
ایسی کوئی بستی کہیں تعمیر کروں میں

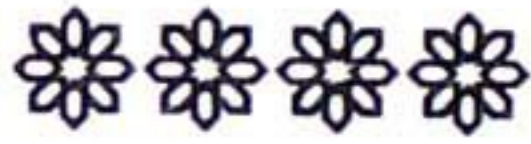
پل بھر جو میسر ہو تری زلف کا سایا  
آرائشِ خال و خدِ تقدیر کروں میں

دے اذن کہ دیکھا تھا شبِ قدر جو دل نے  
اُس خواب کو شرمندہ تعبیر کروں میں

یہ کوثر و تسنیم سے بھیگے ہوئے لمحات !  
اس رُت سے مرتب کوئی تصویر کروں میں

بخشی ہے مجھے اس نے سلیمانی عالم  
پھر کیوں نہ ترے عشق کی تشہیر کروں میں

ہر سانس مجھے بخششِ پیہم کی خبر دے  
محسن کبھی عقبی کی جو تدبیر کروں میں



مجھ کو بھی چاہیے اک نظر آپ ﷺ کی  
میں بھی مدحت کروں عمر بھر آپ ﷺ کی

آسماں آسماں خیمہ بندگی  
کہکشاں کہکشاں رگنڈر آپ ﷺ کی

آپ کی رہ کے ذرے ہیں شمس و قمر  
گردشِ روز و شب نامہ بر آپ ﷺ کی

قابِ قوسین پر جب کمندیں پڑیں  
کیوں نہ مند سجے عرش پر آپ ﷺ کی

آپ ﷺ حرفِ شفاعت کی خیرات دیں  
میری ساری متاع ہنر آپ ﷺ کی

کتنی آیات مفہوم میں ڈھل گئیں  
بات کہنے کو تھی مختصر آپ ﷺ کی

کاش محسن پہ نگہ کرم جا پڑے  
بھیڑ کتنی ہے دہلیز پر آپ ﷺ کی



محمد علی ظہوری

پیکرِ دلربا بن کے آیا ، روحِ ارض و سما بن کے آیا  
سب رسولِ خدا بن کے آئے ، وہ حبیبِ خدا ﷺ بن کے آیا

حضرت آمنہؓ کا دلارا ، وہ حلیمہؓ کی آنکھوں کا تارا  
وہ شکستہ دلوں کا سہارا ، بیکسوں کی دعا بن کے آیا



دستِ قدرت نے ایسا سجایا ، حسنِ تخلیق کو رشک آیا  
جس کا پایہ کسی نے نہ پایا ، وہ خدا کی رضا بن کے آیا

تاجداروں نے دی ہے سلامی ، بادشاہوں نے کی ہے غلامی  
بے مثال اس کا اسم گرامی ، مجتبیٰ مصطفیٰ ﷺ بن کے آیا

مسندِ ناز عرش بریں ہے ، بوریاء جس کا فرشِ زمیں ہے  
در کا دربان روح امیں ہے ، سرورِ انبیاء ﷺ بن کے آیا

وہ نبی رحمتِ عالمیں ہے ، جو بھی ہے ان کے زیرِ نگیں ہے  
ایسا غمخوار دیکھا نہیں ہے ، جیسا خیر الوریٰ بن کے آیا

ہے ظہورِ بڑی شان ان کی ، مدح کرتا ہے قرآن ان کی  
نعت پڑھتا ہے حسان ان کی ، جو مرا رہنما بن کے آیا



تری جالیوں کے نیچے تری رحمتوں کے سائے  
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

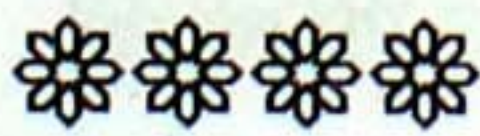
روزے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا  
میری جاں نکل تو جائے ، یہ سماں بدل نہ جائے

کیسی وہاں کی راتیں ، کیسی وہاں کی باتیں  
انہیں پوچھ لو نبی کا جو مدینہ دیکھ آئے

نہ یہ بات شان سے ہے ، نہ یہ بات مال و زر کی  
وہی جاتا ہے مدینے ، آقا ﷺ جسے بلائیں

جو مدینے دن گزراے ، جو مدینے لمحے گزرے  
وہی لمحے زندگی ہیں وہی میرے کام آئے

وہ ظہوری یار میرا وہی غمگسار میرا  
میری قبر پر جو آئے نعتِ نبی سنائے



جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے  
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے  
جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی  
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

دُکھ درد کے ماروں کو غم یاز نہیں رہتے  
جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں  
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار ﷺ نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوری میں دل و جان مدینے میں  
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے



چار سو رحمتوں کے اُجالے ہوئے بزمِ کونین کے پیشوا آگئے  
ذرے افلاک سے باتیں کرنے لگے مصطفیٰ آگئے مصطفیٰ ﷺ آگئے

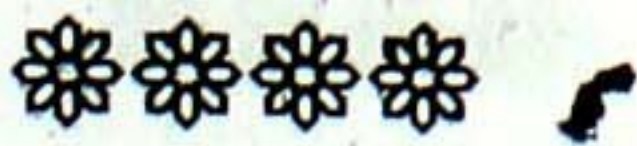
غم کے مارے ہوئے مسکرانے لگے ظلمتوں کے مکین جگمگانے لگے  
بے کسوں کے مقدر ٹھکانے لگے سب کے محسن حبیبِ خدا آگئے

حضرت موسیٰ جن کو ترستے رہے ابنِ مریم بھی جن کی خبر دے آگئے  
پہلے آئے ہوئے جن کے پیچھے کھڑے آج وہ خاتم الانبیاء ﷺ آگئے

بے زبانوں کو طرزِ صدا بخش دی فانی انسانیت کو بقا بخش دی  
دشمنِ جاں کی ہر اک خطا بخش دی بن کے رحمت شفیع الوریٰ آگئے

شبِ گزیدہ کو نورِ سحر دے دیا کورِ دیدہ کو ذوقِ نظر دے دیا  
بے نوا کی دُعا کو اثر دے دیا، ساری مخلوق کا آسرا آگئے

ذکر کیسے کروں وصفِ سرکار کا کیا بیاں ہو سماں اُنکے دربار کا  
ہو ظہور سی بنا مطلعِ انوار کا جب تصور میں وہ دلربا آگئے



دور و آلام کے مارے ہوئے کیا دیتے ہیں

ہم تو بس اُن کی نگاہوں کو دُعا دیتے ہیں

جو بھی مجرم مری سرکار ﷺ کے دامن میں چھپے  
عرش والے اُسے جنت کی سزا دیتے ہیں

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں  
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے  
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

بندہ بننا ہے خدا کا تو گدا بن اُن کا  
جو فقیروں کو شہنشاہ بنا دیتے ہیں

یاد آتی ہے مدینے کی ظہوری جو ہمیں  
غم کے مارے ہوئے کچھ اشک بہا دیتے ہیں



رحمت دو جہاں ، حامی بیکساں ، شاہ کون و مکاں وہ کہاں میں کہاں  
سرورِ سرورال ، رہبرِ رہبراں ، تاجدارِ شہاں وہ کہاں میں کہاں

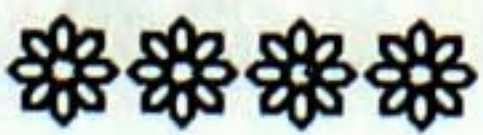
ان کی خوشبو سے مہکے چمن درچمن، تذکرے آپ کے انجمن انجمن  
چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی، ان کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں

کس طرح سے کہاں سے کروں ابتداء ان کے اوصاف کی ہے کہاں انتہا  
ان کا رتبہ ہے کیا، خود ہی جانے خدا، کیا کروں میں بیاں وہ کہاں میں کہاں

وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں، انکے ہونے سے ہے سب کا نام و نشان  
یہ زمیں آسماں یہ مکاں لامکاں، سارے ان کے مکاں وہ کہاں میں کہاں

مہ لقا دلکشا خوش نوا خوش ادا، رہنما پیشوا مجتبیٰ مصطفیٰ ﷺ  
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں میری قاصر زباں وہ کہاں میں کہاں

عمر گزرے مری ذکر سرکار میں، جاؤں ان کے ظہور کی جو دربار میں  
آخری سانس لوں نعت پڑھتا رہوں، ختم ہوگی یہاں وہ کہاں میں کہاں



صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی مراسم کے دل شاد ہوتا رہے گا  
خدا رکھے آباد اہل نظر کو محمد ﷺ کا میلاد ہوتا رہے گا

محمد ﷺ دیا حق نے اسمِ گرامی ہمیں جاں سے پیارا ہے یہ نام نامی  
وسیلہٴ رومیؒ وظیفہٴ جامیؒ یہی نام ہے یاد ہوتا رہے گا

سکونِ دل و جاں خیالِ نبی ﷺ ہے نگاہوں کا مرکز جمالِ نبی ﷺ ہے  
جسے آرزوئے وصالِ نبی ﷺ ہے وہ دل غم سے آزاد ہوتا رہے گا

گلوں کا تبسمِ رخِ واضحی سے وجودِ گلستانِ دمِ مصطفیٰ ﷺ سے  
وہ گلشن نہیں ہے جہاں وہ نہیں ہے وہ خالی ہے برباد ہوتا رہے گا

گدا ہے جو شاہِ اُمم کی گلی کا اُسے کوئی طعنہ نہ دے مفلسی کا  
وہ اُجڑا نہیں ہے کرم ہے سخی کا حقیقت میں آباد ہوتا رہے گا

نوائے ظہوری ثنائے نبی ﷺ ہے مرادین و ایماں رضائے نبی ﷺ ہے  
جو محرومِ لطف و عطائے نبی ﷺ ہے وہ ناکام و ناشاد ہوتا رہے گا



فلک کے نظارو! زمیں کی بہارو! سب عیدیں مناؤ حضور ﷺ آگئے ہیں  
اٹھو غم کے مارو! چلو بے سہارو! خبر یہ سناؤ حضور ﷺ آگئے ہیں

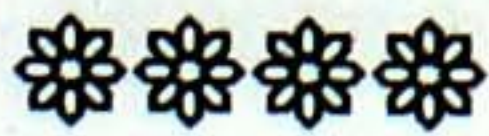
انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا  
ارے گج گلا ہو! ارے بادشاہو! نگاہیں جھکاؤ حضور ﷺ آگئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا اجالا اجالا سویرا سویرا  
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی مرے گھر میں آؤ حضور ﷺ آگئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے، فضاؤں میں نعمات صل علی کے  
درووں کے گجرے سلاموں کے تحفے غلاموسجاؤ حضور ﷺ آگئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیبِ خدا کا یہ میلاد ہے سرورِ انبیاء ﷺ کا  
نبی ﷺ کے گداؤ سب اک دوسرے کو گلے سے لگاؤ حضور ﷺ آگئے ہیں

کہاں میں ظہوری کہاں اُن کی باتیں، کرم ہی کرم ہیں یہ دن اور راتیں  
جہاں پر بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ یہی کہتے جاؤ حضور ﷺ آگئے ہیں



کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے میں جا کے دیکھا  
تجلیوں کا لگا ہے میلہ جدھر نگاہیں اٹھا کے دیکھا



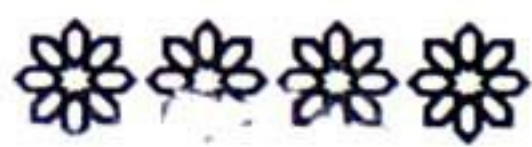
وہ دیکھو دیکھو سنہری جالی ادھر سوالی ادھر سوالی  
 قریب سے ان کے جو بھی گزرا حضور ﷺ نے مسکرا کے دیکھا

عجیب لذت ہے بخودی کی عجب کشش ہے درِ نبی ﷺ کی  
 سرور کیسا ہے کچھ نہ پوچھو لپٹ کے سینہ لگا کے دیکھا

طوافِ روضے کا کر رہی ہیں یہاں وہاں اشکبار آنکھیں  
 ہے گونجِ صلِّ علیٰ کی ہر سو جہاں جہاں پہ بھی جا کے دیکھا

جہاں گئے اُن کا ذکر چھیڑا، جہاں رہے ان کی یاد آئی  
 نہ غم زمانے کے پاس آئے نبی کی نعتیں سنا کے دیکھا

ظہور آئی جاگے نصیب تیرے بس اک نگاہِ کرم کے صدقے  
 کہ بار بار اپنے در پہ تجھ کو ترے نبی نے بلا کے دیکھا



مقدر کو مرے بخشی گئی رحمت کی تابانی  
 مرے حصے میں آئی ہے محمد ﷺ کی ثنا خوانی

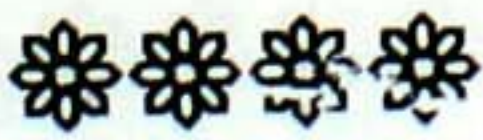
محبت سرورِ کونین ﷺ کی جس دل کو حاصل ہو  
اُسے ہو گی نہ روزِ حشر کوئی بھی پریشانی

زمانہ تا ابد جھکتا رہے گا اُنکے قدموں میں  
جنہیں حاصل ہوئی ہے والی بطحا کی دربانی

عرب کی عظمتیں اللہ اکبر آپ ﷺ کے دم سے  
ہوئی صحرا نشینوں کے مقدر میں جہانبانی

نبی ﷺ کو نور کہنا تو اک ادنیٰ سی عقیدت ہے  
جہاں ذکرِ محمد ﷺ ہو وہ ساری بزمِ نورانی

کبھی تو کہہ کے مستانہ ظہوری کو بلائیں گے  
کبھی تو کام آجائے گی میری چاک دامانی



یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر، سرورِ انبیاء ﷺ تیری کیا بات ہے  
رحمتِ دو جہاں اک تیری ذات ہے، اے حبیبِ خدا ﷺ تیری کیا بات ہے

روح کون و مکاں پہ نکھار آ گیا، سب کی بے چینیوں کو قرار آ گیا  
مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا، آمدِ مصطفیٰ ﷺ تیری کیا بات ہے

حضرتِ آمنہؓ کے دُلا رے نبی ﷺ، غم زدہ اُمتوں کے سہارے نبی ﷺ  
روزِ محشر کہے گی یہ خلقِ خدا، سب کے مشکل کشا ﷺ تیری کیا بات ہے

رحمتِ دو جہاں کا خزانہ ملے، جب گلے سے ہوائے مدینہ ملے  
عرشیوں کی ندا فرشیوں کی صدا، اے درِ مصطفیٰ ﷺ تیری کیا بات ہے

آرزو تھی جو دل کی وہ پوری ہوئی، چوکھٹِ مصطفیٰ ﷺ کی حضوری ہوئی  
ہر جگہ پہ ظہورِ ظہوری ہوئی، اے نبی ﷺ کے گدا تیری کیا بات ہے



محمود احمد

میلادِ نبی ﷺ کی ہر محفلِ عنوانِ عبادت ہوتی ہے  
ہر اہلِ محبت کو حاصلِ عرفان کی دولت ہوتی ہے

محبوبِ خدا یہ کون ہوا؟ معراج کا دولہا کون بنا؟  
یہ کون جہاں میں آتا ہے، یہ کس کی ولادت ہوتی ہے

اس واسطے حضرت کا سایہ اُترا نہ زمیں پر اے ہدم  
سائے کے زمیں پر پڑنے سے توہینِ جلالت ہوتی ہے

جینا بھی تمہارے سائے میں، مرنا بھی تمہارے سائے میں  
سرکار تمہارے سائے کی ہر لمحہ ضرورت ہوتی ہے

دیکھے تو کوئی، سمجھے تو کوئی، آئے تو کوئی اس محفل میں  
اس محفلِ اقدس کی شرکتِ اسرارِ حقیقت ہوتی ہے

چلتی ہے شفاعت کی آندھی، میدانِ قیامت میں جس دم  
بخشش کی نہ ہو امید جسے، اُس کی بھی شفاعت ہوتی ہے

توراة میں پڑھ، قرآن میں پڑھ، ایمان کے سب اوراق میں پڑھ  
محمود نبی کی اے محمود اس شان سے مدحت ہوتی ہے



حافظ مستقیم

تجلیِ محتشم سے پہلے، میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا  
تصویراتِ حرم سے پہلے، میں کچھ نہیں تھا میں کچھ نہیں تھا

مِلا ہے عِز و وقار مجھ کو بنا ہوں جب سے غلام ان کا  
عطائے شاہِ ام سے پہلے میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا

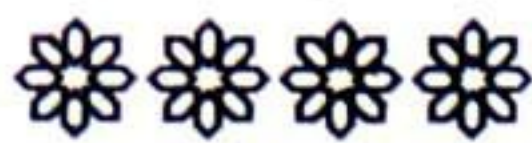
وہ مسکرائے تو پھول برسے چمن کے غنچے خزاں کو تر سے  
بہارِ حُسنِ قدم سے پہلے میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا

جو اشکِ چمکے بیادِ حضرت تو رُوحِ ایمان جگمگائی  
لطفِ چشمِ نم سے پہلے میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا

تم ہی نے انسانیت عطا کی تم ہی نے ذروں کو دل بنایا  
تمہارے لطف و کرم سے پہلے میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا

صفاتِ حقِ زندگی بنے ہیں، ہر اک نفسِ بندگی بنے ہیں  
کسی کی ذاتِ اہم سے پہلے میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا

عطا ہوا جب سے دردِ فرقتِ وظیفہٴ مستقیم یہی ہے  
شہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم سے پہلے میں کچھ نہیں تھا، میں کچھ نہیں تھا



جب مہِ طیبہ کی سینے میں جھلک پاتا ہے دل  
جلوہ گاہِ عرش سے آگے نکل جاتا ہے دل

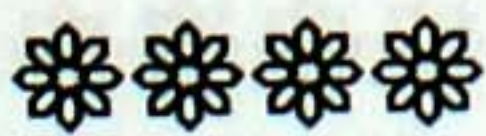
یا رسول اللہ! ﷺ اب تو حاضری کا اذن ہو  
آپ کے دربار میں آتا ہے دل جاتا ہے دل

اے مدینے کی فضا مجھ پر مزید احسان کر  
نور برساتی ہیں آنکھیں اور بھر آتا ہے دل

ہر قدم پر اک نئی معراج ہوتی ہے عطا  
آپ کی راہوں میں جس دم ٹھوکریں کھاتا ہے دل

اے مرے آقا نہ موجیں ہیں نہ طوفانِ بلا  
اک تصور ہے کہ جس میں ڈوبتا جاتا ہے دل

جز مدینہ مستقیم اس کا کوئی حل ہی نہیں  
آہ کی بیتاب موجوں سے جو ٹکراتا ہے دل



## مصطفیٰ رضا خاں نوری

تو شمعِ رسالت ہے عالمِ ترا پروانہ  
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے  
تا حشر رہے ساقی! آباد یہ میخانہ

دل اپنا چمک اُٹھے ایمان کی طلعت سے  
کر آنکھیں بھی نوارنی اے جلوہ جانانہ

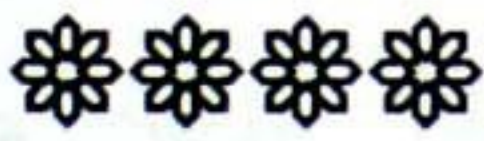
کیوں زلفِ معنبر سے گُوچے نہ مہک اٹھتے  
ہے پنجہٴ قدرت جب زلفوں کی تری شانہ

ہر پھول میں یو تیری ہر شمع میں ضو تیری  
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

سنگِ درِ جاناں پہ کرتا ہوں جبیں سائی  
سجدہ نہ سمجھ زاہد سر دیتا ہوں نذرانہ

معمور اسے فرما ، ویراں ہے دلِ نوری  
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوری  
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ



منظفروارثی

قدموں سے پھوٹی ہے چمک ماہتاب کی  
دہلیز پر کھڑا ہوں رسالت مآب کی

ہے چہرہ رسول نگاہوں کے سامنے  
تفسیر پڑھ رہا ہوں میں ام الکتاب کی

اُس والئی بہار کا دامن ہے ہاتھ میں  
مٹی ہے جس کے سامنے خوشبو گلاب کی

مجھ بے نوا فقیر کی آنکھیں سوال ہیں  
خیرات مانگتی ہے سماعت جواب کی



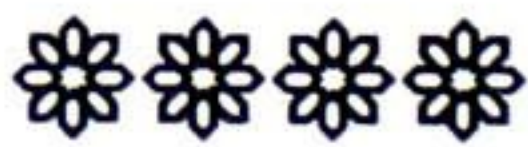
گھر جس کو پانیوں پہ بنانے سکھائے تھے  
 رُلتی ہے ساحلوں پہ وہ اُمت جناب کی

روضے کی جالیوں سے جکڑ دیجئے مجھے  
 زنجیر کاٹ دیجئے مرنے اضطراب کی

سویا ہوا ہوں آپ کے قدموں کی خاک پر  
 تعبیر بھی ہو کاش یہی میرے خواب کی

جذبِ جمال ہو کے بھی چمکی نہیں نظر  
 مجھ کو صلاحیت ہو عطا اکتساب کی

سانسیں ہیں پُل صراطِ مظفر کے واسطے  
 دُنیا بھی اک مثال ہے روزِ حساب کی



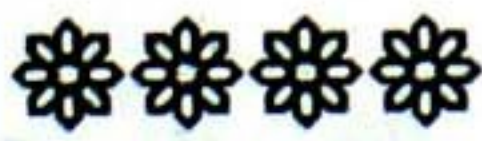
مفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی مجھ کو عشقِ نبی اس قدر مل گیا  
 جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ دُروں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا

جس کی رحمت سے تقدیرِ انساں کھلے اُس کی جانب ہی دروازہ جاں کھلے  
جانے عمرِ رواں لے کے جاتی کہاں خیر سے مجھ کو خیر البشر مل گیا

اُن کا دیوانہ ہوں اُن کا مجذوب ہوں کیا یہ کم ہے کہ میں اُن سے منسوب ہوں  
سرحدِ حشر تک جاؤں گا بے دھڑک مجھ کو اتنا تو زادِ سفر مل گیا

ذہن بے رنگ تھا سانس بے روپ تھی رُوح پر معصیت کی کڑی دھوپ تھی  
اُن کی چشمِ غنی رونقِ جاں بنی چھاؤں جس کی گھنی وہ شجر مل گیا

جب سے مجھ پر ہوا مصطفیٰ ﷺ کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم  
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا



مقصود تبسم

مرے معبود کو پیارے مرے سرکار ﷺ کے گیسو  
عروجِ حسن سے آگے مرے سرکار ﷺ کے گیسو

نہ گھنگرا لے نہ بالکل سیدھے وہ گیسو خمیدہ ہیں  
گھنے اور رنگ میں کالے، مرے سرکار ﷺ کے گیسو

گھماتیں امِ سلیمیٰ پانی میں موئے مبارک کو  
مریضوں کو شفاء دیتے مرے سرکار علیہ السلام کے گیسو

فقط اس واسطے خالدؓ نے ہر اک معرکہ جیتا  
انہوں نے ٹوپی میں رکھے مرے سرکار علیہ السلام کے گیسو

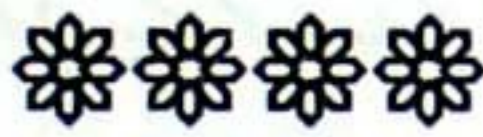
عمرؓ سے عالم برزخ میں ملنے پر یہ پوچھوں گا  
کفن میں کس لئے رکھے مرے سرکار علیہ السلام کے گیسو

منیٰ میں بال کٹوا کر دیا جب حکم آقا نے  
ابو طلحہؓ نے پھر بانٹے مرے سرکار علیہ السلام کے گیسو

زیارت گیسوؤں کی ہے نبی کی دید کا حصہ  
وہ ہے خوش بخت جو دیکھے مرے سرکار علیہ السلام کے گیسو

ادا کرتے ہیں وہ سنت صحابہ کی جنہوں نے بھی  
تبرک جان کر رکھے مرے سرکار علیہ السلام کے گیسو

قسم ”واللیل“ کی قرآن میں محکم مدلل ہے  
کہ ہیں اللہ کو پیارے مرے سرکار ﷺ کے گیسو



حافظ مظہر الدین

ہم سوئے حشر چلیں گے شہ ابرار ﷺ کے ساتھ  
قافلہ ہو گا رواں قافلہ سالار ﷺ کے ساتھ

رہ گئے منزل سدہ پہ پہنچ کے جبریل  
چل نہیں سکتا فرشتہ تری رفتار کے ساتھ

بخت بیدار ہے ، یاور ہے مقدر اس کا  
جس نے دیکھا ہے انہیں دیدہ بیدار کے ساتھ

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ !  
کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

اے خدا ! دی ہے اگر نعتِ نبی ﷺ کی توفیق  
حسن کردار بھی دے لذتِ گفتار کے ساتھ

جب کھلیں حشر میں گیسوئے شفاعت ان کے  
ہم سے عاصی بھی نظر آئیں گے ابرار کے ساتھ

میں یہ کہتا ہوں کہ تھا ان کی نظر کا اعجاز  
لوگ کہتے ہیں کہ دیں پھیلا ہے تلوار کے ساتھ

ایسا حج زحمتِ بیجا کے سوا کچھ بھی نہیں  
عشقِ محکم نہ ہو گر احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

گر مدینے کا تصور ہو تو ظلمت کیسی  
رہے مضبوط رہے عالم انوار کے ساتھ

پل سے مجھ سا بھی گنہگار گزر جائے گا  
ہوگی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت جو گنہگار کے ساتھ

رات دن بھیج سلام ان پر ملائک کی طرح  
پڑھ درود ان پر غلامانِ وفادار کے ساتھ

دیکھ ! اے معترضِ نعتِ رسولِ عربی ﷺ  
 قربِ حسانؓ کو ملا تھا انہی اشعار کے ساتھ

سب عطائیں ہیں خدا کی مرے مولا ﷺ کے طفیل  
 ورنہ یہ لطف و کرم مجھ سے گنہگار کے ساتھ

ہم بھی مظہر سے سنیں گے کوئی نعت رنگیں  
 گر ملاقات ہوئی شاعرِ دربار کے ساتھ



جب لیا نامِ نبی میں نے دعا سے پہلے  
 میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے

کر نہ منزل کی طلب راہنما سے پہلے  
 ذکرِ محبوب سنا ذکرِ خدا سے پہلے

بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام  
 خوب رو لیتا ہوں آقا کی ثنا سے پہلے

دمِ آخر مجھے آقا کی زیارت ہوگی  
ایک دن آئیں گے سرکارِ قضا سے پہلے

حق سے کرتا ہوں دعا پڑھ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود  
یہ وسیلہ بھی ضروری ہے دعا سے پہلے

ہم نے بھی اس درِ اقدس پہ جمائی ہے نظر  
جس جگہ ملتا ہے منکوں کو صدا سے پہلے

تیرے عرفان پہ موقوف ہے عرفانِ خدا  
کہ ترا نام سنا ہم نے خدا سے پہلے

نعت میں کیف و اثر کی ہے طلب تو مظہر  
مانگ لے سوزِ درِ شاہِ ہدیٰ سے پہلے



ممتاز حسین

معراج کی رتیہ دھوم یہ تھی اک راجِ دلارا آوت ہے  
لولاک کا سہرا سر سو ہے وہ احمدِ پیارا آوت ہے

حوروں نے کہا جب بسم اللہ غلاماں نے پکارا **اَلَا اللّٰهُ**  
خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے

جبریل امیں یہ کہتے چلے اے عرشو! تمرے بھاگ جگے  
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار تمہارا آوت ہے

یسیں کی چمک ہے داتن میں طہ کا کرشمہ آنکھن میں  
والفجر کا جلوہ گالن میں وہ عرش کا تارا آوت ہے

مازاغ کا کجلہ نین بھرے والشمس کا بٹنہ مکھ پہ ملے  
ہے میم کا گھونگٹ سہرے تلے وہ رب کا سنوارا آوت ہے

دھرتی سے اٹھا آفاق چڑھا ممتاز یہ غل تھا چاروں طرف  
لو حق سے ملنے صلّ علی سردار ہمارا آوت ہے



نادر جاجوی

آپ ﷺ دنیا میں جلوہ فرما ہوئے زندگی مستند معتبر ہو گئی  
تب گریبانِ شب چاک ہونے لگا آسماں مسکرایا سحر ہو گئی



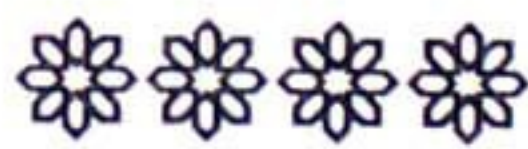
میں کہاں میری قسمت کی وسعت کہاں، ایک نادر دُعا کارگر ہو گئی  
گھر گیا جب میں گردابِ آلام میں، ان ﷺ کو میری خبر وقت پر ہو گئی

ذرے ذرے کا چہرہ دکنے لگا، پتے پتے سے موج بہاراں اٹھی  
رُخ سے پردہ اٹھا کر جدھر آگئے، صبح محشر ادھر جلوہ گر ہو گئی

کیا عرب کی زمیں کیا عجم کی زمیں، احتشامِ مقدر میں کچھ کم نہیں  
پھول ہی پھول کھلنے لگے جس طرف، ان ﷺ کی رحمت میں ڈوبی نظر ہو گئی

حیرتوں نے ادھر انگلیاں کاٹ لیں اور ادھر سامنے منزلیں آ گئیں  
کہکشاں سے جب آگے روانہ ہوئے، عقل بیچاری گردِ سفر ہو گئی

اس تبسم پہ جانیں رہیں لوٹی، اس تکلم پہ جذبے رہے جھومتے  
سیلِ رحمت میں دونوں جہاں بہہ گئے، جب کبھی آنکھ اشکوں سے تر ہو گئی



سیدنا صحر حسین شاہ

عشقِ محبوب میں جو جاں سے گزر جاتے ہیں  
یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ سنور جاتے ہیں

یہ نہ سوچو کہ وہ آئیں گے تو ٹھہریں گے کہاں  
وہ تو خوشبو کی طرح ہر دل میں اتر جاتے ہیں

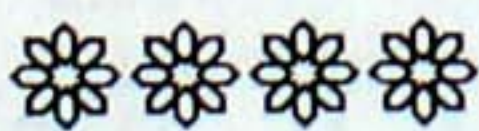
لا مکاں پہ بھی گئے ایک ہی پل میں آقا ﷺ  
اُنکے قدموں میں سمٹ سارے سفر جاتے ہیں

ذرے دیتے ہیں سلاموں کی صدائیں اکثر  
جن گلی کوچوں سے سرکار ﷺ گزر جاتے ہیں

بخششیں دینے کو آتی ہے مبارک اس کو  
جان عالم کے قدم جس جس کے بھی گھر جاتے ہیں

اپنی کٹیا میں کہا حضرت انصاریؒ نے  
دیکھ لیتے ہیں کہ سرکار ﷺ کدھر جاتے ہیں

نام لیتا ہوں مخالف میں جو ان کا ناصر  
چار سو آپ ﷺ کے انوار بکھر جاتے ہیں



وہ بلا لیں اگر یہ بھی کچھ کم نہیں، ان کا تشریف لانا بڑی بات ہے  
کاش ان کی زیارت کا آئے کوئی، پاس میرے بہانہ بڑی بات ہے

زندگی میں مقدر ہو گر مہرباں، میں جو مہماں بنوں یار ہو میزباں  
ان کے قدموں میں گزرے اگر ساتھیو، مختصر سا زمانہ بڑی بات ہے

گرم پتھر پہ حبشی لٹایا گیا، وہ انہی کے لئے درد سہتا رہا  
اس کو معلوم تھا کہ پیا کے لئے، یوں ستم بھی اٹھانا بڑی بات ہے

شبِ فرقت رہے بیقراری رہے، مضطرب دل یونہی عمر ساری رہے  
چشمِ بے چین سے اشکباری رہے، لب پہ شکوہ نہ لانا بڑی بات ہے

وہ اشارہ کریں تو یہ سورج پھرے، جن کو کعبہ عالم بھی سجدہ کرے  
چاند پر پہنچنا بھی حقیقت سہی، چاند قدموں میں لانا بڑی بات ہے

اب میں سمجھا ہوں جامی کا اک راز وہ، جس کی نظروں نے دیکھا تھا اعجاز وہ  
اہلِ دل کے لئے تو خدا کی قسم یار کا آستانہ بڑی بات ہے

میں جو بے کار ہوں میں سیہ کار ہوں، تیری رحمت کا لیکن طلبگار ہوں  
مجھ پہ ناصر ہے انعام سرکار کا، ان کی نعمتیں سنانا بڑی بات ہے



ہمیں وہ اپنا کہتے ہیں محبت ہو تو ایسی ہو  
ہمیں رکھتے ہیں نظروں میں عنایت ہو تو ایسی ہو

وہ پتھر مارنے والوں کو دیتے ہیں دعا اکثر  
کوئی لاؤ مثال ایسی شرافت ہو تو ایسی ہو

اشارہ جب وہ فرمائیں تو پتھر بول اٹھتے ہیں  
نبوت ہو تو ایسی ہو رسالت ہو تو ایسی ہو

وہاں مجرم کو ملتی ہیں پناہیں بھی جزائیں بھی  
مدینے میں جو لگتی ہے عدالت ہو تو ایسی ہو

بنا دیتے ہیں سائل کو سکندر وہ زمانے کا  
کریبی ہو تو ایسی ہو سخاوت ہو تو ایسی ہو

نمازِ عصر کو قربان کر کے ان کی ہستی پر  
علیؑ نے یہ بتایا ہے عبادت ہو تو ایسی ہو

حسینؑ ابن علیؑ نے کربلا میں یہ کیا ثابت  
رہے جاری جو نیزے پر تلاوت ہو تو ایسی ہو

محمد ﷺ کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے  
اسے میلاد کہتے ہیں ولادت ہو تو ایسی ہو

زمین و آسماں والے بھی آتے ہیں غلامانہ  
حقیقت ہے یہی ناصرِ حکومت ہو تو ایسی ہو



نجم احمد

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا  
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا

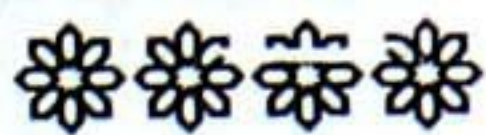
جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بو بکرؑ و عمرؑ عثمانؑ و علیؑ  
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہو گا

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دُنیا کی  
یہ شان ہے خدمتِ گاروں کی سردار کا عالم کیا ہو گا

جب شمعِ رسالت روشن ہو کیونکر نہ جلے پروانہٴ دل  
جب رشکِ مسیحا آ جائیں بیمار کا عالم کیا ہو گا

اللہ غنی سبحان اللہ! کیا خوب ہے روضے کا نقشہ  
محرابِ حرم کا جالی کا مینار کا عالم کیا ہو گا

کہتے ہیں عرب کے ذروں پر انوار کی بارش ہوتی ہے  
اے نجم نہ جانے طیبہ کے گلزار کا عالم کیا ہو گا



رسولِ اکرم، حبیبِ حق ﷺ نے تمام باطل مٹا کے چھوڑا  
دلوں سے نقشِ دوئی مٹا کر، بشر کو حق سے ملا کے چھوڑا

جہاں کا بیڑا شدید طوفاں کی زد میں غرقاب ہو رہا تھا  
حضور ہی کا کرم ہے یہ بھی، اُسے کنارے لگا کے چھوڑا

الگ تھلگ تھے تمام انساں ، جُدا جُدا تھے سبھی قبائل  
تمام بندوں کو مصطفیٰ ﷺ نے ، بس ایک مرکز پہ لا کے چھوڑا

اگر کسی نے طلب کیا کچھ ، رسول اکرم ﷺ کے واسطے پر  
خدا نے جود و سخا ، عطا کا ، کرم کا دریا ، بہا کے چھوڑا

خدا کے گھر جا کے بھی نہ بھولے خیالِ اُمّتِ شفیعِ محشر  
بروزِ حشر اس کو بخشے گا ، خدا سے وعدہ کرا کے چھوڑا

رہے سلامت یہ کیف و مستی کہ جس نے دل میں لگن لگا دی  
میں تجم عشقِ نبی ﷺ پہ قرباں مجھے ثناء خواں بنا کے چھوڑا



محمد نجم الامین سدّوس فاروقی

کوئی ہے ثانی نہ ہمسر ہی کہیں ہے واللہ  
اپنے آقا کا تو سایہ بھی نہیں ہے واللہ

ان کی آئینہ رخی کی میں کیا بات کروں ؟  
اُن کا خالق ہی فقط ان سے حسین ہے واللہ

آسماں ہم پہ ہے استادہ انہی کے دم سے  
ان کے صدقے میں ہی قائم یہ زمیں ہے واللہ

اپنے تو اپنے ہیں اقرار کیا غیروں نے  
یا محمد ﷺ تو ہے صادق ، تو امیں ہے واللہ

قرب حاصل ہے اسے رب دو عالم کا ہی  
شاہِ بطحی کے جو خوش بخت قریں ہے واللہ

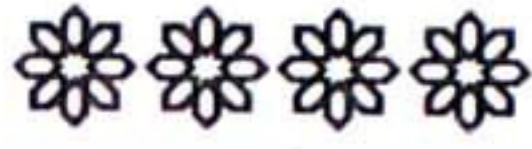
سبق شیطان سے بھی حاصل یہ ہمیں ہوتا ہے  
ہے جو گستاخ نبی کا وہ لعین ہے واللہ

دیدہ کور کو کس طرح نظر آئے کچھ  
گرچہ شناس میں ہی قرآنِ مبیں ہے واللہ

ہوگا آشفۃ خاطر وہ سر حشر ضرور  
سن کے ذکرِ نبی اکرم ﷺ جو حزیں ہے واللہ



میں بھٹک جاؤں گا ممکن ہی نہیں ہے یہ سدّوس  
رستے پر ہادی برحق معین ہے واللہ



ہر حرف پیارا ہے اس نامِ محمد ﷺ کا  
مخرج بھی نیارا ہے اس نامِ محمد ﷺ کا

کوئی ہو کہ تلتیق اللہ لعانی نے  
ہر خط بھی سنوارا ہے اس نامِ محمد ﷺ کا

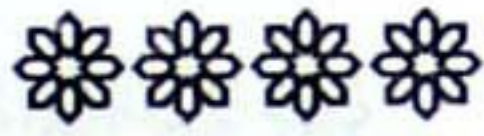
اس نام کے صدقے ہی قائم ہیں جہاں دونوں  
دو جگ کو سہارا ہے اس نامِ محمد ﷺ کا

ہر طرف نظر آئیں اس نام کے ہی جلوے  
ہر سمت نظارا ہے اس نامِ محمد ﷺ کا

ہر قلب میں چاہت ہے ہر قلب میں اُلفت ہے  
ہر لب پر نعرہ ہے اس نامِ محمد ﷺ کا

مجھ کو ہے سدّوسّ عزت حاصل جو زمانے میں

فیضان یہ سارا ہے اس نامِ محمد ﷺ کا



سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

اب تنگی داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

ہر چند کہ مولا نے بھرا ہے ترا کشلول

کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ

سرکار کا دتو ہے درِ شاہاں تو نہیں ہے

جو مانگ لیا مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

جن لوگوں کو یہ شک ہے کرم ان کا ہے محدود

اُن لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

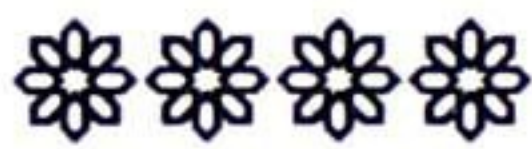
اُس در پہ یہ انجام ہوا حسنِ طلب کا

جھولی مری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

سلطانِ مدینہ کی زیارت کی دُعا کر  
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

دے سکتے ہیں کیا کچھ، کہ وہ کچھ دے نہیں سکتے  
یہ بحث نہ کر ہوش میں آ اور بھی کچھ مانگ

پہنچا ہے جو اُس در پہ تو رہ رہ کے نصیر آج  
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ



چاند تارے ہی کیا دیکھتے رہ گئے  
ان علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارض و سما دیکھتے رہ گئے

پڑھ کے رُوح الایمیں سورہ وضحیٰ  
صورتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہ گئے

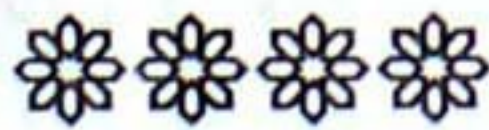
وہ امامت کی شب، وہ صفِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم  
مقتدی مقتدی دیکھتے رہ گئے

نیک و بد پر ہوا ان کا یکساں کرم  
لوگ اچھا برا دیکھتے رہ گئے

معجزہ تھا وہ ہجرت میں ان صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر  
دشمنانِ خدا دیکھتے رہ گئے

مرحبا شانِ معراج ختمِ رسل  
سب کے سب انبیاء دیکھتے رہ گئے

میں نصیر آج لایا وہ نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نعت گو منہ مرا دیکھتے رہ گئے



نعیم صدیقی

تو رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم حق، تو قبولِ حق، ترا تذکرہ ہے فلک فلک  
تو ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہے مجتبیٰ، ترا نعت خواں ہے ملک ملک

یہ طبقِ ترا، وہ طبقِ ترا، یہ افقِ ادھر، وہ افقِ ادھر  
تری جلوہ گاہیں ہزار ہیں، کبھی یاں چمک، کبھی واں جھلک

ترے سب زماں، تراکل مکاں، ترے مہر و مہ تری کہکشاں  
تو ادھر سے اُٹھ، تو ادھر سے آ، تو یہاں چمک، تو وہاں دمک

ابھی غار میں، ابھی بدر میں، ابھی فرش پر ابھی عرش پر  
کبھی وہ ادا، کبھی یہ ادا، کبھی وہ جھلک، کبھی یہ جھلک

وہ جو تو نے خم سے مرے لئے، کوئی چاندنی سی انڈیل دی  
ہے کئی صدی کا یہ واقعہ، مرے جام میں ہے ابھی چمک

ادب انکسار غنا حیا غم حشر صدق صفا دعا  
جو یہ سات رنگ ہوئے بہم تری شخصیت کی بنی دھنک

ترے غم کی جس کو ملی کسک، نہ رہا اسے کوئی اور غم  
اسے اور کچھ نہیں چاہیے، ترے غم کی جس کو ملی کسک



سید نفیس الحسنی

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلین ﷺ! تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں  
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہمی و ہاشمی خوش لقب ، اے تو عالی نسب ، اے تو والا حسب  
دودمانِ قریشی کے دُشمیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے ، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے  
اے ازل کے حسیں ، اے ابد کے حسیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی ، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی  
سیدالاولیس ، سیدالآخریں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا ، اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا  
کیا عرب ، کیا عجم ، سب ہیں زیرِ نگیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی ، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی  
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہیٰ رہگزر میں تری ، قابِ قوسین گردِ سفر میں تری  
تو ہے حق کے قریں ، حق ہے تیرے قریں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

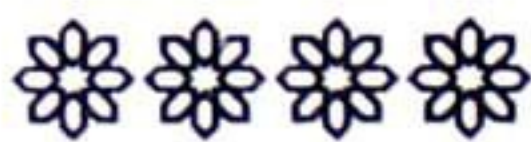
کہکشاں ضوترے سردی تاج کی ، زلف تاباں حسیں رات معراج کی  
”لیلۃ القدر“ تیری منور جبیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ ، مجتبیٰ تیری مدح و ثنا ، میرے بس میں نہیں ، دسترس میں نہیں  
دل کو ہمت نہیں ، لب کو یارا نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے ، کیسے سراپا لکھوں ، کوئی ہے ! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں  
توبہ توبہ ، نہیں کوئی تجھ سا نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی ، ہیں یہ صدیق ، فاروق ، عثمان ، علی  
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشین ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس ، انفسِ دو جہاں سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں  
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں



نور الحسن

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کر حلیمہ مرے گھر میں خیرالوری آگئے ہیں  
بڑے اونچ پر ہے مرا اب مقدر، مرے گھر حبیبِ خدا ﷺ آگئے ہیں

اٹھی چار سو رختوں کی گھٹائیں ، معطر معطر ہیں ساری فضائیں  
خوشی میں یہ جبریل نغمے سنائیں وہ شافعِ روزِ جزا آگئے ہیں ۔

یہ ظلمت سے کہہ دو کہ ڈیرے اٹھالے کہ ہیں ہر طرف اب اُجالے اُجالے  
کہا جن کو حق نے سراجاً منیراً مرے گھر وہ نورِ خدا آگئے ہیں

مقرب ہیں بے شک خلیل و نجی بھی ، بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی  
لئے عرش نے جنکے قدموں کے بوسے ، وہ امی لقبِ مصطفیٰ ﷺ آگئے ہیں

یہ سن کر سخی آپ کا آستانہ ، ہے دامنِ پیارے ہوئے سب زمانہ  
نواسوں کا صدقہ نگاہِ کرم ہو ، ترے در پہ تیرے گدا آگئے ہیں

نکیرین جب میری تربت میں آ کر کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر  
اٹھو بہرِ تعظیمِ نور الحسن اب ، لحد میں رسولِ خدا ﷺ آگئے ہیں



وقار احمد

جب میں نے ذکرِ احمدِ مختار ﷺ کر دیا  
مطلع کو اپنے مطلعِ انوار کر دیا



احسان سب پہ سرورِ عالم ﷺ نے کر دیا  
ہر دامنِ مُراد کو رحمت سے بھر دیا

دُنیا کی بے قراری و شبہائے تیرہ کو  
دولت سکوں کی بخشش ، پیامِ سحر دیا

ایماں کی ہم کو دولتِ بیدار مل گئی  
سود و زیاں سے آپ نے بیگانہ کر دیا

مژدہ شفاعتوں کا وسیلہ نجات کا  
حق سے ادھر ملا تو نبی نے ادھر دیا

تشریف لائے رحمۃ للعالمین جب  
دامنِ جہاں کا لطف و عنایت سے بھر دیا

انسانیت کی تشنہِ لبی بجھ گئی وقار  
ہر نخلِ آرزو کو خدا نے ثمر دیا



## سید ہاشمی میاں

پشیمان نہ ہوں شرمساروں سے کہہ دو  
نبی ﷺ آگئے غم کے ماروں سے کہہ دو

زمانے کے اندھوں کو احمد ﷺ کی منزل  
بتا دیں ذرا تمیں پاروں سے کہہ دو

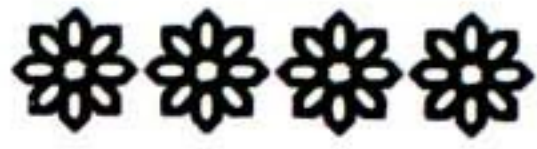
نہ رنج و اَلَم ہے نہ خوف و خطر ہے  
یہ حق بات تم میرے یاروں سے کہہ دو

مرے مصطفیٰ ﷺ ہی مرے ناخدا ہیں  
سمندر کے مغرور دھاروں سے کہہ دو

مجھے آتش عشق ہی نے جلایا  
مجھے نہ ڈرائیں شراروں سے کہہ دو

میں خارِ مدینہ کو ترجیح دوں گا  
گلوں کو بتا دو ، بہاروں سے کہہ دو

میں ہوں ہاشمی کا ، میرا ہاشمی ہے  
یہی بات آقا اشاروں سے کہہ دو



یعقوب انجم

عُشاق میں یہ خواہش یونہی نہ پلی ہو گی  
جنت سے کہیں بڑھ کر طیبہ کی گلی ہو گی

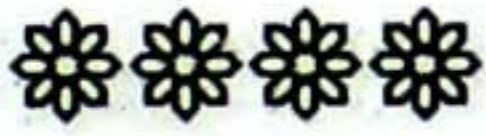
اُس وقت حلیمہ کا ہمسر نہ کوئی ہو گا  
لے کر مرے آقا ﷺ کو جس وقت چلی ہو گی

محبوبِ خدا یارو جس راہ پہ چلے ہوں گے  
وہ خاک فرشتوں نے آنکھوں پہ ملی ہو گی

جب آپ ﷺ چلے ہونگے اصحابؓ کے جُھر مٹ میں  
اک چاند ستاروں کی بارات چلی ہو گی

شیدا لبِ نازک پر ہر رنگ ہوا ہو گا  
قربان تبسم پر سو بار کلی ہو گی

سوچو تو ذرا اجم کیا وہ سماں ہو گا  
سرکار کی نگری جب شام ڈھلی ہو گی



یعقوب پرواز

جس طرح ملتے ہیں لبِ نامِ محمد ﷺ کے سبب  
کاش ہم مل جائیں سب نامِ محمد ﷺ کے سبب

تھا کہاں پہلے ہمیں حفظ مراتب کا لحاظ  
ہم نے سیکھا ہے ادبِ نامِ محمد ﷺ کے سبب

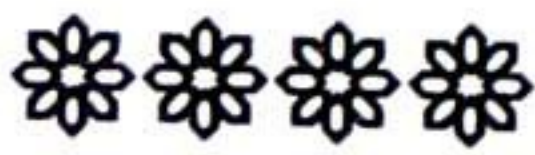
جب لیا نامِ نبی ﷺ حاصل ہوا کیف و سرور  
مٹ گیا رنج و تعب نامِ محمد ﷺ کے سبب

سرورِ عالم ﷺ کے دم سے ہے عجم کی آبرو  
محترم ٹھہرا عرب نامِ محمد ﷺ کے سبب

ایک ہی صف میں کھڑے ہیں بندہ و آقا یہاں  
مٹ گئی تفریق سب نامِ محمد ﷺ کے سبب

جر کے پنچے میں جکڑے جاں بلب انساں کو  
آگیا جینے کا ڈھب نامِ محمد ﷺ کے سبب

بوذرؓ و سلمانؓ ہوں یا مصعبؓ و عثمانؓ ہوں  
ایک ہیں پرواز میں سب نامِ محمد ﷺ کے سبب



### یوسفِ قدیری

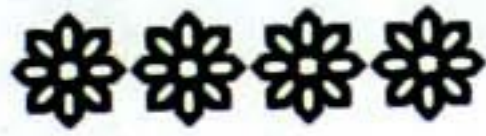
زہے مقدرِ حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا  
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر پہ کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر  
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لَبَّیک کی صدائیں زفرش تا عرش گونجتی ہیں  
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ کہنا آقا! بہت سے عاشق تڑپتے تھے چھوڑ آیا ہوں میں  
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا ترا حافظ و نگہباں اور راہِ بطحا کے جانے والے  
نویدِ صد انبساط بن کر پیامِ دارالسلام آیا



## پنجابی نعتیں

اعظمِ چشتی

اوه حبیبِ خدا ﷺ سرورِ انبیاء ﷺ جس دا صدیاں توں سی انتظار آ گیا  
سکے ہوئے چمن وچ بہار آ گئی روندے ہوئے دلاں نوں قرار آ گیا

جس دی خاطر بچھایا گیا فرش نوں جس دی خاطر سجایا گیا عرش نوں  
جس دی خاطر بنائے گئے دو جہاں بن کے لولاک دا تاجدار آ گیا

دردِ دل دے مرے چین پاؤن نہ کیوں غم مرے دل دے خوشیاں مناؤن نہ کیوں  
زخمِ دل دے مرے مسکراؤن نہ کیوں میرا دردی مرا غمگسار آ گیا

ایس دنیا دی توقیر نوں کیہ کراں ایس دنیا دی جاگیر نوں کیہ کراں  
میرے اُتے خدا دا کرم ہو گیا میرے حصے محمد ﷺ دا پیار آ گیا

میرے جگر اتیاں دا صلا مل گیا رونا اعظم مرا میرے کم آ گیا  
 ناز کیوں نہ کراں اپنی تقدیر تے وچ غلاماں دے میرا شمار آ گیا



کوئی تیں جیہا نظریں آوے تے ویکھاں  
 کوئی دوسرا دل نوں بھاوے تے ویکھاں

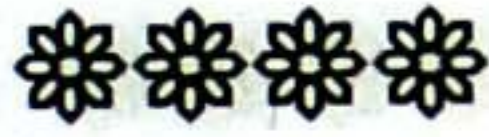
کوئی سورج الٹا پھراوے تے ویکھاں  
 تے سڑیاں کھجوراں اگاوے تے ویکھاں

چوہیں کول سرکار نوں ربّ بلایا  
 کسے ہور نوں وی بلاوے تے ویکھاں

کوئی اوس لہجپال سرکار وانگوں  
 میں بدکار نوں سینے لاوے تے ویکھاں

یتیمیاں دا والی غریباں دا حامی  
 محمد ﷺ جیہا کوئی آوے تے ویکھاں

حسینؑ ابنِ حیدرؑ دے وانگوں جے اعظم  
کوئی اپنے بچڑے گہاوے تے ویکھاں



کی سی جے درد بن کے آ جاندوں  
میرے لوں لوں دے وچ سما جاندوں

حسن دی سلطنت دیا شاہا  
ساڈی بستی وی پھیرا پا جاندوں

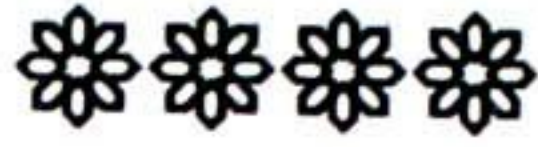
نیویں نظراں کر کے لنگھ ٹریا ایں  
گل نہ کردوں نظر تے پا جاندوں

کی کراں کالی رات نہیں مکدی  
توں جے اوندوں تے دن چڑھا جاندوں

کی خبر سی میں خبرے نہ مردا  
جیوندیاں جیوندیاں جے آ جاندوں



جیویں ہستی مٹائی اعظم دی  
 حسرتاں وی کدی مٹا جانداں



حافظ محمد حسین حافظ

جد وقت نزع آوے طیبہ دی زمیں ہووے  
 سرکار دی چوکھٹ تے ایہہ میری جبیں ہووے

میرے سوہنے دی چوکھٹ دی سئیں خاک جہیا ہرگز  
 دنیا دا کوئی بھاویں کیڈا وی حسیں ہووے

جیہدی نعت پڑھن قدسی جیہدی صفت ہے رب کردا  
 دربان نہ کیوں اُسدا جبریل امیں ہووے

اوبدی شان تے عظمت نوں پا سکدا بشر کیویں  
 جیہدے جوڑیاں دے پٹھاں اوہ عرش بریں ہووے

کہندے نے اوہنوں نجدی اک محض بشر خاکی  
 جیہڑا مظہر حق ہووے جیہڑا نور مبیں ہووے

مژدے جو ”رَالْحَقَّ“ دے دیندا اے زمانے نوں  
کتے میم دی بکل وچہ نہ اوہ پردہ نشیں ہووے

ہندی اے عطا ہر شے سرکار دی چوکھتے  
پر شرط ہے ایہہ حافظِ کامل وی یقین ہووے



در تے کھڑا غلام بڑی دیر ہو گئی  
بھر دو مرا وی جام بڑی دیر ہو گئی

پی پی کے سارے ٹر گئے میخوار ساقیا  
آیا نہیں میرا نام بڑی دیر ہو گئی

دوگھٹ پلا دے سانوں وی اکھیاں دے جام چوں  
بیٹھے آں تشنہ کام بڑی دیر ہو گئی

دو مٹھڑے مٹھڑے بول ذرا بول سوہنیا  
سنیا ترا کلام بڑی دیر ہو گئی

تکناں صبح توں شام تک راہ روز شام دا  
آیا نہیں میرا شام بڑی دیر ہو گئی

چہرے توں کھول زلفاں میخوار سوہنیا  
لبی اے غم دی شام بڑی دیر ہو گئی

ساڈے جیاں غریباں نوں درتے بلان لئی  
ہو جائے اذن عام بڑی دیر ہو گئی

چھوٹی جئی آرزو اے ایہہ حافظ غلام دی  
من لو مرا سلام بڑی دیر ہو گئی



عبدالستار نیازی

آکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گزر ہووے  
میں مر کے وی نہیں مردا جے تیری نظر ہووے

دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں شانناں دا  
تیرے نام توں وار دیاں جنی میری عمر ہووے

دیوانیو! بیٹھے رہو محفلِ نونِ سجا کے تے  
شاید میرے آقا دا ایتھوں دی گزر ہووے

اوہ کیسیاں گھڑیاں سن مہمان ساں سوہنے دے  
دل فیر وی کردا اے طیبہ دا سفر ہووے

جے جیون دا چا رکھنا ایں توں راہیا مدینے دیا  
سوہنے دے دوارے تے مر جاویں جے مر ہووے

کیوں فکر کریں یارا ماسہ وی اگیرے دا  
اوہنوں ستے ای خیراں نیں جدا سائیں مگر ہووے

ایہہ دل وچ نیازی دے اک آس چروکئی اے  
سوہنے دے شہر اندر میری وی قبر ہووے



اچا سچا سوچ دا معیار ہونا چاہی دا  
اللہ دے حبیب ﷺ نال پیار ہونا چاہی دا

سانوں یارِ غارؔ نے ایہہ دسیا اے دوستو!  
سب کجھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا

حضرت صدیق دے ایہہ دل دی تمنا سی  
یارِ نال یارِ دا مزار ہونا چاہی دا

ساڈے اتے ہو جان اللہ ایہہ عنایتاں  
جیوندے جیوندے سوہنے دا دیدار ہونا چاہی دا

جیہڑے تیرے نام دیاں محفلاں سجاندے نیں  
اوہناں بیلیاں دا بیڑا پار ہونا چاہی دا

نام لوواں جدوں تیرا میرے من موہنیاں  
بناں پیتے اکھاں چہ خمار ہونا چاہی دا

یاد کرو جیہڑے ویلے اپنے غلاماں نوں  
ساڈا وی غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا

لج پال سوہنے دیاں نظراں دے سامنے  
گھر ہونا چاہی دا مزار ہونا چاہی دا

دم دم خیر منگے جیہڑا تیرے دم دی  
دنیا چہ ایسا وی کوئی یار ہونا چاہی دا

لباں تے نیازی ہون ساہ جدوں آخری  
اوس ویلے سوہنے دا دیدار ہونا چاہی دا



نہیں کوئی اوقات اوگنہار دی  
جیہو جئی وی ہاں میں ہاں سرکار دی

کیوں پھراں میں منگتیاں توں منگدی  
میں تے منگتی ہاں خدا دے یار دی

اللہ دی سونہہ سانوں کوئی بھکھ نہیں  
بھکھ ہے تے ہے ترے دیدار دی

اونہاں نوں چنگی نہیں لگدی کوئی شے  
جھلک ویکھی اے جہاں سرکار دی

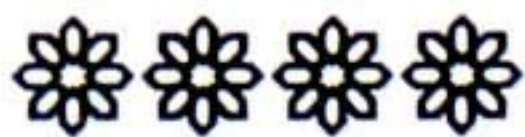
کوئی سن کے خوش نہیں ہندا نہ ہووے  
گل کرنی ایں اساں تے یار دی

مہرباناں سوہنیاں من موہنیاں  
دیکھ جا حالت کدے بیمار دی

اوناں جاناں رے ترے دربار تے  
جھوک وسدی رے مٹھے من ٹھار دی

اوتھوں نہیں ہوندی کسے شے دی کمی  
جو روے تن من نبی توں وار دی

جو ملی عزت نیازی جگ تے  
مہربانی ہے ایہہ سب سرکار دی



محمد علی ظہوری

دل یار دا نذرانہ لے یار دے کول آئے  
محبوب دی مرضی اے گل لائے یا ٹھکرائے

نال اپنے اڑا لے جا میرے اتھرو ہوائے نی  
محبوب نوں رو آکھیں سانوں ہور نہ تڑپائے

راہ یار دا تکتنا ایں اس راہ توں نہ ہٹنا ایں  
محبوب دی مرضی اے اوہ آئے یا نہ آئے

کون ایہناں نوں سمجھاوے کہن اپنے جہیا اوہنوں  
جدی کالیاں زلفاں دی رب آپ قسم کھائے

جنت چہ مزہ آوے سرکار ﷺ جے فرماون  
لے آؤ ظہوری نوں اک نعت سنا جائے



فلک خوبصورت سجایا نہ ہندا کسے شے دا وی اتھے سایہ نہ ہندا

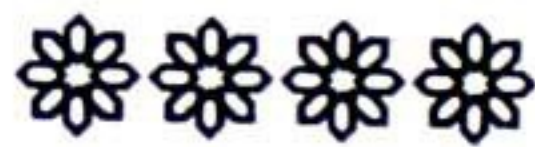
نہ ایہہ عرش گرسی تے نہ چن تارے شب و روز دے نہ ایہہ ہندے نظارے



نہ جن و بشر تے نہ کوئی پرندہ      حیاتی ممانی نہ مویا نہ زندہ  
 نہ حوراں دے قصے نہ آدم نہ حوا      نہ یعقوب، یونس، نہ یوسف، زلیخا  
 نہ تختاں تے تاجاں دے سلطان ہندے      نہ محلاں دے والی نہ دربان ہندے  
 نہ ملدی کسے نوں کدی زندگانی!      ہوا ایہہ نہ ہندی تے نہ ہندا پانی!  
 نبی نہ ولی غوث ابدال ہندے      نہ ہندے مہینے نہ ایہہ سال ہندے  
 ربیع الاول دا نہ ہندا مہینہ      کوئی جاندا نہ اوہ مکہ مدینہ  
 نہ میلاد ہندے نہ ایہہ نعت خوانی      ثناخواں نہ ہندے نہ ایہہ خوش بیانی  
 نہ عرشی نہ فرشی نہ خاکی نہ نوری      زمانے تے کجھ وی نہ ہندا ظہوری

کسے چیز دا اتھے سایہ نہ ہندا

جے رب نے محمد ﷺ بنایا نہ ہندا



کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا اس ناں دیاں ریاں کون کرے  
 دو جگ تے ہے سایہ رحمت دا ایہدی چھاں دیاں ریاں کون کرے

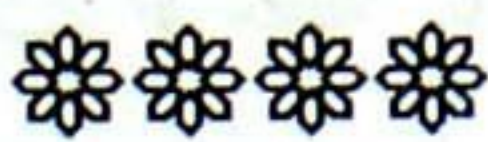
دھن بھاگ حلیمہ دائی دا ملیا محبوب خدائی دا  
 جدی گود اچ والی دو جگ دا اس ماں دیاں ریاں کون کرے

جو سوہنے نے فرمایا اے اوہناں سن کے سیس نوایا اے  
بیشل محمد عربی ﷺ دے سجناں دیاں ریاں کون کرے

جو ہجر نبی وچہ روندیاں نیں بدیاں دے دفتر دھوندیاں نیں  
اوہناں کرماں والیاں اکھیاں دے بہجواں دیاں ریاں کون کرے

ہر ذرہ نور خزینہ ایں شہراں چوں شہر مدینہ اے  
جتھے روضہ کملی والے دا اس تھاں دیاں ریاں کون کرے

لکھ غزل قصیدے پڑھدا رہو گیتاں دیاں پوڑیاں چڑھدا رہو  
پر یار ظہوری سوہنے دیاں نعتیاں دیاں ریاں کون کرے



مکے چار چوفیرے پکار پے گئی والی دو جہان دا آیا اے  
والضحیٰ چہرہ تے واللیل زلفاں کسے ماں کرماں والی جایا اے

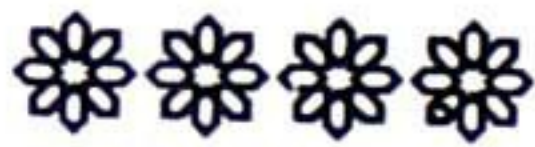
اوبدے حسن دی جھاں نہ جائے جھلی حسن والیاں مکھ لکایا اے  
جدوں ٹرداتے کر دی زمین سجدے شجر و حجر نے سیس نوایا اے

نال انگلی دے چن توڑ دیندا آپے توڑ کے جوڑ دکھایا اے  
جدوں چاہوندا اے سورج نوں موڑ دیندا رب اوہنوں مختار بنایا اے

رَبّ اوہدی زبان چوں بولد اے بولے جو قرآن فرمایا اے  
اوہنوں دیکھ کلمہ پڑھیا کنکراں نیں حکم اوس نے جدوں سنایا اے

جتھے کئی خدا سن جھوٹھیاں دے جھنڈا اوتھے توحید دا لایا اے  
دشمن دین گالاں اوہ دعا منگے اوہدے خُلق دا انت نہ پایا اے

حامی اوہ غریباں تے بیکساں دا جنھے سب دا درد ونڈایا اے  
کیوں نہ خوشیاں ظہوری مناؤن سارے کملی والا تشریف لایا اے



پیر سید مہر علی شاہ

اَج سِکِ مِترَاں دِی وِدیہِری اے ، کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے  
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے ، اَج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں

الطِّيفُ سَرِيٌّ مِّنْ طَلْعَتِهِ، وَالشَّدَّ وَبَدَا مِنْ وَفْرَتِهِ  
فَسَكْرَتْ هُنَا مِنْ نَظْرَتِهِ ، نیناں دیاں فوجاں سرچڑھیاں

مکھ چند بدر شعشانی اے ، متھے چمکے لاٹ نورانی اے  
کالی زلف تے اکھ مستانی اے ، مخمور اکھیں ہن مد بھریاں

دو ابرو قوس مثال دین ، جین توں نوکِ مژہ دے تیر چھٹن  
لباں سُرخ آکھاں کہ لعلِ یمن ، چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں ، جانان کہ جانِ جہان آکھاں  
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں ، جس شان توں شانناں سب بنیاں

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں ، بے صورت ظاہر صورت تھیں  
بے رنگ دے اس مورت تھیں ، وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں

دے صورت راہ بے صورت دا ، توبہ راہ کی عین حقیقت دا  
پر کم نہیں بے سوجھت دا ، کوئی وریاں موتی لے تریاں

ایہا صورت شالا پیشِ نظر ، رہے وقتِ نزع تے روزِ حشر  
ولچہ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گذر ، سب کھوٹیاں تھیں تہ کھریاں

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ  
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء ، گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں



سیدنا صحر حسین چشتی

حسن والے حسیناں دے سردار دے آکے چہرہ انور نوں تكدے رہے  
آکے سارے ملائک حلیمہ دے گھر شانناں والے پیمبر نوں تكدے رہے

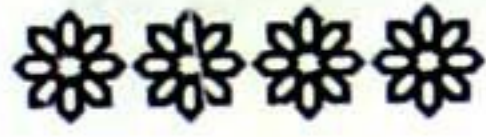
ڈٹھا سرکارِ عالم ﷺ دا چہرہ جدوں آکے حوراں نے گایا سی سہرہ جدوں  
مکے والے مکاناں چوں پا جھاتیاں سب حلیمہ دے چھپر نوں تكدے رہے

دیتا مرحب نوں پیراں دے تھلے لٹا کیتا سرنوں سی تن کولوں جس دم جدا  
نازاں والے جیالے تے شہ زوروی کملی والے دے حیدر نوں تكدے رہے

آگئی یاد محشر دی مینوں گھڑی جیہڑے ویلے سی سرتے قیامت کھڑی  
آکے سوہنے جدوں کیتی رحمت دی چھاں سارے ساقی کوثر نوں تكدے رہے

اک نمونہ ہے سرکار دی زندگی شہنشاہ جہاں ہو کے ایہہ سادگی  
جیہڑے سوندے سی ریشم دے بستراتے اوہدے کھجیاں دے بستر نوں تكدے رہے

میرے محبوب ہادی دا دیکھو کرم قبر وچ جد نکیراں نے رکھیا قدم  
 نعت سوہنے دی ناصر نے جس دم پڑھی بیٹھے میرے مقدر نوں تکدے رہے



رحمت دی تصویر مدینہ  
 عاشق دی جاگیر مدینہ

ہر عاشق دا قبلہ کعبہ  
 عشق دی ہے زنجیر مدینہ

روز نکل کے اکھ دی جوہ چوں  
 لہ دے میرے نیر مدینہ

مر جاواں تے کر چھڈیا جے  
 کفن اتے تحریر مدینہ

پیار دا پہلا باب ہے طیبہ  
 کل شہراں دا پیر مدینہ

تخت ہزارے ول نہ ویہندی  
جے تک لیندی ہیر مدینہ

دین دی خاطر چھڈیا ہے سی  
رو رو کے شبیر مدینہ

ہر شے ناصر مٹ جانی اے  
رہنا فقط اخیر مدینہ



حاجی محمد یوسف نگینہ

ایہہ دھرتی نہ ہندی نہ آسمان ہندا جے پیدا نہ عرشاں دا مہمان ہندا  
نہ شمس و قمر کہکشاں نہ ستارے نہ جنت نہ جنت دا سامان ہندا

ایہہ جلوے ایہہ منظر ایہہ رنگیں نظارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دے ہونے تھیں ہوئے نے سارے  
جے پیدا نہ ہندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیارے نہ ظاہر کدی آپ رحمان ہندا

پنگوڑے چہ جد سوہنا انگلی ہلاوے تے چن اوہدی انگلی تے نچ نچ وکھاوے  
تے پارے دے وانگوں پیا دوڑ لاوے جدھر کملی والے دا فرمان ہندا

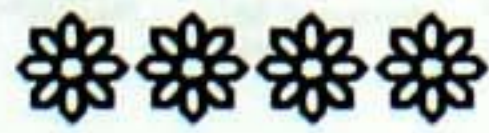
جنوں نور اپنے توں رب نے بنایا من اللہ نُورُ دا پا تاج آیا  
 نہ رب اوہنوں کہندا سراج منیرا جے ساڈے جیا سوہنا انسان ہندا

او ہر شے دا جوہر تے اصلِ دو عالم او آدم بھی ہے پر ہے آدم توں اقدم  
 جے سورج نہ ہندا نہ ہندیاں شعاعاں بنا بیج کیوں گلستان ہندا

ٹھکانہ نہ کر جھلیا محدود اُس دا ہے ہر ذرے وچ نور موجود اُس دا  
 ہے پتے دی رگ چہ جوہر دا جلوہ تو کیوں ایویں جاندا ایں حیران ہندا

خدا کیتا مختارِ کل مصطفیٰ نوں غلام اوہدا کر دتا ارض و سماء نوں  
 جو حاکم نہ منے حبیبِ خدا ﷺ نوں کدی اوہدا کامل نہ ایمان ہندا

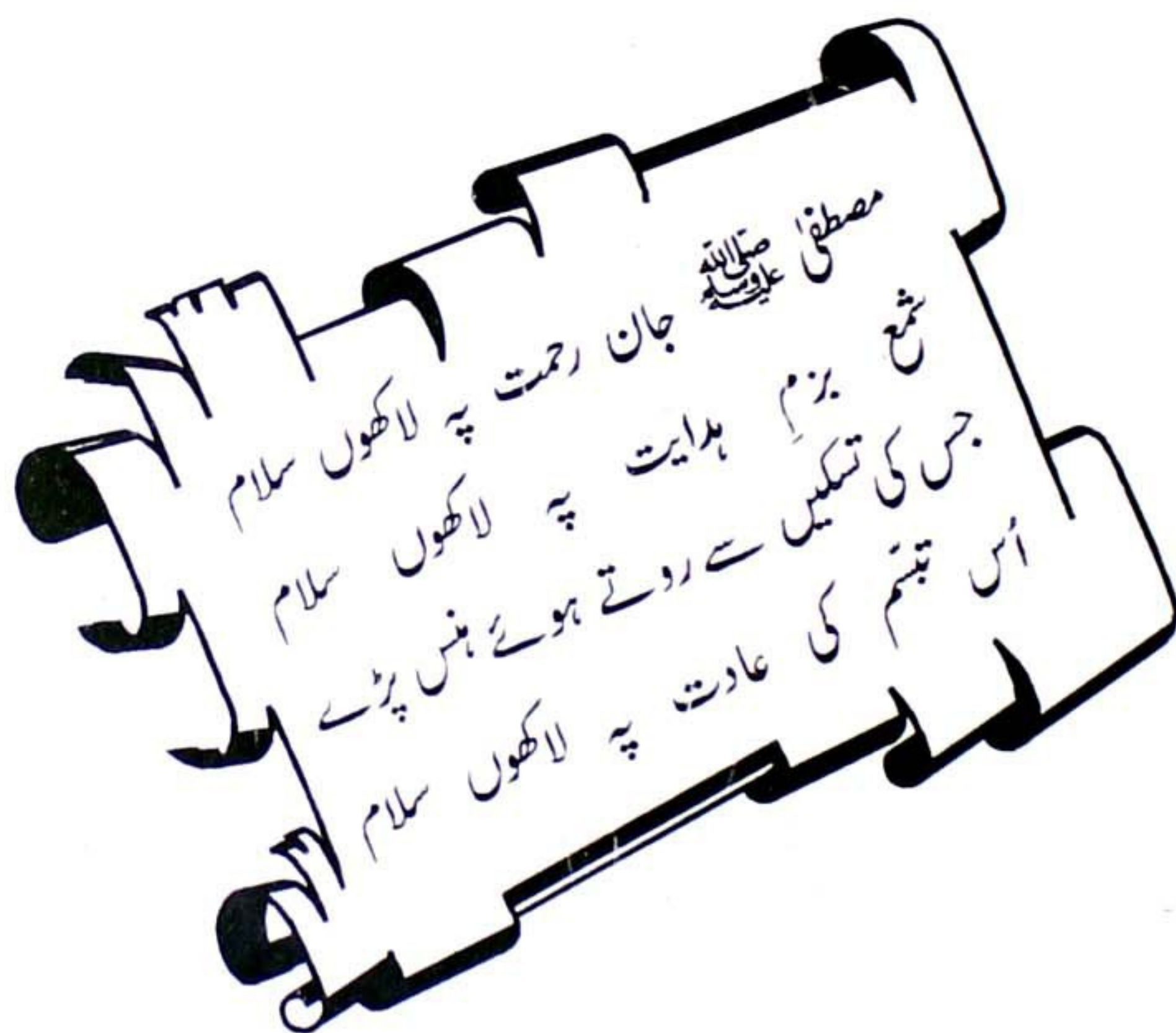
کرم جے ناں ہندا میرے مصطفیٰ دا نہ لگدا پتہ ابتدا انتہا دا  
 نہ یوسفؑ نگینہ لٹاندا نگینے نہ مضمون ہندا نہ عنوان ہندا





# درود و سلام

درود و سلام





## ادیب رائے پوری

خیر البشر پر لاکھوں سلام  
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

جن و ملائک تیرے غلام  
سب سے سوا ہے تیرا مقام  
یسین و طہ تیرے ہی نام  
خیر البشر پر لاکھوں سلام

عرش بریں تک چرچا تیرا  
شمس و قمر ہیں صدقہ تیرا  
اے ماہ کامل حسن تمام  
خیر البشر پر لاکھوں سلام

اے جانِ جاں جانِ جہاں  
شاداں کہ تم ہو شاہِ جہاں  
نازاں کہ ہم ہیں ادنیٰ غلام  
خیر البشر پر لاکھوں سلام

تیری ثناء ہے میرا نصیب  
 قربان تجھ پر جانِ ادیب  
 تجھ پر تصدقِ عالمِ تمام  
 خیر البشر پر لاکھوں سلام



امام احمد رضا خاں

مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے  
 اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند  
 اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پتی پتی گلِ قدس کی پتیاں  
 اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا  
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

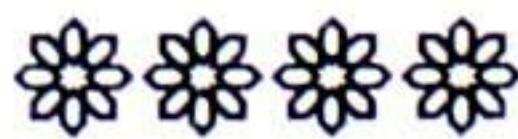
دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان  
کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچنے بچہن  
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی  
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا  
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا  
مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



## جگن ناتھ آزاد

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اُس فخرِ دوراں پر  
ہزاروں جس کے ہیں احسان اس دنیائے امکاں پر

سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین بن کر  
پیامِ دوست بن کر صادق الوعد و امین بن کر

سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں  
کیا حق کیلئے بے تاب سجدوں کو جبینوں میں

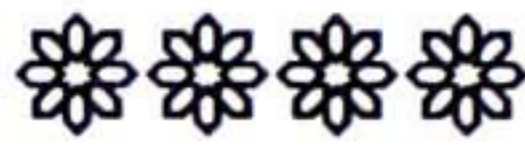
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ  
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ

بڑے چھوٹے میں جس نے ایک اخوت کی بنا ڈالی  
زمانے سے تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی

مددگار و معاون بے بسوں کا زیرِ دستوں کا  
ضعیفوں کا سہارا اور محسنِ حق پرستوں کا

سلام اس پر کہ جس کے نور سے پر نور ہے دنیا  
سلام اس پر کہ جس کے نطق سے مسحور ہے دنیا

سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا  
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا



صوفی جمیل الرحمن قادری

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ و السلام  
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ و السلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر درود  
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ و السلام

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود  
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ و السلام

رَبِّ هَبْ لِي أُمَّتِي كَهْتِي هُوَ بِيَدَا هُوَ  
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ و السلام

بت شکن آیا یہ سن کر سر کے بل بت گر گئے  
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ و السلام

غنچے چٹکے ، پھول مہکے ، چھپھائیں بلبلیں  
گل کھلا باغِ اَحَد کا الصلوٰۃ و السلام

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد  
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ و السلام



حفیظ جالندھری

سلام اے آمنہؓ کے لال ، اے محبوبِ سبحانی  
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی  
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں  
شریکِ حالِ قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربانی



تری صورت تری سیرت ، ترا نقشہ ترا جلوہ  
تبسم ، گفتگو ، بندہ نوازی ، خندہ پیشانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا  
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے  
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی

ترا در ہو مرا سر ہو ، مرا دل ہو ترا گھر ہو  
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے کوچہ الفت  
عقیدت کی جہیں تیری مروت سے ہے نورانی



سہیل احمد صدیقی

اے صبا! مصطفیٰ سے جا کہنا غم کے مارے سلام کہتے ہیں  
سبز گنبد کی ان بہاروں کو دل ہمارے سلام کہتے ہیں

آپ کی فکر سے چراغاں ہے آپ کا پیار غم کا درماں ہے  
خازنوں پہ آپ کا ہے کرم پھول سارے سلام کہتے ہیں

سبز گنبد کا آنکھ میں منظر اور تصور میں آپ کا منبر  
سامنے جالیاں ہیں روضے کی دل ہمارے سلام کہتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا  
حاجیو! مصطفیٰ ﷺ سے کہہ دینا بے سہارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو  
جن سے معمور ہے فضا ہر سو وہ نظارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں  
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

زائرِ طیبہ! تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا  
آپ کی گردِ راہ کو آقا دل ہمارے سلام کہتے ہیں

اے خدا کے حبیب پیارے رسول ﷺ یہ ہمارا سلام بھی ہو قبول  
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کے سارے سلام کہتے ہیں

غم کے بادل تمام چھٹنے لگے پردے آنکھوں سے سارے ہٹنے لگے  
جو تلام بنے ہوئے تھے سہیل وہ کنارے سلام کہتے ہیں



ماہر القادری

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی  
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے  
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں  
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا  
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو اُمت کے لئے راتوں کو روتا تھا  
سلام اس پر جو فرشِ خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی  
سلام اس پر کہ مُشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

درود اس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل و جاں ہے  
درود اس پر کہ جس کے خُلق کی تفسیر قرآن ہے

درود اس پر کہ جو تھا صدرِ محفلِ پاکبازوں میں  
درود اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں

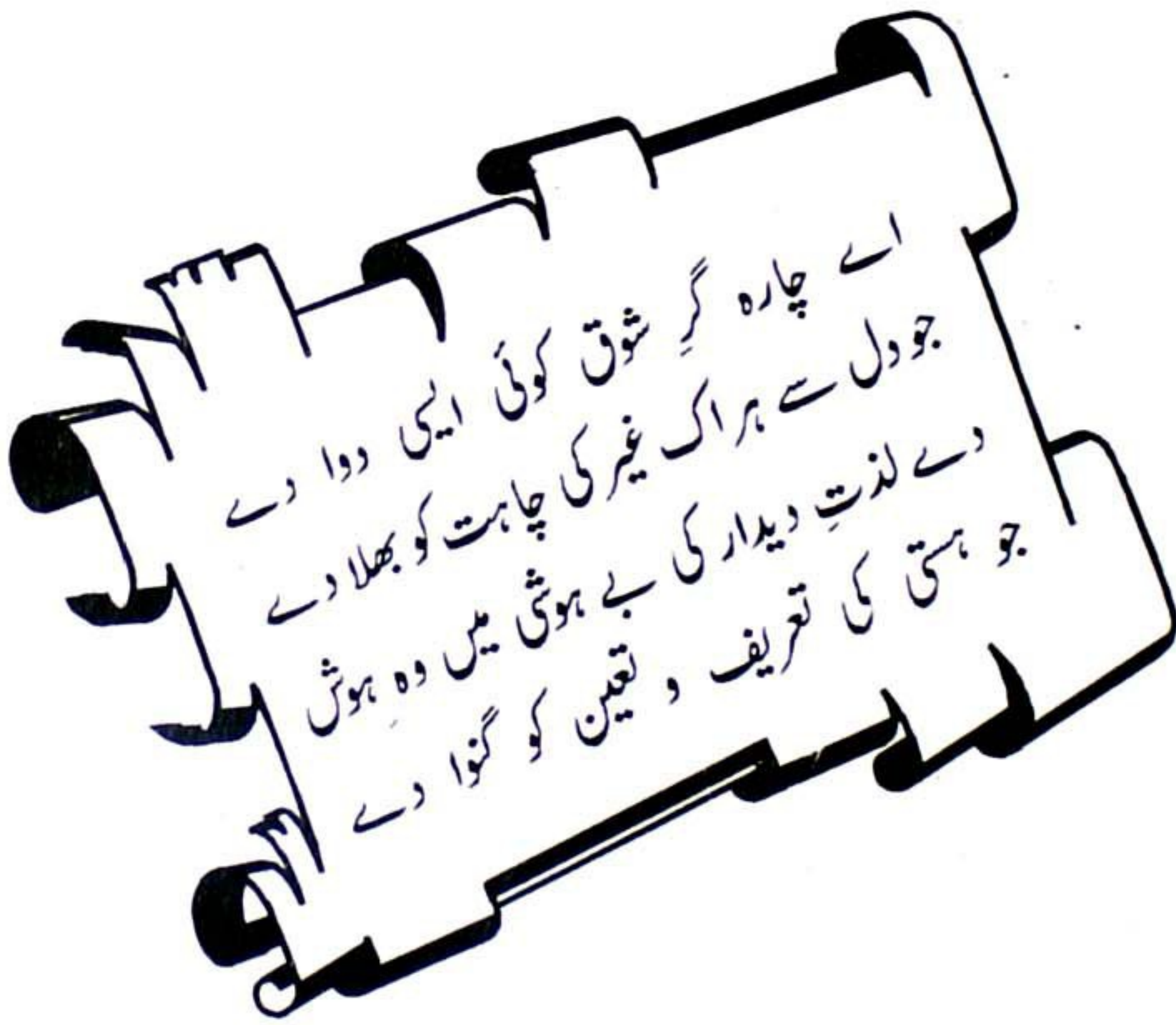
درود اس پر کہ جو ماہر کی امیدوں کا ملجا ہے  
درود اس پر کہ جس کا دونوں عالم کو سہارا ہے

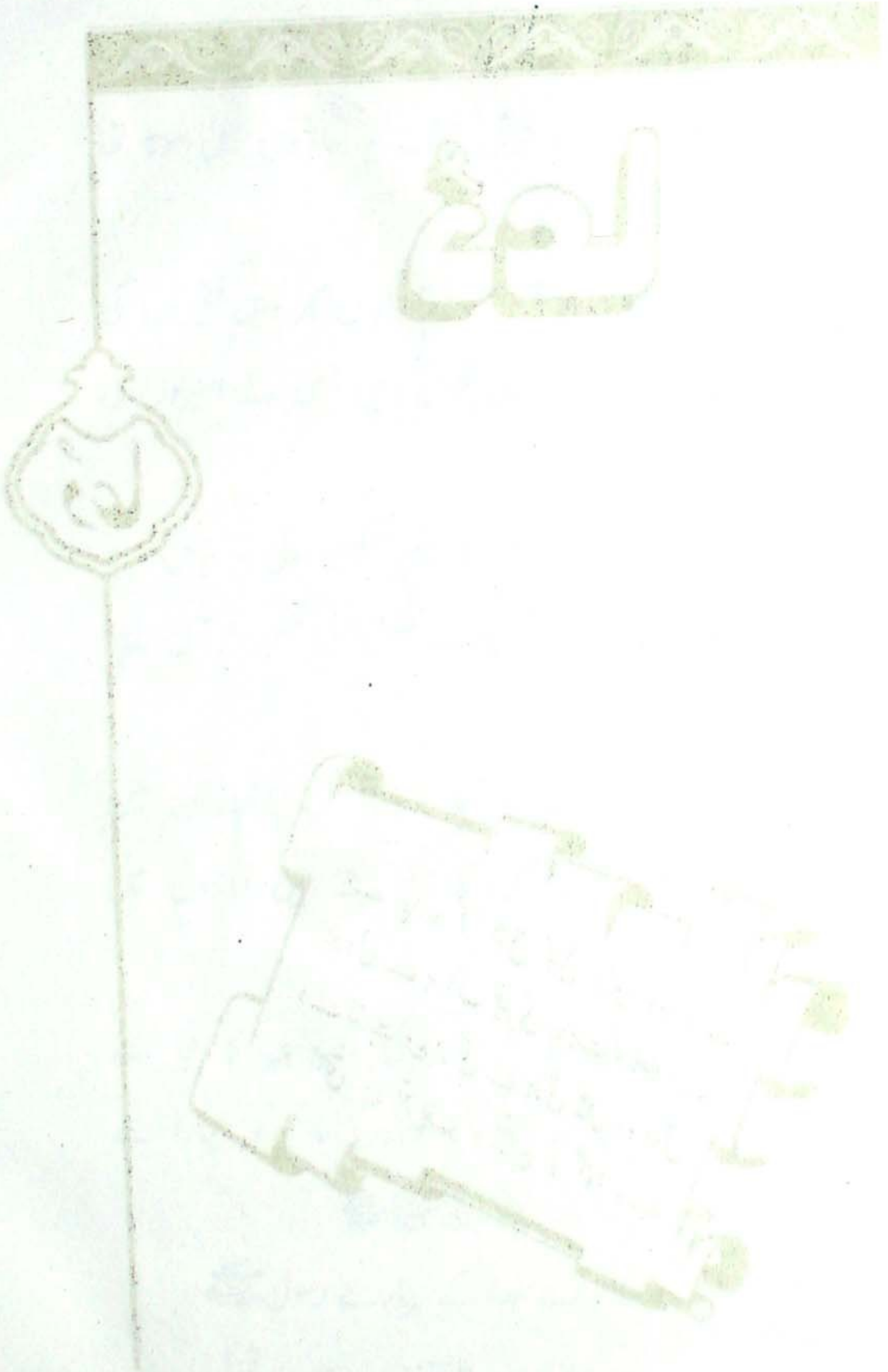


السلام اے خدا کے پیارے رسول ﷺ

یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

# دعا





## امام احمد رضا خاں

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو  
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو  
شادی دیدارِ حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

یا الہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات  
اُن کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر  
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر  
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن  
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں  
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الہی جب ہمیں آنکھیں حسابِ جرم میں  
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الہی جب حسابِ خندہ بیجا زلّائے  
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجے کا ساتھ ہو

یا الہی رنگِ لائیں جب مری بے باکیاں  
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

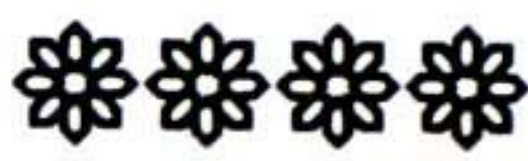
یا الہی جب چلوں تاریک راہِ پلِ صراط  
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے  
رَبِّ سَلَمِ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو



یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں  
قدسیوں کے لب سے آئیں ربنا کا ساتھ ہو

یا الہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے  
دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو



امیر مینائی

یا خدا جسم میں جب تک کہ مرے جان رہے  
تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے

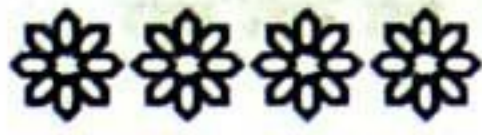
شامیانہ پر جبریل کا ہو تربت پر  
کشتہ عشقِ محمد ﷺ کی یہ پہچان رہے

دین و دنیا میں جو پایا ، وہ وہیں سے پایا  
ہم تو جس گھر میں رہے آپ کے مہمان رہے

مَا عَرَفْنَا سے تو مقصود تھا یہ حضرت کا  
بے خبر اپنی حقیقت سے نہ انسان رہے

نا اُمیدی سے بچانا مرے دل کو یا رب  
وصل ممکن نہیں تو وصل کا ارمان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دُعا ہے کہ امیر  
نزع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے



ڈاکٹر محمد طاہر القادری

اے چارہ گر شوق کوئی ایسی دوا دے  
جو دل سے ہر اک غیر کی چاہت کو بھلا دے

دنیا کے روابط کا تماشا بھی لیا دیکھ  
مخلوق سے اُمید کے سب دیپ بجھا دے

پاکیزہ تمنائیں بھی لاتی ہیں اداسی  
ہر ذوقِ طلبِ شوقِ تمنا ہی مٹا دے

کیوں نیک گمانوں کے سہارے پہ جئے ہے  
ان سارے فریبوں کو سراہوں کو مٹا دے

دیکھے کہ نہ دیکھے یہ تو محبوب کا حق ہے  
 کر آہ و فغاں اور نہ غیروں کو گلہ دے

دے لذتِ دیدار کی بے ہوشی میں وہ ہوش  
 جو ہستی کی تعریف و تعین کو گنوا دے

اک میں ہوں فقط تو ہو اور عالم ہو ہو  
 اے حسن ازل! سارے حجابات اٹھا دے

ناسوت و ملکوت و جبروت کے احوال  
 لاہوتی و ہاہوتی دوائر میں ملا دے

ہر فعل صفت ذات سے یوں مجھ کو فنا کر  
 کوئی مجھے جانے نہ کوئی مجھ کو صدا دے

میں خود کو تلاشوں بھی مگر ڈھونڈ نہ پاؤں  
 یوں آتشِ سوزاں سے مری راکھ جلا دے

انوار و معانی و طبائع سے جدا کر  
اب عالمِ وحدت میں گم گشتہ بنا دے

ہوں تیرے حجابات کی دہلیز پہ کب سے  
اک بار ذرا دیکھ یہ پردہ تو ہٹا دے

ہے روح کو ہر لمحہ ترے وصل کی اُمید  
آزیت کی شب کو تو کبھی صبح بنا دے

کیوں ہوک سی اٹھتی ہے دلِ زار سے طاہر  
اس بستی کے سارے خس و خاشاک جلا دے



### عشرتِ گودھروی

یا رب مری سوئی ہوئی تقدیرِ جگا دے  
آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

سُننے کی جو قوت مجھے بخشی ہے خداوند  
پھر مسجدِ نبوی کی اذانیں بھی سُنا دے







نعت سے دماغ روشنی، قلم پاکیزگی، افکار تازگی، خیالات، توانائی، الفاظ رنگینی اور لہجے رعنائی پاتے ہیں۔ نعت مضمون کو عزت، عنوان کو شہرت، اسلوب کو قدرت، بیان کو وسعت اور کلام کو قوت عطا کرتی ہے۔ نعت تخیل کے نازک آگینے، عشق کے بے بہا خزینے، لفظ کے رواں دواں سفینے اور اظہار بیاں کے خوبصورت قرینے کا نام ہے۔ صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی کے یہ الفاظ یقیناً مبنی برحق اور سونے کے پانی سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

نعت کیلئے جہاں فن شعری سے آگاہی، الفاظ کا زیروہم اور نظر و فکر کی پختگی ضروری ہے، وہاں رومی و رازی اور غزالی و اقبال کے سوز اور عشق حسان رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ نعتیہ شاعری کے ساتھ ساتھ نعتیہ مجموعوں کی اشاعت بھی ایک خوبصورت روایت ہے، موجودہ دور میں ایسے مجموعے بھی ملتے ہیں جن میں کم علمی کی بنا پر ایسے اشعار کو جمع کر دیا گیا ہے جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے منافی اور دورِ حاضر میں فتنہ کا باعث بنے ہیں۔ مگر اس پُر فتن دور میں ایک من موہنی صورت، پیشانی عرق انفعال سے معمور، نگاہیں مستی و بے خودی سے مخمور، دل چاہت در بلبل صلی اللہ علیہ وسلم سے سرور، چہرے پہ محبت کا نور، چال سے جنوں کا ظہور، جسم و جان میں عشق کا سرور لئے گلشن نعت میں شہلتی ہوئی نظر آئی اس کا حسن نزاکت سے واقف ہاتھ جب بھی کسی پھول کی طرف بڑھا دل سے آواز آئی یہ پھول بھی بارگاہ ناز میں مقبول ہوگا میری مراد جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے، علم و عمل سے آراستہ، ذوق شعری سے پیوستہ اور ادبی ذوق سے آشنا **علامہ جعفر جادویر نقشبندی** (مدرس المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ) کی ذات ہے جنہوں نے بڑی عرق ریزی، جانفشانی اور ذوق و محبت سے یہ نعتیہ مجموعہ بعنوان **شاہِ بچوں** پیش کیا ہے اس کا ہر شعر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار اور حسن ذوق سے سرشار ہے۔ علامہ موصوف اس سے قبل اپنی مختصر مگر مدلل کتب پیدائش مولیٰ کی دھوم، حقوق والدین اور مسائل روزہ پیش کر کے اربابِ دانش سے داد وصول کر چکے ہیں۔ جبکہ موصوف کی زیر طبع کتب میں بسنت اور ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے خوبصورت کتاب ”احساس زیاں“ اور والدین کی ذمہ داریوں پر مبنی کتاب ”حقوق اولاد“ بھی طباعت کی منتظر ہیں۔

امید کرتا ہوں کہ یہ کاوش اہل محبت کیلئے سرمایہ دنیا و آخرت اور علامہ صاحب کیلئے باعث افتخار ہوگی، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں قبول فرماتے ہوئے توشہٴ آخرت بنائے اور علامہ موصوف کو مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم علامہ ڈاکٹر شہباز احمد عثمانی

055-6817300  
0300-8741875

القادر فلنگ اسٹیشن کامونکے



باہتمام:

زیڈ کے پرنٹرز

دوکان نمبر 8، مہر بلازہ نعمانیہ روڈ گوجرانوالہ۔ فون: 055-4214626 موبائل: 0333-8102473